سیرت کی تعمیر قلوب کی تطہیر کا مؤثر لائحہ عمل
مجلہ محی الدین فیصل آباد
جلد نمبر 4 شعبان المعظم 1438ھ 2017ء شمارہ نمبر 3/2
شیخ العالم نمبر
پیر محمد سلطان العارفین صدیقی
پیر محمد نور العارفین صدیقی
سجادہ نشین : دربار فیضبار نیریاں شریف
m.mohiuddin.fsd.pk@gmail.com
mujallah mohiuddin faisalabad

سیرت کی تعمیر قلوب کی تطہیر کا موثر لائحہ عمل

فیضانِ صدیقی جاری رہے گا

نقیب صبح سعادت

مجلہ محی الدین فیصل آباد

بفیضان نظر غلام محی الدین غزنوی

زیر سرپرستی

آفتابِ علم و حکمت واقفِ رموزِ حقیقت
حضرت پیر محمد علاؤالدین صدیقی صاحب
زیب سجادہ آستانہ عالیہ نیریاں شریف آزاد کشمیر

جلد نمبر 4 — رجب المرجب / شعبان المعظم 1438ھ 2017ء — شمارہ نمبر 2/3

زیر سرپرستی

- سلطان العارفین صدیقی
- پیر نور العارفین صدیقی (صاحبزادہ)
- پیر ظہیر الدین صدیقی (صاحبزادہ) (برمنگھم)
- پیر زاہد قاسم صدیقی

مدیر اعلیٰ

حافظ محمد عدیل یوسف صدیقی

مجلس ادارت

- پروفیسر ڈاکٹر محمد اسحٰق قریشی صاحب
- شیخ الحدیث علامہ محمد مرتضیٰ عطائی صاحب
- علامہ محمد معظم الحق محمودی صاحب
- علامہ خواجہ وحید احمد قادری صاحب
- ڈاکٹر عبدالشکور ساجد صاحب
- پروفیسر عبدالخالق توکلی صاحب
- پروفیسر محمد اعجاز صدیقی صاحب

مدیر معاون

پروفیسر ڈاکٹر محمد عبداللہ صدیقی

مدیر

محمد دانش صدیقی ایڈووکیٹ

مدیر طباعت

عاطف امین صدیقی

کمپوزنگ: سعید احمد قادری
ٹائٹل ڈیزائن: محمد کلیم رضا

رابطہ آفس

فاروق آرٹس

رابطہ نمبرز
041-2636130
0321-7611417

ناشر

جامع مسجد محی الدین
سدھار (سبزی منڈی) جھنگ روڈ فیصل آباد

بفیضان نظر

آفتاب علم و حکمت واقف رموز حقیقت
سفیر عشق رسول سرتاج الاولیاء مرشد کریم
حضرت علامہ
پیر محمد علاؤالدین صدیقی رحمۃ اللہ علیہ
آستانہ عالیہ نیریاں شریف
آزاد کشمیر

سیرت کی تعمیر • قلوب کی تطہیر
عقائد کی پختگی • اعمال کی درستگی
کا موثر لائحہ عمل
پیش کرنے کا عظیم مرکز

محی الدین اسلامی یونیورسٹی

نیریاں شریف آزاد کشمیر میں

ایم اے اسلامیات — ایم فل

پی۔ایچ۔ڈی — اسلامک سٹڈیز

کمپیوٹر کورسز

مڈل اور میٹرک پاس طلبا و طالبات کا

داخلہ جاری ہے

Remove Watermark Now

فہرست

pdfelement

میرے مرشد کریم رحمۃ اللہ علیہ

(اداریہ)

اللہ رب العزت کے پیارے محبوب ﷺ کی اُمت کے علماء، صلحاء، اولیاء کی بڑی شان ہے۔ اولیائے کاملین میں میرے مرشد کریم حضور سیدی خواجہ پیر محمد علاؤالدین صدیقی صاحب ﷫ کا مقام ومرتبہ کتنا بلند ہے۔ میں عرض کروں تو عقیدت کہلائے گا۔ غلامی اور تعلقِ حبی کہلائے گا۔ وفا کے اس سفر میں عقیدتوں کے اس سفر میں اپنے محبوب مرشد کریم کے غلاموں میں ایک ادنیٰ مرید کہلاؤں گا۔ لیکن ایک حقیقت ہے جس کا انکار کرنے والا شائد کبھی انکار نہ کر سکے۔ کیوں کہ اللہ تعالیٰ جسے چاہے اپنی رحمت سے چن لے، خاص کر لے، ممتاز کر دے، معتبر کر دے، عزت کا تاج بخش دے، دلوں کا دلدار بنا دے آنکھوں کا نور اور روح کی سرور بنا دے۔ اپنا دوست بنا لے اور محبوب ﷺ کا سچا عاشق بنا دے اور پھر عشقِ رسول ﷺ کی بدولت ولیوں کا سردار بنا دے۔ جو اُسے دیکھے اُسے محبوب کے جلوے نظر آنے لگیں۔ ادائیں ایسی کی سنتوں کی چمک دمک نظر آئے۔ خُلق ایسا کہ خُلقِ رسول ﷺ کی مہک آئے۔ خدمتِ اسلام میں وہ مقام کہ اپنے بیگانے کارہائے نمایاں کے گیت گاتے ہوئے نظر آئیں۔

خانقاہ ایسی کی شریعت کا پہرہ نظر آئے۔ خلوت ایسی کہ بزم آرائی ہو۔ جلوت ایسی کہ جام دیدار کا شوق بڑھتا جائے۔ صحبت ایسی کہ گناہوں سے نفرت ہو جائے۔ بولنے لگیں تو رومی جامی شیرازی وسعدی خسرو بوصیری رضا وعشاق کے

Remove Watermark Now

ترانے فصیح زبان سے تفسیر وتشریح اور اُن کے ادوار افکار کی یاد دلائیں۔ قرآن تلاوت فرمائیں یا سنیں۔ چہرہ مبارک سرخ اور منور ہو کر چشمانِ مقدس سے آنسو آیات ربانی کے انوارات کے سبب موتی بن کر ٹپکنے لگیں۔

ذکر رسول ﷺ فرمائیں یا نعتِ مصطفیٰ ﷺ سماعت فرمائیں۔ پوری محفل پر نورانی کیفیات تقسیم ہونے لگتی جیسے کہ وہ محبوب اکرم ﷺ خود محفل میں تشریف لے آتے ہوں اپنے محبوب ﷺ کی اُمت کی اصلاح واحوال اور آخرت کی فکر اس قدر کی ہر مجلس میں نماز کی پابندی کی تلقین ضرور فرماتے۔ ذکر الٰہی اور درود شریف کی کثرت کو ہر مشکل سے نجات کا وسیلہ فرمایا۔ وہ مشکل دنیا کی ہو یا قبر کی، آخرت کی۔

آفتاب کی مانند خدمات اسلام قیامت تک میرے مرشد کریم رحمۃ اللہ علیہ کی عظمت اور قربِ الٰہی کا پتہ دیتی رہیں گی۔

جہاں مریدوں اور محبت کرنے والوں کو داغِ مفارقت دیا وہاں اہل اسلام کے ہر طبقہ فکر سے تعلق رکھنے والوں کو مغموم فرما گئے۔

بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

میرے مرشد کریم کے مشن کے وارث اور فیضان صدیقی کی تقسیم کرنے والے عظیم المرتبت شخصیات عالی قدر جناب پیر محمد سلطان العارفین صدیقی صاحب اور عالی وقار جناب پیر محمد نور العارفین صدیقی صاحب کو وہ اپنے سنگ رکھ کر اپنا رنگ اپنا ڈھنگ عطا فرما کر وارثِ نسبتِ صدیقیہ بنا گئے جی ہاں قیامت تک اس فیض کو جاری رہنا ہے۔ کہ مشیت خداوندی یہی ہے۔

خصوصی شمارہ شیخ العالم نمبر میں جن صاحبانِ علم وفضل نے اور اہل عقیدت نے محبتوں کا خراج پیش کیا ہے۔ میں انہیں خراج عقیدت اور سلام محبت پیش کرتا ہوں۔ ماہنامہ محی الدین آج سے چند سال قبل بندہ ناچیز نے اپنے مرشد کریم رحمۃ اللہ علیہ کے مشن کو عام کرنے کی نیت سے جاری کیا۔ میرے مرشد کریم نے شفقتوں کا پیکر بن کر میری ہر لحہ راہنمائی۔ پشت پناہی اور نظر کرم سے نوازا۔ مفت تقسیم ہونے والے اس مجلہ کیلئے ایک سال کے بعد اس کا ہدیہ 10 روپے مقرر فرمایا۔ اور ایک نشست میں خود ایک ایک فرد سے 10 روپے وصول فرما کر اُسے ماہنامہ محی الدین عطا فرمایا۔ اُن کی ادائیں، عطائیں اور مہربانیوں اور محفلوں کا ذکر ملاقاتوں پر غریب نوازی بندہ پروری کا ذکر جمیل کروں تو شاید زندگی ختم ہو جائے۔ اور اُن کا ذکر مبارک اور سیرت وصورت اور تمام ملنے والوں سے محبت کے تذکرے ختم نہیں ہو سکیں گے۔

pdfelement

بہر کیف ضرورت اس امر کی ہے ہر پیر بھائی اب اپنے مرشد کریم رحمۃ اللہ علیہ کے تمام تر منصوبہ جات اور مشن کی تکمیل کیلئے اپنا تن من دھن شہزادگان کے ساتھ مل کر قربان کرے تا کہ جس قدر فرمائی اس قدر مہربانی۔

ماہنامہ ضا کے حرم، رضائے مصطفیٰ، ضیائے مصطفیٰ، نور اسلام اور ملک بھر سے شائع ہونے والے تمام جرائد اخبارات اور میڈیا نے میرے مرشد کریم کی خدمات کو اور اُن کے وصال پر جو اظہارِ تعزیت فرمایا۔ بندہ ادنیٰ غلام ہونے کی حیثیت سے تمام کا شکر گزار ہے۔

میرے مرشد کریم دلوں میں بسنے والی وہ ہستی ہے۔ جو آج بھی کل بھی اور

Remove Watermark Now

نسل در نسل دلوں میں محبت رسول کو بسا کر محو آرام ہوتے ہوئے۔ فرمایا کرتے تھے۔

زمین کے اوپر کام اور چند فٹ نیچے جا کر آرام۔

کس کس بات کو لکھوں گا۔ دشوار ہو گا لکھنا اور پھر قارئین کرام کا پڑھنا بھی ان کلمات پر اختتام کرتا ہوں اے مالک اپنے محبوب ﷺ کے سچے عاشق میرے مرشد کریم رحمۃ اللہ علیہ صدقے دربار فیضبار کی بہار سجادہ نشین وچانسلر محی الدین اسلامی یونیورسٹی حضرت پیر سلطان العارفین صدیقی صاحب اور چیئرمین نور ٹی وی پیر نور العارفین صدیقی صاحب کو عمر دراز عطا فرمادے تاکہ تیرے محبوب کی محبت کے چراغ جلتے جائیں اور اُمت کو منزل تک پہنچنے تک آسانی ملتی رہی۔ (آمین)

خاک پائے مرشد

عدیل یوسف صدیقی

مدیر اعلیٰ مجلہ محی الدین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے عظیم چشم وچراغ

از: شیخ الحدیث علامہ غلام رسول قاسمی صاحب

اللہ کریم کی رنگارنگ مخلوقات میں باہم تفاوت اور پھر انسانوں کے درمیان تفاوت اور درجہ بندی اس کی عظیم قدرت کا عظیم شاہکار ہے۔ سعادت مند روحوں کو ازل کے فیصلے اِدھر اُدھر بھٹکنے نہیں دیتے۔ اللہ کریم فرماتا ہے:

قُلْ كُلٌّ يَّعْمَلُ عَلٰى شَاكِلَتِهٖ۔ (بنی اسرائیل: ۸۴)

ترجمہ: ہر شخص اپنی فطرت اور سرشت کے مطابق عمل کرتا ہے۔

حدیث شریف میں ہے کہ: كُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهٗ یعنی ہر انسان کے وہی کام آسان ہیں جس کے لیے اسے پیدا کیا گیا ہے۔ (بخاری: ۷۵۵۱، مسلم: ۶۷۳۷)

سلسلہِ عالیہ نقشبندیہ کے عظیم چشم وچراغ حضرت پیر محمد علاؤ الدین صدیقی رحمۃ اللہ علیہ نے اسی طریقہ متواتر کے مطابق اس دنیا میں وہ کردار ادا فرمایا ہے کہ دنیائے اسلام تاقیامت اسے فراموش نہ کر سکے گی اور اس صفحہ ہستی پر وہ نقوش چھوڑے ہیں کہ بدلتے حالات کے رخ بھی انہیں مٹا نہ سکیں گے۔ یہ امتِ مسلمہ کے وہ چشم وچراغ ہیں جس کے تلے اندھیرا نہیں بلکہ عام مسلمانوں سے لے کر اپنے مریدوں اور اپنی اولاد تک کو علم وتربیت کے زیور سے آراستہ کر گئے۔

غالباً 2010 کی بات ہے کہ فقیر راقم الحروف نیریاں شریف میں حضرت کی زیارت سے مشرف ہوا۔ ظاہر حسن وجمال کے ساتھ ساتھ اخلاق کا مجسمہ، محبت کا پیکر

pdfelement

Remove Watermark Now

دیکھا۔محی الدین یونیورسٹی کی عظیم بلڈنگ دینی درد اور علمی ذوق پر خاموش گواہ تھی۔

عام طور پر لوگوں کا ہجوم دیکھ کر جنگل میں منگل کہہ دیا جاتا ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ حقیقی روح کے بغیر منگل نہیں بلکہ جنگل ہوتا ہے۔ہم نے عظیم مسجد، کبیر مکتب، وسیع یونیورسٹی، مثنوی جیسی کتاب کی جداگانہ تدریس جیسے منفرد اور ممتاز شاہکار دیکھے اور دل سے مزید ترقی کے لیے دعائیں نکلیں۔

قبلہ پیر صاحب ﷫ نے ہماری مہمان نوازی کی خاطر اس روز کا درس مثنوی موقوف کر دیا۔فقیر راقم الحروف کی تصنیف کردہ کتاب ''ضربِ حیدری'' کی تحسین میں ایسے الفاظ ارشاد فرمائے کہ انہیں لکھنا مناسب محسوس نہیں ہوتا، کوئی یہ نہ سمجھ لے کہ قبلہ پیر صاحب ﷫ کی شان بیان کرنے کے بہانے اپنی شان بتانے لگا ہے۔اللہ کریم جل شانہ آپ ﷫ کی قبر انور پر اس حوصلہ افزائی کے بدلے اپنی شان کے لائق رحمتیں نازل فرمائے آمین۔

آپ نے فقیر کی مرتب کردہ حدیث کی کتاب ''المستند'' کو یونیورسٹی میں پڑھانے کے لیے 20 نسخے منگوائے۔اس میں جناب علیہ الرحمہ کی عظمت کا کم از کم پہلو یہ ہے کہ اپنے ہم مسلک مصنف کی حوصلہ افزائی اور کتاب کی قدر شناسی مترشح ہو رہی ہے۔

فقیر جب اپنے ساتھیوں سمیت رخصت ہوا تو ضعیف العمری اور صحت کی ناسازی کے باوجود نہایت درد کے ساتھ رخصت فرمایا اور شاید پانچ ہزار روپے کے لگ بھگ خیرات عطا فرمائی۔

صاحبزادہ والا شان حضرت علامہ پیر سلطان العارفین صاحب ہمیں

رخصت کرنے سے پہلے اپنے کمرے میں لے گئے وہاں ہم چند منٹ کے لیے بیٹھے تھے کہ قبلہ پیر صاحب ﷫ کی طرف سے ایک آدمی آیا جس نے تین ہزار روپے مزید پہنچائے اور بتایا کہ حضرت صاحب ﷫ نے یہ پیسے راستے میں لنگر کے لیے عنایت فرمائے ہیں۔

فقیر نے متعدد بار آپ ﷫ کا درس مثنوی سننے کی سعادت حاصل کی۔

بنیادی طور پر اہم بات یہ ہے کہ مثنوی معنوی مولانا روم ﷫ کی زبان فارسی ہے اور قبلہ پیر صاحب ﷫ کو فارسی زبان پر مکمل عبور حاصل تھا۔فقیر نے نیریاں شریف میں آپ ﷫ کو ایک فارسی بان مہمان کے ساتھ فارسی زبان میں گفتگو کرتے سنا تھا۔

پھر درس کے دوران اشعار کو قرآن وسنت اور حکایاتِ جمیلہ کی روشنی میں واضح کرنا۔بعض اوقات حسبِ ضرورت ترنم سے کام لینا عشق حقیقی کی ندیاں بہا دیتا تھا۔حاضرین کا ہمہ تن متوجہ رہنا، خوبصورت ردِعمل (Response)، کبھی حاضرین کا از خود سبحان اللہ کی گونج دینا اور کبھی کسی کی آنکھوں کا چھما چھم برسنا اس درس کا وہ حسین منظر ہے کہ ٹی وی کے ناظرین بھی جھوم اٹھتے۔

آپ ﷫ نے النور ٹی وی چینل کے ذریعے اس دورِ جدید کی آنکھوں میں اس طرح آنکھیں ڈال کر دیکھا ہے کہ باطل کی نگاہوں کو چندھیا کر رکھ دیا یہ بھی واضح رہے کہ پیسے کے زور پر ٹی وی چینل کھول لینا پھر بھی آسان ہے مگر اجماعی اور جمہوری عقائد ونظریات اور اصلاحی تعلیمات پر ذمہ داری کے ساتھ عظیم عالمانہ اور صوفیانہ کردار ادا کرنا آپ کا طرۂ امتیاز تھا۔

سیدنا علی المرتضیٰ ﷜ فرماتے ہیں کہ:

pdfelement

Remove Watermark Now

إِنَّ الْعَالِمَ بِمَنْزِلَةِ الصَّائِمِ الْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللهِ، فَإِذَا مَاتَ الْعَالِمُ انْثَلَمَتْ فِي الْإِسْلَامِ ثُلْمَةٌ لَا تُسَدُّ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَطَالِبُ الْعِلْمِ يُشَيِّعُهُ سَبْعُونَ أَلْفًا مِنْ مُقَرَّبِي السَّمَاءِ۔

یعنی عالم روزہ دار مجاہد کی طرح ہے، جب عالم فوت ہو جاتا ہے تو اسلام میں ایک سوراخ ہو جاتا ہے جو قیامت تک بھرا نہیں جا سکتا، ستر ہزار مقرب فرشتے طالبِ علم کے نام کو شہرت دیتے ہیں۔ (کنز العمال حدیث: ۲۹۵۰۶)

آپ کے چلے جانے سے جو خلاء پیدا ہوا ہے وہ کبھی بھی پُر نہیں ہو سکے گا۔ اللہ کریم آپ کے درجات کو رفیع وسیع تر فرمائے اور آپ کے فیضان کو قیامت تک آنے والی نسلوں میں جاری رکھے اور آپ کے خلفاء و صاحبزادگان کو آپ کا مشن جاری رکھنے کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین

ایصالِ ثواب کیجیے!

شہر فیصل آباد کی عظیم شخصیت خلیفہ مجاز آستانہ عالیہ نیریاں شریف خلیفہ محمد طارق جمیل صدیقی دورانِ طواف وصال فرما گئے۔ حضرت خلیفہ صاحب زندگی بھر مرشد کریم رحمۃ اللہ علیہ کے مشن کے وفادار رہے۔ اللہ کریم اپنے محبوب ﷺ کی شفاعت نصیب فرمائے۔ (ادارہ)

حضرت پیر علاؤ الدین صدیقی رحمۃ اللہ علیہ ایک عہد ساز شخصیت

پروفیسر ڈاکٹر صاحبزادہ ساجد الرحمٰن صاحب

سجادہ نشین خانقاہ نقشبندیہ مجددیہ بگھار شریف کہوٹہ، ضلع راولپنڈی

میں اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور میں زیر تعلیم تھا یہ غالباً 1973ء کی بات ہے، ہمارے حضرت کے خلیفہ مجاز مولانا کرامت حسین نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ اُن دنوں بہاولپور میں ایک فوجی یونٹ میں خطابت کے فرائض سرانجام دے رہے تھے۔ میں اُن سے ملنے کے لیے اُن کے پاس جایا کرتا تھا، ایک شام اُنہوں نے بتایا کہ ہمارے کرنل صاحب کے مرشد پیر خان صاحب (خواجہ غلام محی الدین غزنوی رحمۃ اللہ علیہ) نیریاں شریف یہاں تشریف لائے ہوئے ہیں۔ کرنل صاحب اپنے مرشد سے حد درجہ کی عقیدت رکھتے ہیں۔ جب وہ تشریف لائے تو اُن کی گاڑی کا انجن بند کر دیا گیا اور یونٹ کے نوجوانوں نے رسّہ ڈال کر ہاتھوں سے کھینچ کر گاڑی کو کرنل صاحب کے مکان تک پہنچا دیا۔ یہ منازل عشق ہیں اِنہیں عقل و خرد کے ترازو پر تولنا مناسب نہ ہوگا۔ مولانا کرامت حسین نے بتایا کہ پیر صاحب کے ساتھ اُن کے جواں سال صاحبزادہ ہیں۔ (پیر علاؤ الدین صدیقی رحمۃ اللہ علیہ) جو حال ہی میں درسِ نظامی میں فارغ ہوئے ہیں، سحر انگیز خطیب ہیں۔ پیر صاحب کی مجالس میں وہی وعظ فرماتے ہیں۔ یہ پہلا موقع تھا جب میں نے نیریاں شریف کا تذکرہ سنا اِس کے بعد ایک مرتبہ حضرت پیر میاں جمیل احمد شرقپوری کی زیرِ صدارت یومِ مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ بمقام گلاس فیکٹری راولپنڈی میں منعقد ہوا حضرت پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت ہوئی، خوبصورت چمکتا

pdfelement

ہوا کِھلا کِھلا چہرہ دراز قد، اُجلا لباس، سبز عمامہ، کیا خوبصورت شخصیت تھی،

چہ رُخ چہ قد، چہ جبیں لا اِلٰہ اِلّا اللہ

یہ پہلی ملاقات تھی۔ باقاعدہ دوستی کا آغاز تب ہوا جب 1991ء میں میری والدہ مرحومہ کی تعزیت کیلئے آپ غریب خانہ پر تشریف لائے۔ اُن دِنوں نیریاں شریف میں محی الدین یونیورسٹی کی عمارت کسی حد تک مکمل ہوچکی تھی۔ یونیورسٹی کے معاملات زیرِ موضوع رہے اور یوں ایک بے لوث تعلق نے جنم لیا۔ پھر ملاقاتوں کا سِلسلہ جاری ہوگیا۔ آپ نے کمال شفقت سے سرفراز فرمایا۔ آپ کے حکم سے محی الدین یونیورسٹی کا نصاب مرتب کرنے کیلئے ڈاکٹر شیر محمد زمان صاحب جو اُن دِنوں ادارہ تحقیقاتِ اسلامی اسلام آباد کے سربراہ تھے ایک کمیٹی قائم کی گئی اس کمیٹی کی کئی میٹنگز حضرت پیر صاحب ؒ کی سربراہی میں ادارہ تحقیقات الاسلامی میں منعقد ہوئیں اور محی الدین یونیورسٹی غالباً 1994ء میں حضرت پیر صاحب بگہار شریف تشریف لے گئے، میرے والد گرامی ؒ حیات تھے۔ اُنہوں نے ہم دونوں سے مخاطب ہوکر ارشاد فرمایا۔ تعلق پیدا کرنا آسان ہے مگر اُس کو نبھانا مشکل ہے۔ اب اِس رشتہ اخوت کو نبھانا۔ مجھ سے تو کوتاہیاں سرزد ہوئیں مگر پیر صاحب ؒ نے اپنی شفقتوں میں کمی نہیں آنے دی۔ حضرت پیر صاحب پہلو دار شخصیت کے حامل تھے اور جس پہلو سے اُن کی شخصیت پر نظر ڈالی جائے وہ اپنی مثال آپ تھے۔ وہ شب زندہ دار صوفی باصفا تھے۔ آپکی کی آنکھوں کی سُرخی بول بول کر بتا رہی تھی کہ اِس شخص نے رات کس طرح گزاری ہے وہ جادو بیاں خطیب تھے۔ مجلس کو اپنی گرفت میں لینا اُن کے بس میں تھا اُن کی شخصیت وجاہت، الفاظ کی شوکت و تمکنت، آواز کا زیر و بم اور کبھی کبھی

فارسی یا پنجابی اشعار کا ترنم آواز میں پڑھنا ایک لذت کش کیفیت میں مبتلا کر لیتا تھا۔ پیر صاحب ؒ ایک ماہر تعلیم تھے اُنہوں نے جس حکمت بالغہ سے نام لے کر دُور اُفتادہ علاقہ ہیں ایک عظیم الشان عمارت بنا کر محی الدین یونیورسٹی قائم کی یہ پیر صاحب کا ہی کمال تھا ہر کسی کے بس کا روگ نہیں اور پھر میر پور میں میڈیکل کالج کا قیام یہ پیر صاحب کے فکر و عمل کی کمال اُڑان تھی۔ جہاں حکومتیں اپنے بے پناہ وسائل کے ہوتے ہوئے ناکام ہوجاتی ہیں وہاں پیر صاحب نے کامیابی و کامرانی کے جھنڈے گاڑ دیئے۔ بلاشبہ وہ عزم صمیم کے مالک تھے اور جب اِرادہ باندھ لیتے تو منزلیں آگے بڑھ کر اُن کے قدم چوما کرتی تھیں۔ وہ عظیم مصلح تھے۔ تحریر و تقریر سے واعظ و خطباء ہمیشہ اصلاحِ اقوال کا فریضہ سرانجام دیتے رہے۔ حضرت پیر صاحب ؒ نے مغرب میں نوجوانوں کو فکر آبیاری اور اصلاح احوال کیلئے آج کے تقاضوں کے مطابق نور ٹیلی ویژن کا آغاز کیا۔ جو آج مشرق و مغرب میں اسلام کا نور پھیلا رہا ہے۔ پاکستان کے مختلف شہروں اور دیہی علاقوں میں بہت بڑی تعداد میں دینی مدارس قائم کئے۔ جہاں پر ہزاروں طالب علم اکتساب علم کر رہے ہیں۔

حضرت پیر صاحب ؒ انتہائی پیار کرنے والی شخصیت تھے میں نے بچشم خود دیکھا کہ وہ بلاتفریق اپنے پاس حاضر ہونے والوں کو محبت و شفقت سے نوازتے یہی وجہ ہے کہ آج اُن کے دار بقا کو رخصت ہوجانے پر کروڑوں آنکھیں اشک بار ہیں۔

خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینت را

Remove Watermark Now

آسمان طریقت کا درخشندہ ستارہ پیر محمد علاؤ الدین صدیقی رحمۃ اللہ علیہ

تحریر: افتخار احمد اعوان صاحب

آسمان عظمت وقبولیت کے چمکتے آفتاب ومہتاب گلستان حضرت پیر غلام محی الدین غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کے شرق وغرب میں خوشبو پھیلانے والے پھول آسمان طریقت کے تابندہ ، درخشندہ ستارہ حضور شیخ العالم پیر محمد علاؤ الدین صدیقی رحمۃ اللہ علیہ 3 فروری 2017ء کو ہم سے جدا ہو گئے۔ وہ عالم اسلام کے عظیم مبلغ اور ملت اسلامیہ کا قیمتی اثاثہ تھے ان کی زندگی مینارہ نور تھی۔ آپ علم وعمل کا روشن باب تھے، آپ کی ساری زندگی تبلیغ اسلام اور رفاعی کاموں میں گزری، آپ صداقتوں کے امین تھے، آپ کا چہرہ صداقتوں کے نور سے ڈھلا ہوا تھا۔ حضور شیخ العالمؒ کے ظاہری وباطنی کمالات، زہد وتقویٰ، اتباع رسول ﷺ سورج کی مانند روشن تھیں۔ عالم ربانی، عالم باعمل پیر طریقت، رہبر شریعت حضرت پیر محمد علاؤ الدین صدیقی رحمۃ اللہ علیہ ان نفوس قدسیہ میں سے تھے جنہوں نے اللہ کی زمین پر اللہ کے بندوں کے سامنے اللہ کی محبت کو پوری شان وشوکت کے ساتھ قائم فرمایا۔ قبلہ پیر صاحب نے اپنے عظیم والد حضور غوث زمان حضرت پیر غلام محی الدین غزنویؒ سے جو وراثت وطریقت اور سلوک کا رشد وہدایت کا سرمایہ تھے۔ اسے اس مقام پر ہی نہیں رکھا بلکہ اپنی محنت شاقہ سے اُسے عروج کمال تک پہنچایا۔ چار دانگ عالم میں آپ کی خدمات کا ڈنکا بج رہا ہے۔ نیریاں شریف میں محی الدین اسلامی یونیورسٹی، میر پور میں محی الدین میڈیکل کالج کا قیام، ہسپتال، ویلفیئر ٹرسٹ، شرق وغرب میں مساجد اور مدارس کا جال

پھیلایا، جبکہ نور ٹی وی کی صورت میں اسلام، قرآن اور حبیب خدا ﷺ کے نور کو کائنات کے طول وعرض میں پھیلا دیا۔

سفیر عشق رسول ﷺ حضرت پیر محمد علاؤ الدین صدیقی رحمۃ اللہ علیہ، 1938 کو نیریاں شریف آزاد کشمیر میں پیدا ہوئے۔ آپ انٹرنیشنل محی الدین اسلامک یونیورسٹی نیریاں شریف آزاد کشمیر اور محی الدین اسلامی میڈیکل کالج و ہسپتال میر پور آزاد کشمیر کے چانسلر، انٹرنیشنل محی الدین ٹرسٹ کے بانی اور نور ٹی وی کے چیئرمین تھے۔ حضور شیخ العالم پیر محمد علاؤ الدین صدیقی رحمۃ اللہ علیہ عالم دین، فصیح اللسان مقرر، روحانی رہنما اور لاکھوں مریدوں کے شیخ طریقت تھے۔ آپ نے لاکھوں لوگوں کو شریعت وطریقت کے جام پلائے اور ان کے سینوں میں عشق مصطفی ﷺ کی شمع روشن کی۔ آپ کے مریدین کا سلسلہ آزاد کشمیر، پاکستان کے علاوہ جنوبی ایشیاء، مشرق وسطیٰ، امریکہ، برطانیہ اور یورپ تک پھیلا ہوا ہے۔ آپ کی زندگی جہد مسلسل کا بہترین نمونہ تھی آزاد کشمیر میں نظام مصطفی ﷺ کے نفاذ کے لئے حضور قبلہ عالم نے تحریک چلائی جس کے نتیجے میں آزاد کشمیر کی عدالتوں میں قاضیوں کا تقرر عمل میں لایا گیا، تحریک تحفظ ناموس رسالت ﷺ کی قیادت کی۔ تحفظ ناموس رسالتؐ کے حوالے سے برٹش پارلیمنٹ کے سامنے مظاہرہ کیا اور عالمی عدالت میں کیس دائر کیا۔ آسٹن پارک برمنگھم میں سال ہا سال سے میلاد مصطفی ﷺ کے پروگرام منعقد کرواتے رہے۔ آپ کی دینی وعلمی خدمات مینارہ نور کی حیثیت رکھتی ہیں۔ مولانا شاہ احمد نورانی رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا عبد الستار خان نیازی رحمۃ اللہ علیہ جب تحریکی سلسلہ میں آزاد کشمیر کی سرزمین پر تشریف لائے تو آزاد خطہ سے سرتاج الاولیا مرشد کریم

Remove Watermark Now

حضرت پیر محمد علاؤ الدین صدیقی رحمۃ اللہ علیہ ان کا دست و بازو بنے، آپ رحمۃ اللہ علیہ اتحاد امت کے داعی تھے۔ نیریاں شریف کا خاندان ایک علمی گھرانہ ہے، قائد تحریک تحفظ ناموس رسالت حضور قبلہ عالم نے خانقاہی نظام علم کی بالادستی کے ساتھ چلایا۔ آپ انتہائی ملنسار، شفیق، حسین وجمیل، نرم خو اور محبت کرنے والی شخصیت کے حامل تھے۔

پیر محمد علاؤ الدین صدیقی رحمۃ اللہ علیہ ایک شخص کا نہیں بلکہ ایک عہد کا نام ہے، انہوں نے جہد مسلسل سے ثابت کیا کہ جب آدمی عزم صمیم لیکر خلوص دل سے چل پڑے تو منزلیں خود آگے بڑھ کر اس کا استقبال کیا کرتی ہیں۔

حضرت قبلہ مرشد گرامی نے نور ٹی وی پر مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ کی مثنوی شریف کے درس سے لوگوں کے دلوں میں محبت رسول ﷺ کی شمع روشن کی اور عشق ومعرفت کے جام پلائے۔ آپ نے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں لوگوں کو بیعت کیا۔ چاروں سلسلوں کے بزرگوں نے حضرت والا شان کو اپنے سلسلوں میں بیعت کی اجازت دے رکھی تھی۔ آپ نے اپنے در پر آنے والے کسی بھی آستانے کے مرید کو ہمیشہ محبت، خلوص اور احترام کی نظر سے دیکھا۔ یہی وجہ ہے کہ تمام سلسلوں کے اکابرین حضرت قبلہ عالم کے قدردان تھے۔ مرشد گرامی کی ذات اقدس میں تصوف وطریقت ہی کا نہیں دین وشریعت کا لب لباب پایا جاتا تھا ان کے معاملات واعمال اوران کی زندگی شریعت کے سانچے میں ڈھلی ہوئی تھی۔ آپ کا دل نور مصطفی ﷺ سے معمور تھا، آپ کی زبان ثناء نبی الامم ﷺ سے سرشار تھی۔ ان کی یہ خواہش تھی کہ ملت کا ہر فرد ہر وقت جلال وجمال محمدی ﷺ کو اپنا معیار اور آئیڈیل سمجھے۔ آپ کے اوصاف حمیدہ، اخلاق پسندیدہ اور خدمات جلیلہ کے اپنے ہی نہیں بلکہ غیر بھی

گرویدہ تھے، آپ کی تبلیغ سے کئی غیر مسلم حلقہ بگوش اسلام ہوئے۔ آپ اکثر فرمایا کرتے تھے دنیا کی تکلیف تھوڑی ہو یا زیادہ یہ ختم ہونے والی ہے خوشی کو دوام ہے نہ کہ غم کو، اگر کوئی دائمی خوشی ہے تو وہ اللہ کی رحمت ذکر وعنایت والی خوشی ہے۔ اپنی بھرپور صحت وجوانی کے زمانے میں اللہ کے ذکر وسجدہ بندگی سے غافل نہ رہیں یہی سب سعادتوں سے بڑی سعادت ہے۔ کیا معلوم کب اور کس وقت بلاوا آجائے۔ شہر سے باہر صحراء میں زمین کے اندر گڑھا کھود کر ایک ترتیب کے ساتھ اس میں لٹا کر اوپر مٹی ڈال دی جائے گی، لیکن جس انسان نے اللہ کے ساتھ یاری کا رشتہ قائم کیا ہوگا وہ بھی بے شک قبر میں ہی ہے لیکن اس کی قبر جنت کا حصہ ہے اور وہ شخص خوش نصیب ہے۔ آپ نے عقیدے کی سرحدوں پر پہرہ دیتے ہوئے فرمایا۔ اہل بیت کی محبت ہماری جان ہے، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی محبت ہماری شان ہے، نبی پاک ﷺ سے محبت ہمارا ایمان ہے، ہم نہ جان چھوڑ سکتے ہیں، نہ شان چھوڑ سکتے ہیں اور نہ ایمان چھوڑ سکتے ہیں۔

3 فروری 2017ء جمعۃ المبارک کو آفتاب علم وحکمت واقف رموز حقیقت حضرت قبلہ پیر محمد علاؤ الدین صدیقی رحمۃ اللہ علیہ برمنگھم میں وصال فرما گئے۔ 4 فروری کو آسٹن پارک برمنگھم میں ہزاروں افراد نے آپ کی نماز جنازہ میں شرکت کی سعادت حاصل کی، برمنگھم میں نماز جنازہ حضرت صاحبزادہ پیر نور العارفین صدیقی صاحب نے پڑھائی۔ 5 فروری کو اسلام آباد ایئر پورٹ پر عقیدت مندوں نے سابق وزیر اعظم آزاد کشمیر سردار عتیق احمد خان کی قیادت میں آپ کے جسد مبارک کو وصول کیا، اور ذکر خدا اور ذکر مصطفی ﷺ سے آپ کا قافلہ ہزاروں عقیدت مندوں کے

pdfelement

Remove Watermark Now

ہمراہ نیریاں شریف آزاد کشمیر کیلئے روانہ ہوا، راستے میں جگہ جگہ لوگوں نے عشق مصطفی ﷺ کے سفیر پر پھولوں کی پتیاں نچھاور کر کے اپنی محبت و عقیدت کا اظہار کیا، عاشقوں کے ہجوم میں محبوب مرشد کو دھوم دھام کے ساتھ پوری رفت، شان وشوکت، جلال و عظمت کے ساتھ دربار عالیہ نیریاں شریف لایا گیا، جبکہ نیریاں شریف میں اطلاع ملتے ہی جمعۃ المبارک سے ہی محبت کرنے والے جمع ہونا شروع ہو گئے تھے۔ قبر مبارک کی کھدائی کے دوران کلمہ شریف کا ذکر، اللہ ہو کی ضربیں، درود سلام کا نذرانہ بدستور جاری رہا۔ نیریاں شریف کے فراز کوہ پر انسانوں کا سمندر جمع تھا، ہر ایک ولی کامل کی نماز جنازہ میں شامل ہو کر اپنے لئے توشہ آخرت جمع کرنا چاہتا ہے۔ حضور شیخ العالم، رومی دوراں کی نماز جنازہ میں لاکھوں افراد نے شرکت کی جس میں پیران عظام، مفتیان گرامی، علماء مشائخ، طلبہ، سیاسی وسماجی شخصیات کے علاوہ ہر مکتبہ فکر سے تعلق رکھنے والوں نے شرکت کی۔ نماز جنازہ آپ کی وصیت کے مطابق آپ کے فرزند ارجمند صاحبزادہ پیر سلطان العارفین صدیقی صاحب نے پڑھائی، لاکھوں عقیدت مندوں نے اشک بار آنکھوں سے محبوب مرشد کو الوداع کیا۔

اک قیامت ڈھائے گا دنیا سے اٹھ جانا میرا
یاد کر کے روئیں گے یاران میخانہ مجھے

حقیقت تو یہ ہے کہ فقیران بوریا نشین کی خانقاہوں سے سکون لازوال کی دولت ہمیشہ بٹتی رہی ہے۔ ان خانقاہوں سے اٹھنے والی اللہ اللہ کی صدا کی ضربوں سے شیطانی قلعے مسمار ہوتے رہے ہیں۔ اللہ والے مر کر بھی نہیں مرتے، ان کے جسم دنیا سے اوجھل ہو جاتے ہیں مگر روح پہلے سے کہیں زیادہ توانا ہو کر سرگرم عمل ہو جاتی ہے،

وہ مامور من اللہ ہوتے ہیں ان کی فیض رسانی کی قوت پہلے سے فزوں تر ہو جاتی ہے۔ دربار عالیہ نیریاں شریف سلسلہ نقشبندیہ کا وہ روشن چراغ ہے جو ہمیشہ مخلوق خدا کی رہنمائی کے فریضہ کیلئے جلتا رہا ہے، امید واثق ہے کہ پیر صاحب کے صاحبزادگان نیریاں شریف کی آبرو کی ضمانت بن کر صدیقی فیضان کو تقسیم کرتے ہوئے شریعت و طریقت کے جام پلاتے رہیں گے۔

ہم بہت بڑے علمی وروحانی رہنما سے محروم ہو گئے

مولانا محمد ریاض کھرل (مرکزی امیر تحریک اتحاد وملت اسلامیہ پاکستان)

اناللہ وانا علیہ راجعون

پیکرِ شفقت ومحبت پیر محمد علاؤ الدین صدیقی ؒ صاحب کے وصال سے امت مسلمہ بہت بڑے علمی وروحانی رہنما سے محروم ہو گئی ہے۔ آپ ؒ علم وعمل ومعرفت کا گلدستہ تھے۔ آپ ؒ کی خدمات صدیوں یاد رکھی جائیں گی۔ آپ ؒ نے درست عقائد اور اعمال صالحہ کے لیے بھرپور کردار ادا کیا۔ آپ ؒ نے جدید ذرائع ابلاغ کو استعمال کرتے ہوئے امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا فریضہ موثر انداز میں ادا کیا۔ آپ ؒ نے اپنی تمام زندگی ناموس رسالت ﷺ کی پاسبانی اور دین اسلام کی نگہبانی میں گزاری۔ تحریک اتحاد اسلامیہ پاکستان، اہل خانہ اور مریدین کے لیے صبر اور آپ ؒ کے لیے بلند درجات کے لیے دعا گو ہے اللہ تعالیٰ آپ ؒ کے فیوض وبرکات کا تسلسل جاری رکھے۔ آمین۔

اظہار تعزیت!

مفتی شیر محمد خان (مفتی دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف)

حضرت علامہ پیر محمد علاؤ الدین صدیقی ؒ کے وصال پُر ملال پر ہمارے دل غمزدہ ہیں۔ آپ کے صاحبزادگان جناب سلطان العارفین صاحب اور جناب نور العارفین صاحب اور جملہ پسماندگان ووابستگان کے غم میں برابر کے شریک ہیں اور دعا گو ہیں۔ کہ اللہ کریم صبر جمیل عطا فرمائے اور آپ کی مغفرت اور درجات کی بلندی کے لئے دعا گو ہیں۔ آمین

pdfelement

Remove Watermark Now

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

بطلِ جلیل

از: صاحبزادہ پیر معظم الحق معظمی صاحب
سجادہ نشین خانقاہ معظمیہ
ناظم اعلیٰ جامعہ معظمیہ معظم آباد

میری ہمیشہ یہ آرزو رہی کہ اپنے دور کے وہ لوگ جو علم و تحقیق اور دل و روح کے جہاں میں عظیم کہلاتے ہیں ان کی زیارت نصیب ہو، ان کی صحبت میں چند گھڑیاں مل جائیں اور ان کی حکمت و بصیرت سے معمور گفتگو سے سماعتوں کو بہار ملے اور ان کی نگاہ سے روح کو قرار ملے۔ اپنی چھیالیس سالہ زندگی میں یہ خواہش اندرون ملک اور بیرون ملک کئی بار پوری ہوتے دیکھی، انہیں عظمت و رفعت کے میناروں میں ایک انتہائی باوقار اور عبقری شخصیت نیریاں شریف کے نیر تاباں حضرت علاؤالدین صدیقی رحمۃ اللہ علیہ کی ذات ستودہ صفات بھی تھی۔ اللہ کریم کس فیاضی سے ان کی ذات میں علم و فضل، جود و سخا، معرفت و بصیرت اور حسن و ادا کو سمویا کہ ہر دیکھنے والا راقم کی تائید کرنے پر مجبور ہوگا۔ میری آپ کی خدمت میں حافظ عدیل یوسف صدیقی صاحب کی وساطت سے متعدد بار حاضری ہوئی۔ جب بھی زیارت ہوئی ”عالم نو دیکھا“ کے مصداق ایک عجیب مسرت اور لطیف احساس لے کر واپس لوٹا اور ہر بار یہ حقیقت کھلی کہ بڑا پن اور وسعت ظرفی کا منبع اہل طریقت کے علاوہ اور کوئی نہیں ہو سکتا! آپ شفقت و محبت کی بانہیں کھول کر، لبوں پر زعفرانی مسکراہٹ سجا کر قلب و روح کی جس عمیق گہرائیوں سے ”اھلاً وسھلاً مرحبا“ کہتے اس کی روحانی سرشاری اور لذت آج

بھی میری روح میں رس گھولتی ہے اُن کی محفل میں یہ حقیقت بھی ہویدا ہوتی کہ اللہ کا دوست وہی ہوتا ہے جس کے دامن کرم میں بلا امتیاز ہر ایک کو پناہ بھی ملتی ہے اور شفقت و عنایت بھی۔ بقول حضرت خواجہ اجمیری رحمۃ اللہ علیہ ولی اللہ آفتاب، زمین اور پانی کی مانند ہوا کرتا ہے یہ تینوں جس فیاضی کے ساتھ ہر کس و ناکس کو اپنے سے مستفید ہونے کی اجازت دیتے ہیں اللہ کا دوست بھی اسی سخاوت سے تمام مخلوق خدا کو فیض یاب کرتا ہے موجودہ دور میں تعصب ایک ناسور کی شکل اختیار کر گیا ہے کوئی ادارہ کوئی تنظیم، کوئی مسلک اور کوئی فرد اس سے محفوظ نہیں۔

میرے ممدوح حضرت پیر محمد علاؤالدین صدیقی رحمۃ اللہ علیہ ایک منفرد مثال ہیں جن کا سینہ اس موذی مرض سے پاک رہا اور آپ ملنے والوں کو بھی ہمیشہ یہی تلقین کرتے رہے کہ ہم سب نبی رحمت ﷺ کے وفادار غلام ہیں اور اس غلامی کا تقاضا یہ ہے کہ بغض، حسد اور کینہ و عناد کو سینوں میں پالنے کی بجائے محبت و اخوت کے پیکر بن کر رہیں۔ برداشت اپنائیں ایک دوسرے کی غلطیوں سے جب تک ممکن ہو چشم پوشی کرتے ہوئے معاف کریں اہل طریقت کے ہاں بھی مشربی تفریق زوروں پر ہے قادری چشتی، نقشبندی، سہروردی علامتی نام تھے اب عدم برداشت کے سبب یہ ایک فرقہ کی حیثیت اختیار کرتے جا رہے ہیں حضرت پیر علاؤالدین صدیقی رحمۃ اللہ علیہ اس کیفیت کو محسوس فرماتے اور بہت دکھ کا اظہار کرتے اور احباب کو بتاتے کہ اس تقسیم سے خود کو بالا رکھو یہ تمام سلاسل گلشن رسالت کے خوبصورت اور مہکتے پھول ہیں ہر پھول کا رنگ اور خوشبو الگ الگ ہوتی ہے لیکن! پھول تو گلشن کے ساتھ ہے۔

ہم ہوئے تم ہوئے کہ میرؔ ہوئے
سب اسی کی زلف کے اسیر ہوئے

pdfelement

Remove Watermark Now

آپ نے مجھے بتایا کہ انگلینڈ میں ایک عقیدت مند کے ساتھ اس کا دوست ملاقات کیلئے آیا، جس نے آتے ہی کہا آپ سے باتیں کرنے کا شوق تو ہے لیکن میں حضرت صاحب، حضور اور حضرت جی کے الفاظ سے خار کھاتا ہوں جبکہ پیر حضرات کے پاس دیگر مخصوص آداب کے ساتھ ساتھ ان الفاظ کو بولنا بھی ضروری ہوتا ہے۔ آپ نے فرمایا میرے عزیز! آپ کی ڈکشنری میں ''بھائی'' کا لفظ موجود ہے وہ بولا بالکل! آپ نے فرمایا تم مجھے بھائی کہہ کہ مخاطب کرتے رہو وہ بہت خوش ہوا (یاد رہے وہ مکتب اہلحدیث سے منسلک تھا) وہ آپ سے بھائی صاحب کہہ کے گفتگو کرنے لگا، تھوڑی دیر گذری وہ جناب بولنے لگا میں نے اسے کہا بھول گئے ہو بھائی بولو! مزید کچھ دیر گزری تو وہ حضرت صاحب کہنے لگا میں نے اسے پھر یاد کرایا لیکن مزید کچھ لمحات گذرنے کے بعد وہ حضور کہہ کر مخاطب کرنے لگا اُس کی گفتگو میں روایتی اعتراضات کی بومار تھی لیکن میں نے خندہ پیشانی اور صبر وتحمل کے ساتھ مسلک حق کی سچائی اور طریقت کی خوبصورت اقدار اور اسرار بھی بیان کرتا رہا جب وہ اجازت لے کر اُٹھا تو میں نے اُس سے ایک ذاتی سوال کیا (کشفی طور پر مجھے اندازہ ہو گیا تھا کہ اس کی اہلیہ کینسر کی مریضہ ہے)۔ میرے دوست آپ کی اہلیہ بیمار تو نہیں یہ سنتے ہی اس کے چہرے کا رنگ بدلا پریشانی اور حیرانی کے ملے جلے جذبات اس کے چہرے پر ابھرے وہ کہنے لگا آپ کو کیسے معلوم ہوا میں نے کہا اللہ والوں کے ساتھ محبت ومودت کی جائے تو یہ علوم نصیب ہوجاتے ہیں وہ جلدی سے بیٹھ گیا میں نے اُسے تعویز دیئے اور کہا دیکھ لو ان میں قرآنی آیات ہی لکھی ہیں ناں! وہ تعویز لے گیا، اس کی اہلیہ کو اللہ کریم نے صحت عطا فرمائی چند دنوں کے بعد وہ پورا گھرانہ

حضرت پیر محمد علاؤ الدین صدیقی رحمۃ اللہ علیہ کے دستِ بیعت ہو گئے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ روحانی اعتبار سے جس بلند مقام پر فائز تھے وہ ہر ایک کا حصہ نہیں ہوتا جس کی نشانی یہ ہے کہ آپ نے بیک وقت مخلوق خدا کی کمال دلجوئی کے ساتھ ساتھ اپنے مالک حقیقی کو بھی راضی رکھا وہ آپ ہی کا خاصہ تھا آپ کو قبولیت عامہ نصیب ہوتی اس دور میں بہت کم افراد میں سے چند لوگوں کو ملتی ہے اور قبولیت خاصہ یعنی اولیاء اللہ کی نگاہوں اور قلوب میں بھی آپ کا ایک خاص امتیاز رہا، حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ، اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ، محی الدین غزنوی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت محبوب الٰہی خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ بالخصوص آپ پہ مہرباں ایسے اور نگاہ عنایت سے آپ کو نوازتے رہے، جس کی تفصیل آپ کے مطبوعہ ملفوظات میں موجود ہے۔ آپ کی طبیعت میں خدمتِ دین کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا تھا، مسلکِ حق کا تحفظ اور نئی نسل کو اسلام کی حقیقی تعلیم سے آشنائی آپ کی ہمیشہ اولین ترجیح رہی اس عظیم مشن کی تکمیل کیلئے آپ نے پوری دنیا میں تبلیغی دورے فرمائے۔ جوانی میں پاکستان کے چپہ چپہ میں جاکر اسلام اور بانی اسلام ﷺ کے پیغام کو عام فرمایا بیسیوں ایسی محافل میں تشریف لے گئے جہاں اپنی جیب سے خدمت فرمائی اس دور کے مبلغین کیلئے آپ کی شخصیت بہت بڑا نمونہ ہے بعد ازاں انگلینڈ میں جب جانا ہوا وہاں اسلام کا وہ پیغام عام کیا جس کی مثال رہتی دنیا تک قائم رہے گی۔

دینی اداروں کا قیام، سکول اور کالج کا انتظام آپ کی عظیم مساعی جمیلہ ہیں اور پاکستان میں درجنوں دینی اداروں کے ساتھ ساتھ میر پور میں میڈیکل کالج اور نیریاں شریف میں یونیورسٹی کا قیام آپ کے بطل جلیل ہونے پہ شاہد ہیں اور پھر نور ٹی وی کا اجراء یہ

pdfelement

Remove Watermark Now

ایسی کاوشیں ہے جس کے ذریعہ پوری دنیا میں اسلام کا پیغام نشر ہوا اور رُوح اسلام (تصوف) کی تعلیمات اور اُس کا بے غبار حقیقی معنی ومفہوم واضح ہوا۔

اللہ کریم آپ کی مرقد انور پر کروٹ کروٹ نور برسائے جس نور کی تقسیم کرتے کرتے آپ اس جہانِ فانی سے رخصت ہوئے وہ نور اگلے جہان میں آپ کے آگے پیچھے دائیں بائیں اور اوپر سایہ فگن رہے

ہرگز نمیرد آنکہ زندہ شد دلش بعشق
ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما

رب رحیم آپ کے دونوں ہونہار، درویش صفت اور آپ کی امنگوں کے امین صاحبزادگان پیر محمد سلطان العارفین صدیقی اور پیر محمد نور العارفین صدیقی کو وہ اخلاص اور وہ درد عطا فرمائے جس سے آپ کا سینہ سدا آباد رہے۔

حضرت پیر محمد علاؤالدین صدیقی رحمۃ اللہ علیہ پردہ فرما گئے

یہ عالمِ اسلام کے لیے بالعموم اور پاکستان کے اہلِ سنت کے لیے بالخصوص بہت بڑا صدمہ اور ناقابل تلافی نقصان ہے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

حضرت صاحب والد کی دینی روحانی خدمات کا اعتراف کرنے کے ساتھ علمی اور تنظیمی خدمات بھی ایسی تھیں جو ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی اور یہ صاحب عقل وشعور اور دردمند مسلمان ہمیشہ حضرت قبلہ پیرومرشد کی خدمات کو خراج تحسین پیش کرتا رہے گا۔ اس عاجز فقیر پر حضرت کی خصوصی عنایات ایسی تھیں کہ یہ حقیر ہمیشہ اُن پر نازاں رہے گا۔

رب کائنات حضرت صاحب کے درجات مزید بلند فرمائے حضرت صاحبزادگان کے ذریعے فیض کو جاری وساری رکھے۔ آمین بجاہ سید المرسلین

سید حامد سعید کاظمی

6 فروری 2017ء

اللہ کے عظیم مسیحا

از: سردار عتیق احمد خان
سابق وزیر اعظم آزاد کشمیر حکومت ریاست جموں وکشمیر

قبلہ پیر صدیقی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں ان کو یاد کرتے ہوئے بڑی اذیت ہوتی ہے اور میں یہ محسوس کرتا ہوں کہ قبلہ پیر صاحب اس موجودہ دور میں اللہ تعالیٰ کا عظیم مسیحا تھے ایک نعمت خداوندی تھے انسانی صورت میں ایک انسان کی حیثیت سے ایک عالم دین کی حیثیت سے ایک صوفی کی حیثیت سے انتہائی دانشمند حکمت عملی کے تحت ملک کے اندر اور باہر بین الاقوامی سطح پر دین کی تبلیغ کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے ذکر کے مراکز قائم کرنے کے حوالے سے بیواؤں کو یتیموں کو بے سہاروں کو بچوں اور بچیوں کو حصول تعلیم کے شائقین کے لیے میڈیکل کالج کی تعمیر کے حوالے سے اور زندگی کے دوسرے شعبوں کے محروم لوگوں کی سرپرستی کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اُن کی صورت میں ایک عظیم عطیہ تھے۔ پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ بہت نیازمندی رہی اور میں ذاتی طور پر بہت خوش ہوں پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ میرے شفیق محسن تھے بہت مہربان تھے میرے والد صاحب مجاہد اوّل کی تیمارداری کے لئے وہ خود ویل چیئر پر بیٹھ کر یہاں مجاہد منزل اور ہسپتال میں تشریف لاتے رہے۔

اور مجاہد اول بھی انتہائی تکلیف کی حالت میں خود چل کر ویل چیئر پر بیٹھ کر پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو اسی طرح دیکھنے کے لئے جاتے اور اُن کے درمیان بھی ایک محبت اور احترام کا بے پناہ قیمتی رشتہ تھا۔ سارا گھر اور سارا خاندان اُن کے ساتھ بے پناہ عقیدت محبت واحترام کے رشتوں میں منسلک تھا۔ ہمارا گھر ہمارا سارا خاندان صوفیاء کرام کا

pdfelement

Remove Watermark Now

اور یہ اللہ کا بزرگان دین کا احترام کرنے والا ہے پیر صاحب ﷫ کی شفقت کا احساس ہمیں ہر وقت رہے گا اور ان کی موجودگی میں بھی تھا اُن کی کمی اپنی جگہ ہے لیکن اُن کے ساتھ تعلق بڑا سرمایہ تھا۔

پیر صاحب ﷫ نے مثنوی مولانا روم کی تفسیر میں جس طرح موجودہ دور کے تقاضوں کے پیش نظر عام فہم اور سادہ زبان میں عام لوگوں کی رہنمائی کے لئے مثنوی کی تفسیر کی اور نور ٹی وی کے ذریعے مخلوق خدا کو استفادہ کرنے کا موقع دیا وہ اپنی مثال آپ ہیں یونیورسٹی میڈیکل کالجز کا قیام دینی مراکز کا قیام مساجد کا قیام مدارس کا قیام اور ملک کے اندر اور باہر جو اللہ کا ذکر کرنے کے مراکز ہے آسٹن پارک میں ہزاروں کی تعداد میں برمنگھم میں اور پارلیمنٹ ہاؤس کے باہر اتنی بڑی ریلی کو سنبھالنا اور اتھارٹی کو یہ کہنا کہ پولیس کی ضرورت نہیں ۔ بلدیہ کی ضرورت نہیں ہم خود صفائی کریں گے اسلام کی اور تصوف کی اور خانقاہی نظام کی کتنی قابل قبول صورت پیر صاحب نے دنیا میں متعارف کروائی ہے مجھے اللہ تعالیٰ نے یہ سعادت دی کے میں یہاں سے جسد مبارک لے کر گیا نیریاں شریف اور وہاں صاحبزادہ سلطان العارفین کی موجودگی و رہنمائی میں جنازہ پڑھا اور زیارت کی اور اس کے بعد پھر ان کی اپنی آخری آرام گاہ کے سپرد کیا آخری دعا بھی صاحبزادگان کے حکم پر مجھے کرنے کی سعادت حاصل ہوئی جمعہ کو پیر صاحب کا وصال ہوا پیر صاحب کو ہم نے اتوار والے دن جب اُن کا چہرہ مبارک زیارت کے لئے صاحبزادگان کی رہنمائی اور موجودگی میں کھولا تو میں نے اپنے اندازگمان سے جو عقیدت واحترام کا رشتہ تھا اُس سے بڑھ کر میں نے اُن کی صورت پرُنور پائی کہ پیر صاحب ﷫ کا چہرہ کس قدر تروتازہ تھا ان کی انوار تجلیات ایسی تھی کہ جیسے وہ سوئے ہوئے ہیں۔ پیر صاحب ﷫ کی شخصیت

بڑی ہمہ گیر شخصیت ہے ان کی زندگی کے کسی بھی پہلو پر گفتگو کرنے کے لئے بہت وقت چاہیے میں شکر گزار ہوں نور ٹیلی ویژن کا اور صاحبزادگان کا اور پیر صاحب کے مریدین کا اور چاہنے والوں کا پیر صاحب ﷫ کے حاضرین کا۔ میری دعا ہے پروردگار عالم اُن کے درجات کو بلند سے بلند تر کرے اور ان کے چھوڑے ہوئے مشن کو صاحب زادہ سلطان العارفین اور صاحبزادہ نور العارفین صاحب اور صاحبزادہ ظہیر الدین صاحب اور ان کے یہاں روالپنڈی میں صاحبزادہ زاہد صاحب ہوتے ہیں اور یہ سارے مراکز پر اللہ عزوجل کرم کرے۔ اسی طرح قائم رہیں چلتے رہیں اور نیریاں کی وادی سے جو علم کے نور کی حکمت وتصوف کی روحانیت کی اور دینی اور دنیاوی رہنمائی کا جو ایک مرکز ہے اس کو اللہ تعالیٰ مزید ترقی عطا کرے۔ ہم سب کے جو احترام اور محبت کے رشتے ہیں اس میں استقامت کی توفیق عطا فرمائے۔

اظہارِ تعزیت!

جماعت اہلسنت پاکستان کے مرکزی امیر صاحبزادہ پیر سید مظہر سعید کاظمی، مرکزی ناظم اعلیٰ علامہ پیر سید ریاض حسین شاہ نے عالم اسلام کی عظیم علمی روحانی شخصیت خواجہ پیر محمد علاؤالدین صدیقی کے انتقال پر گہرے دکھ اور افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ پیر محمد علاؤالدین صدیقی سفیر عشقِ رسول تھے۔ انہوں نے زندگی بھر نظام مصطفیٰ کے نفاذ اور مقام مصطفیٰ کے تحفظ کیلئے جدوجہد کی ان کی وفات سے کبھی نہ پُر ہونے والا خلاء پیدا ہوگیا۔ رہنماؤں نے کہا کہ ہم پیر محمد علاؤالدین صدیقی ﷫ کے اہل خانہ سے دلی ہمدردی و یکجہتی کا اظہار کرتے ہیں اور ان کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔

pdfelement

Remove Watermark Now

عظیم سکالر، محقق، مجدد

از: محمد مشتاق حسین منہاس بنی منہاساں

3فروری 2017ء آسمان کا سورج طلوع ہوا اور ارض کا سورج غروب ہوگیا جب یہ پُردرد صدا کانوں سے ٹکرائی کہ شرق سے غرب تک امام برصغیر مجدد الوقت حضرت علامہ خواجہ پیر محمد علاؤالدین صدیقی رحمۃ اللہ علیہ اس دنیائے فانی سے کوچ کر گئے ہیں پہلے تو یقین نہیں آیا لیکن بعد ازاں جاننا پڑا کہ وہ عرب وعجم کی عظیم شخصیت لاکھوں مریدین، ہزاروں خلفائے کرام اور کروڑوں متوسلین وعقیدت مندوں کو روتے تڑپتے چھوڑ کر مقام فنا سے مقام بقا کی جانب روانہ ہو چکے ہیں۔ اُس دن کیا علماء و مشائخ، کیا عوام، کیا خواص، کیا سیاستدان، کیا پروفیسر، ڈاکٹر، صحافی کیا مزدور روتے، دھاڑیں، مارتے ہوئے نیریاں شریف کی جانب دیوانہ وار بھاگے جارہے تھے اُس دن بلا مسلک ہر ایک کے منہ سے یہی نکل رہا تھا کہ اُمت اسلامیہ ایک عظیم روحانی پیشوا عظیم محقق اور عظیم قائد سے محروم ہوگئی ہے اور اُمت اسلامیہ کا یہ بڑا نقصان شاید صدیوں تک پُر نہ ہو سکے۔ بہر حال یہ تو قدرت کا قانون ہے۔ جو دنیا میں آیا واپس اپنے اصلی اور دائمی ٹھکانے پر جائے گا مگر کچھ لوگ کچھ شخصیات ایسی ہوتی ہیں جو نہ صرف ایک علاقے کے لیے نہ ضلع کے لیے نہ ریاست کی ہوتی ہیں بلکہ اللہ کی اس کائنات میں سب کے لیے محبوب اور جاذبِ نظر ہیں۔ ان ہستیوں میں میرے آپکے دنیائے اہلسنت کے ہی نہیں بلکہ دنیائے اسلام کے عظیم سکالر، محقق، مجدد، حضرت علامہ خواجہ پیر علاؤالدین صدیقی غزنوی رحمۃ اللہ علیہ بھی اُنہی میں سے ایک تھے۔

حضرت خواجہ پیر علاؤالدین صدیقی رحمۃ اللہ علیہ جب اپنی مسند پر سجادہ نشین فائز ہوئے تو اپنے پورے آزاد کشمیر میں علمی فکری روحانی دورے کر کے مردہ تن میں نئی روح پھونکی دی۔ آپکی ان قائدانہ صلاحیتوں کو دیکھتے ہوئے تھوڑے ہی عرصے بعد قائدین اہلسنت پاکستان غزالی زماں حضرت علامہ سید احمد سعید کاظمی رحمۃ اللہ علیہ صدر جماعت اہلسنت پاکستان اور قاہد اہلسنت حضرت علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی رحمۃ اللہ علیہ صدر جمعیت علماء پاکستان و دیگر قائدین جمعیت و جماعت اہلسنت نے باہمی مشاورت سے آپ کو جماعت اہلسنت آزاد کشمیر کا مرکزی امیر اعلیٰ مقرر فرمایا تو آپ نے پورے آزاد کشمیر و پاکستان میں جماعت اہلسنت کو از سر نو منظم کیا اور جگہ جگہ گاؤں گاؤں، علاقہ علاقہ جماعت کے زیر اہتمام جلسے، کانفرنس، سیمینار منعقد کر کے اہلسنت کو بیدار کیا اور انکو اپنے وجود کا احساس دلایا حضرت شیخ العالم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے دور سیادت میں آزاد کشمیر و پاکستان میں تاریخی اجتماعات، جلسے اور کانفرنسیں منعقد کروائیں۔ جن میں بلاشبہ لاکھوں عوام اہلسنت نے شرکت فرمائی اپنے زیر قیادت دوسری بڑی تحریک شروع کی۔ جو تحریک نفاذ نظام مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام سے مشہور و معروف ہوئی آپ نے بطور قائد تحریک نفاذ نظام مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پورے آزاد کشمیر و پاکستان اور بیرون ملک تحریک شروع کی تو پوری مسلم قوم نے یک زبان ہو کر آپکے ساتھ قدم سے قدم ملا کر چلنے کا اعلان کیا۔ کہ جب تک پاکستان و آزاد کشمیر میں نظام مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عملی نفاذ نافذ ہو جائے گا اس وقت تک آپ کی قیادت میں انقلابی جدوجہد جاری وساری رکھیں گے۔ آپ کی اس تحریک کے دور کو لوگ 1977ء کی تحریک نظام مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دور سے یاد فرمانے لگے کہ حضرت پیر محمد علاؤالدین صدیقی رحمۃ اللہ علیہ

pdfelement

Remove Watermark Now

نے شروع کی اور 1990ء تک بہت منظم سیاسی سماجی معاشرتی، معاشی، نظام پر مشتمل علمی فکری روحانی مراکز کی صورت میں شروع کی یہ سب سے بڑی، جامع، عالمگیر احیائے اسلام، اتحاد اُمت، فروغ مصطفےٰ ﷺ اور عالمی سطح پر انقلاب نظام مصطفےٰ ﷺ کا ٹھوس بنیادوں پر صبح قیامت تک جاری وساری رہنے والی تحریک ہے اور نہ صرف آزاد کشمیر و پاکستان بلکہ برصغیر کو آپ نے جو ایک نیا جامعہ الازہر شریف، نیریاں شریف، دربار و یونیورسٹی کی صورت میں دیا ہے۔ اس کا بدلہ صرف اللہ اور اسکے رسول ﷺ کے پاس ہی ہے۔ یہ نعمت اللہ تعالی نے کشمیر و پاکستان کے بے کس، بے سہارا غریب مسلمانوں کو حضرت شیخ العالم امام انقلاب حضرت پیر علاؤالدین صدیقی رحمۃ اللہ علیہ کی صورت میں عنایت فرمائی۔ جو دنیائے اہلسنت کے لیے ایک اہم اعزاز ہے اور بالخصوص وابستگان نیریاں شریف وخادمین حضرت شیخ العالم رحمۃ اللہ علیہ کے لیے اسی طرح جہاد کشمیر کے حوالے سے جب لوگوں نے کہنا شروع کیا۔ کہ اہلسنت طبقہ کے پاس نہ جہادی پلیٹ فارم ہے نہ ہی جہادی شوق وجذبہ ہے اور نہ ہی ایسی ہی کوئی شخصیت نظر آتی ہے۔ اس شعبہ میں بھی قیادت وسیادت کی اہل ہو تو اپنے آل جموں وکشمیر سنی جہاد کونسل بنا کر (امیر اعلیٰ) کی حیثیت سے پورے کشمیر و پاکستان میں جہاد کانفرنسیں منعقد کر کے پوری سنی قوم کو اِس اہم اور دینی شعبہ میں منظم کر کے دیگر لوگوں کا منہ بند کیا۔ کہ سنی صرف میلاد گیارہویں وعرس کے ہی دلدادہ نہیں بلکہ زندگی کے ہر شعبہ میں کسی سے بھی کم نہیں ہیں اور وقت آنے پر ہر طوفان سے ٹکرانے والے ہیں۔ بشرط کوئی قائدانہ صلاحیت کی حامل شخصیت ہو تو سہی یوں آپ نے کشمیری مجاہدین کے شانہ بشانہ عملی ومالی تعاون کے ذریعے انکی مدد کی۔

الغرض یہ کہ حضرت امام انقلاب شیخ عرب وعجم خواجہ پیر علاؤ الدین صدیقی رحمۃ اللہ علیہ نے دین ودنیا کا کوئی بھی ایک شعبہ ایسا نہیں چھوڑا جس کو اپنی جدوجہد کے احاطے میں نہ لایا ہو اور ایسا کردار ادا کیا کہ لوگ سوچنے پر مجبور ہو گئے کہ پیر حضرات صرف دم، درود، تعویذ ودیگر مشاغل تک ہی محدود نہیں بلکہ وقت کے ساتھ ساتھ ہر شعبہ زندگی میں رہنمائی وامامت کی ذمہ داری بھی اُٹھانے والے ہوتے ہیں اور وقت آنے پر ہر باطل، فرعون، یزیدوں سے ٹکرانے سے بھی گریز نہیں کرتے۔ اسکی زندہ مثال بھی قبلہ عالم حضرت پیر علاؤ الدین صدیق رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی زندگی میں پیش کر کے سب کے سامنے رکھ دی ہے۔ کہ (نکل کر خانقاہوں سے ادا کر رسم شبیری) اور حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا روحانی جانشین ہونے کا ثبوت پیش کر کے اپنے رب کی بارگاہ میں چلے گئے ہیں۔

نیز حضرت علامہ پیر محمد علاؤ الدین صدیقی رحمۃ اللہ علیہ نے اہلسنت کے ہر بڑے عالمگیر اجتماعات وکانفرنسوں میں شرکت فرما کر اہلسنت کو منظم کرنے کی ہر ممکن کوشش کی۔ جو انکے آخری سانس تک جاری وساری رہیں یوں تو اہلسنت کے تقریباً تمام پروگرام و اجتماعات قابل ذکر ہیں۔ مگر چند ایک سب سے بڑے اور سب سے اہم اجتماعات تھے جن میں حضرت شیخ عالم نے شرکت فرمائی اور اپنے تاریخی خطابات سے ان اجتماعات کو چار چاند لگائے۔ ان میں سے چند ایک جو تاریخ کا حصہ بن چکے ہیں وہ درج ذیل ہیں۔

(1) ملتان سنی کانفرنس 1978ء (2) رائے ونڈ عالمی میلاد المصطفےٰ ﷺ 1979ء کانفرنس (3) کراچی نشتر پارک سنی

pdfelement

Remove Watermark Now

کانفرنس (4) کنزالایمان کانفرنس کراچی (5) لندن نظام مصطفیٰ ﷺ
کانفرنس 1979ء (6) میر پور آزاد کشمیر سنی کانفرنس (7) لندن
میلاد مصطفیٰ ﷺ کانفرنس (8) لندن تحفظ ناموس رسالت کانفرنس (9) انڈیا
بھارت عالمی چار روزہ صوفی کانفرنس صدارتی خطاب/ یہ چند ایک درج کی ویسے تو انکی
ہزاروں کے حساب سے اجتماعات ہیں جو قابل ذکر ہیں/ آخر میں اللہ کی بارگاہ میں دعا
ہے کہ اللہ اپنے حبیب پاک کے صدقے اس مرکز عالم کو صدا قائم و دائم آباد رکھے۔
انکے تمام مشن کو انکے جانشین وروحانی وارث اسی طرح سے آگے بڑھاتے چلیں تاکہ
حضرت امام انقلاب کی روح جنت الفردوس میں خوش وخرم ہو۔ آمین ثم آمین

دنیائے روحانیت کا روشن ستارہ غروب ہوگیا

اُجالوں کے نقیب، راہ نوردِ شوق، سفیر عشق رسول حضرت علامہ پیر علاؤالدین صدیقؒ
کے سانحہ ارتحال پر دنیا بھر کے اہل سنت غمزدہ، افسردہ اور اشکبار ہیں۔ قبلہ پیر
صاحبؒ نے تبلیغ اسلام، فروغ علم وروحانی اقدار کے تحفظ کے لئے گراں قدر خدمات
سرانجام دیں۔ ان کا وجود اہل سنت کے لئے حوصلوں اور برکتوں کا باعث تھا۔ وہ زندگی بھر
بے عمل پیروں اور تعویز فروش مشائخ کی غفلتوں کا کفارہ ادا کرتے رہے۔ حضرت پیر
صاحبؒ علم، حکمت، عرفان اور روحانیت کے آسمان پر چاند بن کر چمکتے رہے۔ ان کا
نام اور مقام ہمارے دلوں میں ان کی یادوں اور باتوں کا چراغاں کبھی مدھم نہیں ہوگا۔
(عمران چوہدری، چیئرمین سُنّی فاؤنڈیشن)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اتحادِ اُمت کے داعی

از: علامہ پیر سید ریاض حسین شاہ
مرکزی ناظم اعلیٰ جماعت اہلسنت پاکستان
سرپرست اعلیٰ ادارہ تعلیمات اسلامیہ راولپنڈی

یہ مدینہ شریف کی بات ہے مدینۃ النور کی دھائیوں سال پہلے وہاں ایک
محفل سجی اس محفل میں ایک خوب صورت شخص دیکھا میٹھا شخص دیکھا پہلی بار میری
زیارت حضرت پیر صاحب کی اسی محفل میں ہوئی میں نے جس شخص سے پوچھا اس
نے خوش طبعی کی کہ کشمیر کا حسن مستور اسی شخصیت کی جبیں پر دیکھا جاسکتا ہے۔
یہ عالی وقار شخصیت پیر علاؤ الدین صدیقیؒ کی تھی حضرت پیر
علاؤ الدین صدیقی قدس سرہ عزیز روشنیوں سے ملتے جلتے انسان تھے اور ان کی خوب
صورت باتیں نبی کریم ﷺ کی نسبت کی خوشبوئیں لیے ہوتیں۔ یہاں میرے ہاں
افغانستان کے سابق صدر صبغت اللہ مجددی کا استقبالیہ تھا میں نے وہاں حضرت پیر
صاحب کی فارسی میں گفتگو سُنی تو مجھے اندازہ ہوا کہ یہ شخص ایک زبان بولنے والا
نہیں ہے یہ دلوں کی ڈھرکنوں کی آواز سمجھنے والا ہے اور بولی اسی لئے کبھی وہ دین مبین
کی بات کرتے ہیں تو کبھی اردو میں تو کبھی فارسی میں اور کبھی میر پور کی زبان کے اندر۔
میں بتا تا چلوں کہ ایک زمانہ میں پاکستان کے اندر اہلسنت کی تاریخ کا سب سے بڑا
اجتماع سنی کانفرنس ہوا تھا اس کانفرنس کے اندر جو سب سے خوبصورت بیان ہوا تھا
اپنے مقصد کے اعتبار سے الفاظ کے انتخاب کے اعتبار سے اور احساس ضیاں دینے

pdfelement

Remove Watermark Now

کہ اعتبار سے حضرت پیر علاؤ الدین صدیقی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان تھا ان کی زبان میں ایک وقار تھا آپ نے بات کی تھی مقام مصطفیٰ ﷺ کی اور نظام مصطفیٰ ﷺ کی پھر وہ وقت بھی آیا جب پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے آزاد کشمیر کے اندر نظام مصطفیٰ کی تحریک شروع کی تو مجھے ان کے ساتھ رہنے کا موقع ملا آپ کی سوچیں خانقاہوں تک محدود نہیں تھی آپ عالم اسلام کا درد رکھتے تھے آپ امت مسلمہ کا درد رکھتے تھے اور ہمیشہ تڑپتے رہتے تھے کہ مسلمان کس طرح دنیا میں امن وقار اور محبت کی زندگی کی خوشبو پا سکتے ہیں پیر علاؤ الدین صدیقی رحمۃ اللہ علیہ نے نظام مصطفیٰ کی تحریک کے بعد شاید محسوس کیا کہ حکمرانوں کی دنیا مسخر کرنا اتنا آسان کام نہیں۔ آپ نے خدمت انسانی کی راہ لی اور آپ نے خانقاہی کام کو ایک جدید طرز پر منظم کیا جو دوسرے مشائخ کیلئے نمونہ بن گیا پیر صاحب نے یہاں سے تعلیم وعلم کے میدان میں کام شروع کیا تو نیریاں شریف میں جس وقت آپ نے یونیورسٹی کی سنگ بنیاد رکھی تو اس تقریب میں تو میں شامل نہ ہو سکا۔ چند دن بعد میری حاضری ہوئی حضرت کے عزائم پتہ چلے اور ان کا عزم وہ یہ تھا کہ پوری دنیا کو علم کے نور سے منور کر دیا جائے جناب دل بہت لوگوں کا چاہتا ہے کہ وہ یونیورسٹیاں بنائیں وہ دانش کدے بنائے لیکن بخت کسی کسی کا ہی ساتھ دیتا ہے پیر صاحب ان لوگوں میں سے تھے کہ جن کی اللہ تعالیٰ نے مدد کی اور رسول کریم ﷺ کی خاص نظر ان کو حاصل ہوئی آپ نے تعلیم کے میدان میں یونیورسٹی نہیں پھر کئی اور ادارے قائم کئے مختلف مقامات پر جو آج بھی اُن کی عظمت فکر کی دلیل اور برہان بنے ہوئے ہیں پیر صاحب نے انسانی خدمت کے حوالے سے بیماروں کے علاج کے حوالے سے ہسپتالوں کی طرف آئے دفاعی ادارے قائم ہے اور

دنیا میں ایک نام آپ نے کمایا عجیب بات یہ ہے کہ کھارہ شگافی رکھنے والا یہ عظیم شخص اپنے رہنے سہنے میں بڑے دھیمے مزاج کا آدمی تھا اور وہ جس وقت عام سی محفل میں بھی گفتگو کرتے تو لگتا ایسے کہ سنگ ریال کی پتیاں کسی نے تصور میں نچھاور کر دی ہیں اور انہوں نے جو سب سے بڑی فکری دولت اپنائی تھی وہ آپ رسول اللہ ﷺ کی اطاعت پر اور ان کی غلامی پر اور ان کے عشق کی تحریک عام کرنے کہ حوالے سے تھی میں اپنے لفظوں کو سمیٹنا چاہوں گا اور یہ یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ وہ لوگ جو عام طور پر بہت محنت کا کام کرتے ہیں ان کا نازک خیالات کی پرورش جو ہے وہ مجروح ہو جاتی ہے لیکن نور ٹی وی کی سکرین پر اُن کو مثنوی شریف کا درس دیئے ہوئے سنا کہ میں نے محسوس کیا کہ آپ نیریاں شریف سے اسلام آباد اور اسلام آباد سے برمنگھم تک ہی نہیں گھومیں ہیں آپ نے حافظ شہر بھی دیکھا آپ نے قسطنطنیہ کی سیر بھی کی آپ رومی کی محفلوں میں بھی گئے اور آپ نے سعدی کی محفلوں کو بھی ٹٹولا اور اس زمانے کا ادب 0ان کی زباں میں ہمیشہ تقدس کی علامت بن گیا۔ پیر علاؤ الدین صدیقی رحمۃ اللہ علیہ کی سوچ میں نے مثبت پائی۔ بہت سارے ایسے قضائیہ ہم نے دیکھے جن میں ذاتی طور پر سمجھے کہ Involve ہوا لیکن پیر صاحب کی طرف سے اتحاد امت کیلئے اور مصطفی کریم ﷺ کے دین کی بہتری کیلئے ہمیشہ میں نے ان کو موم پایا۔ لیکن وہ لوگ جو اقدار عالیہ کے خلاف ہوتے ان کے لئے پیر علاؤ الدین صدیقی صاحب جو ہیں۔ صرف حلقہ ریشم نہ ہوتے وہ فولادی انسان بن جایا کرتے تھے اللہ تعالیٰ نے ان کو بہت خوبیاں عطا کی تھیں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔

pdfelement

Remove Watermark Now

مجموعۂ کمالات وصفات شخصیت

ڈاکٹر ظفر اللہ بیگ صاحب
انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد

حضرت قبلہ پیر علاؤالدین صدیقی رحمۃ اللہ علیہ اُن کے بارے میں کیا عرض کروں۔ مجموعہ کمالات مجموعہ صفات کی شخصیت کے مالک تھے۔ بہت بڑے عالم تھے متقی تھے۔ پرہیزگار، ولی کامل، صاحب رشد وہدایت ممبع علم، ممبع جودوسخا فیض رساں تھے، اصل خوبی شخصیت کے مالک ان کی ذات کے اندر موجود تھی جس سے میں متاثر ہوا ہوں ہر آدمی متاثر ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ آپ متبع کتاب وسنت تھے۔ آپ کی پوری زندگی کتاب اور سنت سے مرکب تھی ان کے نورانی چہرے پر سجی ہوئی خوبصورت ریش مبارک ان کی دراز زلفیں خوبصورت چہرہ منور اور پاکیزہ زندگی یہ دیکھنے والی آنکھ کو ہمیشہ متاثر کرتی پھر حضرت قبلہ پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی پوری زندگی میں علم کی خدمت کی دینی علوم کی پرورش کی اور مثنوی شریف کا درد یا۔ مثنوی شریف کے درس کے ذریعے ہدایت کو جاری کیا مولا روم کے ارشادات کو اور آپ کی حکایات کو اور آپ کی بیان کردہ روایات کا استمبات کر کے۔ حضرت قبلہ پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ لوگوں کو ہدایت کا ذریعہ بناتے تھے۔ کیا خوبصورت درس ہے ان کے نور ٹی وی پر ہم تو باقاعدگی سے دیکھا کرتے تھے۔ اور میں سنا کرتا تھا آپ کی گفتگو بہت ہم متاثر ہوتے تھے اور پھر آپ کے ہاتھ سے جو اللہ نے سب سے بڑی کرامت وہ دیکھائی جسے میں ابھی عرض کر چکا ہوں کچھ دیر پہلے وہ یہ ہے کہ علم کا انہوں نے اپنے اس شہر کو

مرکز بنالیا۔ پوری دنیا سے لوگ کھینچا کھینچی ادھر چلے آتے ہیں۔ اس یونیورسٹی میں آکر تعلیم پاتے ہیں۔ میڈیکل کالج میں داخلہ لیتے ہیں یہ کوئی معمولی بات نہیں ہے کوئی بھی شخص اپنا روپیہ اور اپنا پیسہ جمع پونجی اس طرح کی جگہوں پر خرچ نہیں کرتے۔ وہ اپنے بینک بلینس بناتے ہیں لیکن قبلہ پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے جو کچھ کہیں سے لیا وہ آپ نے لوگوں پے خرچ کیا تعلیمی اداروں پر خرچ کیا درس گاہوں پر خرچ کیا۔ لوگوں کی خدمت پر خرچ کیا۔ سماجی خدمات مذہبی خدمات دینی خدمات میں آپ نے یہ ولایت ہے یہی ولایت ہے پھر ہی تو کہتے ہیں۔ کہ صوفیاء کہ تمام سلسلے جو برحق ہیں۔ سب سے زیادہ کتاب وسنت کی پابندی کرنے والا سلسلہ نقشبندیہ ہے۔ جس کے وارث اور امین حضرت قبلہ پیر علاؤالدین صدیقی صاحب رحمۃ اللہ علیہ تھے اور نمائندہ تھے۔ آپ نے اسی سلسلہ نقشبندیہ کو زندہ اور تابندہ کیا اور اس خانقاہ کر ذریعے نیریاں شریف کی خانقاہ کے ذریعے درس وہدایت کو نقشبندیہ سلسلہ کے مطابق آپ نے کمال اور عروج تک پہنچایا دوسرے لفظوں میں انہوں نے سلسلہ نقشبندیہ کو اپنے وجود کے ذریعے اور زیادہ فخر بخشا اور زیادہ عزت وتکریم بخش دی اور اس کو منور کیا۔

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا!

نیک بخت وہ ہے کہ نیکی کرے اور ڈرے اور بد بخت وہ ہے۔ کہ بدی کرے اور مقبولیت کی امید رکھے۔

pdfelement

Remove Watermark Now

عالمِ ربانی

مفتی منیب الرحمن صاحب

چیئرمین رویئت ہلال کمیٹی پاکستان

حضرت پیر طریقت رہبر شریعت رہبر عالم ربانی علامہ علاؤ الدین صدیقی رحمۃ اللہ علیہ ان نفوس قدسیہ میں سے تھے کہ جنہوں نے اللہ کی زمین پر اللہ کے بندوں کہ سامنے انسانوں پر اللہ کی حجت کو شہادت کو پوری شان جلالت کے ساتھ قائم فرمایا حضرات گرامی میں اُن پیران طریقت کو اُن سجادگان کو سلام پیش کرتا ہوں کہ جنہوں نے نہ صرف یہ کہ اس نسبت کو روحانی جاگیرداری کے لیے استعمال نہیں کیا بلکہ اُن کے اکابر کی جانب سے جو مشن اُن کو تجویز کیا نہ صرف یہ کہ اُس مشن کو قائم رکھا اُس کو آگے بڑھایا اور اوج کمال تک پہنچایا۔ حضرت قبلہ پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے عظیم والد ماجد سے جو حوادث اور جو وراثت اور ورثا طریقت کا سلوک کا رشد و ہدایت کا پایا تھا اُسے اس مقام پر ہی نہیں رکھا بلکہ اپنی جدوجہد سے، اپنے عمل سے، اپنی محنت سے، اُسے اوج کمال تک پہنچا دیا۔ آج میں جس پاکستان کی بنیاد رکھنے والے جس شیخ طریقت کے آثار نہ صرف یہ کہ پاکستان میں بلکہ روح زمین پر جاہ بجاہ پائے جاتے ہیں اگر ان کی ہم فہرست مرتب کریں تو قبلہ پیر صاحب کا نام سرِ فہرست آئے گا اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا کہ:

وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ اَحْسَنُ عَمَلًا ○

کہ انسان تو چلا جاتا ہے لیکن اس کے اعمال کی روشنی میں اس کی تعلیم و تعلم

ثمرات کی روشنی میں اس کے رشد و ہدایت کے فیضان کی روشنی میں اس کے قائم کردہ تعلیمی اور رفاعی اداروں کی روشنی میں جو باقیات الصلحت رہ جاتی ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ کہ ہاں وہی خیر کی صورت میں وہ پاتا ہے اور انہی کی بارے میں اللہ کی بارگاہ میں وہ بہترین امید سے جزا اور بہترین انعام قائم کرسکتا ہے میں سمجھتا ہوں کہ میرے علم کی مطابق پورے برصغیر پاک و ہند میں ایک بھی پیر طریقت ایسا نہیں ہے کہ جس نے نہ صرف یہ کہ عظیم جامع محی الدین قائم کیا ہو بلکہ انہوں نے جدید محی الدین اسلامک یونیورسٹی بھی قائم کی انہوں نے محی الدین میڈیکل کالج اور اسی کیساتھ ٹیچنگ ہسپتال بھی قائم کیا اور دنیا بھر میں مدارس، مساجد کا جال پھیلایا اور پھر انہوں نے نور ٹی وی ژن کی صورت میں اسلام کے نور کو قرآن کے نور کو اللہ کے پیارے مصطفیٰ کے نور کو اپنے عظیم والد ماجد کے نور کو دین کے نور کو اور اپنے ہدایت کے نور کو کائنات کے گوشے گوشے میں پھیلا دیا میں سمجھتا ہوں یہ کوئی تھائی نہیں والدہ نہیں یہ اعتراف حقیقت ہے اور یہ وہ حقیقت ہے جو زمین پر آفتاب نصف النہار کی طرح نظر آ رہی ہے میرے عزیز دوستوں علماء اکرام مشائخ الزام آپ سے گزارش ہے یہ دعا کیجئے کہ یہ چشمے فیضان روحانی علمی اور عرفانی نیریاں شریف سے جاری ہوا اللہ تبارک و تعالیٰ ان کے صاحبزادگان ان کے اخلاص اور حضرت علامہ پیر صاحب زادہ نور العارفین صدیق اور علامہ پیر صاحب زادہ سلطان العارفین صدیقی کی صورت میں اس فیضان کو جاری و ساری فرمائے اور یہ بھی دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے جس طرح حضرت قبلہ پیر صاحب کو اپنے عظیم والد ماجد کی وراثتوں کا وارث حق بنایا اس طرح اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں ہم سب اُن کے ان دو صاحب زادگان کو اُن کی تمام تر عملی طریقت

pdfelement

Remove Watermark Now

کی رشد وہدایت تعلیم وتعلم کی اور دینی اداروں مساجد جامعات کے قیام کا جو ان کا مشن ہے اللہ تعالیٰ ان کے صاحب زادگان کو یہ مشن جاری وساری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے اور مرتبہ کمال تک پہنچانے کیلئے اپنی بارگاہ عالی سے اور اپنے پیارے مصطفیٰ کے وسیلہ سے ان کو صلاحی اہلیت اور قابلیت نصیب فرمائے اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور اللہ تعالیٰ ان کی قائم کردہ سلاسل کو تا قیامت جاری فرمائے اور ان کیلئے صدقہ جاریہ فرمائے۔

مَوْتُ الْعَالِمِ مَوْتُ الْعَالَمِ

حضرت شیخ العالم پیر محمد علاؤالدین صدیقی رحمۃ اللہ علیہ علم وعمل کے پیکر تھے

سری نگر/تحریک منہاج القرآن انٹرنیشنل مقبوضہ جموں کشمیر کی طرف سے جامع مسجد اورنگزیب اتھواجن سری نگر میں ایک مجلس منعقد کی گئی جس میں عالم اسلام کی عظیم روحانی وعلمی شخصیت پیر محمد علاؤالدین صدیقی رحمۃ اللہ علیہ کے سانحہ ارتحال پر رنج وغم کا اظہار کیا گیا۔ صدیقی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ایصال ثواب کے لئے کلمہ طیبہ کا ورد قرآن شریف کی تلاوت مثنوی مولائے روم کا درس اور درود شریف کا ورد کیا گیا۔ تحریک منہاج القرآن کے صدر مولانا عبدالرشید خان صاحب نے حضرت پیر محمد علاؤالدین صدیقی رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت کے بارے میں گفتگو کرتے ہوئے فرمایا کہ قبلہ شیخ العالم عالم باعمل صوفی باصفا اور ایک متحرک شخصیت تھے جنہوں نے خانقاہ سے نکل کر میدان عمل میں کارہائے نمایاں انجام دیئے عالم مغرب میں اسلام کی حقانیت کے لئے جو مجاہدات صدیقی صاحب نے کئے ہیں وہ اپنی مثال آپ ہیں۔

pdfelement

شیخ العالم ممتاز شخصیت

چوہدری یاسین
قائد حزب اختلاف۔ آزاد کشمیر قانون ساز اسمبلی

میں سمجھتا ہوں کہ حضرت شیخ العالم پیر علاؤالدین صدیقی صاحب رحمۃ اللہ علیہ ایک ممتاز شخصیت تھے اور ایک مذہبی، روحانی اور سماجی شخصیت تھے اُن کے انتقال سے ایک بڑا خلاء پیدا ہوگیا ہے وہ اپنی ذات میں ایک انجمن تھے اُن کا اخلاص اُن کے کارنامہ ہائے پر بات کرنے کے لئے بہت وقت چاہیے میں سمجھتا ہوں کہ پیر صاحب کے وصال سے جو ہے وہ نہ صرف پاکستان اور آزاد کشمیر بلکہ پوری دنیا میں جو بسنے والے اُن کے عقیدت مند ہیں اُن کے دکھ سے دوچار ہے اور یہ بہت بڑا سانحہ ہے جو ان ہے اُن کا انتقال ہے میں سمجھتا ہوں کہ پوری اسلامی اُمہ کے لئے ایک نقصان ہے وہ یہ ایک روحانی شخصیت کے علاوہ ایک سماجی حوالے سے بڑا اُن کے اندر جو ہے لوگوں کے دکھوں کے مداوں کے لئے جذبہ تھا اور انہوں نے اپنی ساری زندگی جو ہے وہ انسانیت کی خدمت کے لئے گزر دی اور جو کام حکومتیں نہیں کر سکی وہ شیخ العالم رحمۃ اللہ علیہ نے سرانجام دیئے آزاد کشمیر میں (60) سال مختلف حکومتیں مختلف دوران حکومت رہے لیکن کوئی حکومت ریاست کے اندر میڈیکل کالج نہیں قائم کر سکی اور پیر صاحب ایک سٹیٹ آف دی آرٹ میڈیکل کالج قائم کیا میرپور کے اندر ایک بڑی سٹیٹ آف دی آرٹ یونیورسٹی قائم کی آزاد کشمیر کے اندر اور ایک ٹی وی چینل جو ہے نور ٹی وی مذہبی چینل جو ہے وہ اس کا اجراع کیا اور یہ کوئی معمولی کام نہیں ہے یہ بڑے کام ہیں جو حکومتیں نہیں کر سکی۔ آزاد کشمیر حکومت آج تک اپنے ٹیلی ویژن اسٹیشن نہیں

Remove Watermark Now

بنا سکی۔ آزاد کشمیر میں جو ہمارا پانچ سالہ دور حکومت ہے اس میں ہم نے میڈیکل کالج پیر صاحب کے بہت پہلے بنا دیئے جو پہلے نہیں بن سکے میں یہ سمجھتا ہوں پیر صاحب بڑی کمال کی شخصیت تھے وہ خداداد صلاحیتوں کے مالک تھے اور میری اُن سے بہت نیاز مندیس تھی میرے وہ مرشد بھی تھے اور مجھ سے بہت پیار کرتے تھے میں دلی طور پر میں خود بس اُن کے وصال سے بڑے قرب کا شکار ہوں مجھے بار بار وہ یاد آتے ہیں یعنی اخلاص کے پیکر تھے اُن سے ملکر جو ہے وہ اُٹھنے کو جی نہیں چاہتا تھا جی چاہتا تھا کہ ان کی گفتگو سنتے رہے پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی جو شخصیت تھی ایسی شخصیات صدیوں بعد پیدا ہوتی ہے یہ تو ہم جب بھی کوئی وفات پاتا ہے تو ہم کہتے ہیں کہ یہ بڑا خلاء ہے یہ خلاء پورا نہیں ہوگا۔ پیر علاؤ الدین صدیقی صاحب درحقیقت ایک ایسی شخصیت تھے کہ واقعی یہ خلاء یہ کبھی پورا نہیں ہوسکتا اگرچہ اُن کے صاحبزادگان دونوں بڑے پڑھے لکھے ہے کہ پیر صاحب کی تربیت ہے اُن کو میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اُن کو یہ ہمت استقامت دے اور پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا جاری کیا ہوا جو مشن تھا اس کی تکمیل کرے۔

میرے حضور قبلہ عالم، خواجۂ خواجگان
پیر محمد علاؤالدین صدیقی رحمۃ اللہ علیہ

صرف بس پیر ہی نہیں تھے وہ بہت ہی اعلیٰ درجے کے اکمل و کامل ولی تھے۔ اُن کو صرف مسلمان ہی نہیں۔ ہندو اور سکھ بھی مانتے تھے۔ اللہ کریم میرے شیخ العالم پیر کامل کے درجات بلند فرمائے۔ ہمیں انکا فیضان نصیب فرمائے۔ آمین

محتاجِ کرم: قیصر سبحانی صدیقی قیصر کلاتھ ہاؤس کڑیانوالہ (گجرات)

حضور شیخ العالم رحمۃ اللہ علیہ سے نسبت کی بہاریں

از: علامہ فیض الحق نقشبندی صاحب

حضور شیخ العالم آفتاب شریعت مہتاب طریقت حضرت علامہ الحاج پیر محمد علاؤ الدین صدیقی رحمۃ اللہ علیہ اُن نفوس قدسیہ میں سے ہیں جنکے بارے میں قرآن مجید کہتا ہے کہ ”خبر دار بے شک جو اللہ تعالیٰ کے دوست ہیں انہیں کسی قسم کا کوئی خوف نہیں اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے اور تقویٰ اختیار کرتے رہے۔

انکی حیات مستعار کا لحہ لحہ احکام الٰہی کی بجا آوری اور حضور نبی کریم ﷺ کی اتباع میں گذرتا ہے۔ یہ لوگ محبتوں کے امین ہوتے ہیں۔

حضور مرشدِ گرامی رحمۃ اللہ علیہ جامع شریعت و طریقت تھے، ظاہری باطنی کمالات سے مالا مال تھے، جن کے حُسنِ اخلاق سے کائنات متاثر ہوئی، جنکی سیرت، سیرتِ رسول کریم ﷺ کا آئینہ دار تھی۔ ایک پیر کامل میں جن خصوصیات وصفات اور علامات کا پایا جانا ضروری ہوتا ہے وُہ تمام آپکی ذات میں بدرجہ اُتم موجود تھیں۔

مجھ ناچیز کو 1997ء میں حضور شیخ العالم رحمۃ اللہ علیہ سے وابستگی کا اعزاز حاصل ہوا۔ اس سے پہلے آپ کا ذکرِ خیر سُن رکھا تھا، آپ کے خطبات دلنواز سے مستفیض ہونے کا موقع ملا تھا، متعدد خطابات پر مبنی کیسٹیں میرے پاس موجود تھیں، تصاویر بھی نظر نواز ہوئی تھیں مگر باقاعدہ طور پر بنفس نفیس آپ کی خدمتِ اقدس میں حاضری اور زیارت نہیں ہوئی تھی، یہ وہ دور تھا جب راقم دارالعلوم محمدیہ رضویہ پنڈ دادنخان میں درسِ نظامی کیلیے زیرِ تعلیم تھا۔

دھیرے دھیرے حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ سے شوقِ ملاقات بڑھتا گیا، عجب بے قراری کی کیفیت تھی۔ موسم گرما کی چھٹیوں کے دوران مجھے ماسٹر محمد امیر نقشبندی صاحب جو کہ گورنمنٹ ہائی سکول چکری میں ہیڈ ماسٹر ہیں مخلص پیر بھائی ہیں، انہوں نے فرمایا کہ میرے ساتھ چلیں راولپنڈی ایک محفل ہے وہاں حاضری دینی ہے۔ میں نے عرض کیا کیسی محفل ہے انہوں نے کچھ نہ بتایا اتنا فرمایا کہ بس آپ میرے ساتھ چلیں۔ ہم جب وہاں پہنچے تو جونہی نظر پڑی اُس پیکرِ حسن و جمال پر تو میں نے ماسٹر صاحب سے کہاں کہ یہ پیر محمد علاؤ الدین صدیقی صاحب ہیں نا؟ انہوں نے کہا جی بالکل، تو الحمد للہ میرا دل باغ باغ ہوگیا، جسم کے رونگٹے کھڑے ہوگئے کہ کچھ عرصہ سے جس ہستی کی زیارت اور ملاقات کی تمنا تھی آج وہ پوری ہوگئی ہے۔ حضور شیخ العالم رحمۃ اللہ علیہ نے ایسی نگاہ کرم فرمائی کہ اپنا بنالیا اور فرمایا کہ ”میں آپ کا انتظار کررہا تھا“۔ اُسی وقت مجھ ناچیز کو بیعت فرمایا اور ساتھ ہی ارشاد فرمایا کہ درسِ نظامی کورس مکمل کر کے میرے پاس آنا ہوگا میں خود آپکی ڈیوٹی لگاؤں گا۔ نیز یہ بھی فرمایا کہ ہر مہینے محفل میں آپکی حاضری ضروری ہے۔ اللہ پاک کے کرم سے راولپنڈی ماہانہ محفل سے کبھی ناغہ نہیں ہوا۔

گویا ایک زندگی میں انقلاب آگیا، اس پاکیزہ نسبت کی برکت سے سکون زندگی لطافتوں سے بھرپور حاصل ہوگیا، درس نظامی کی تکمیل کے بعد پیر کامل نے مجھ ناچیز کی ڈیوٹی دارلعلوم محی الدین صدیقیہ چڑھوئی ضلع کوٹلی آزاد کشمیر میں لگائی۔ اس سے قبل ناچیز کو حضور مرشدِ گرامی نے مسلسل 10 دن اپنے ساتھ رکھا۔ وہ ایام زندگی اس قدر قیمتی تھے کہ فیض و برکات سمیٹنے کا موقع ملا۔

جون 2004ء میں چڑھوئی پہلا جمعہ پڑھایا تو مسجد میں فقط دو صفیں تھیں، حضرت

صاحب قبلہ اُن دنوں میر پور قیام پذیر تھے جمعۃ المبارک کے بعد میر پور حاضری ہوئی تو فرمایا بیٹا جمعہ کیسا رہا میں نے مایوسی کی کیفیت میں عرض کیا حضور بس ٹھیک ہی رہا تو مرشدِ گرامی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا بیٹا فکر نہ کرو انشاء اللہ عنقریب آپ دیکھو گے کہ چڑھوئی جمعہ کے موقع پر بہت بڑا اجتماع ہوگا۔ سبحان اللہ

قارئین کرام، بس پیر کامل کی زبان اقدس سے جو بات بھی نکلی وہ پوری ہو کے رہی۔ الحمد للہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی دعاؤں اور نگاہِ کرم سے آج مرکز چڑھوئی آباد اور پھلا پھولا نظر آرہا ہے۔

ایک مرتبہ مجھے ہارٹ کا مسئلہ درپیش ہوا، دو دن میر پور ہسپتال میں گذرے کافی پریشان تھا، سوچا کہ یہ بات مرشد گرامی کو بتانی چاہیے، حاضری ہوتی تو میں نزدیک ہوگیا کہ بات کروں، فرمانے لگے کیا بات ہے میں نے عرض کیا حضور ایک مسئلہ ہے تو برجستہ مرشد گرامی نے فرمایا کہ چھوڑو کوئی مسئلہ نہیں، پریشان ہونیکی ضرورت نہیں، ابھی زندگی باقی ہے اور اللہ تعالیٰ آپ سے اپنے دین کی خدمت لے گا، سبحان اللہ، ابھی میں نے اظہار بھی نہیں کیا تھا مگر پیر کامل نے پہلے ہی حوصلہ افزائی فرمائی اور پریشانی کا ازالہ فرمادیا۔

کسی نے سچ کہا ہے کہ:

بندگانِ خاص علام الغیوب
فاحذر وھم ھمد جو اسیس القلوب

یہ عارف رومی کا فرمان ہے۔

کسی اور شاعر نے یوں کہا کہ

Remove Watermark Now

کوئی سمجھے تو کیا سمجھے کوئی جانے تو کیا جانے
دو عالم کی خبر رکھتا ہے دیوانہ محمد ﷺ کا

اسی طرح متعدد مرتبہ کتنے مسائل سامنے آئے، پریشانیاں اور تکالیف آئیں اور ارادہ کیا کہ مرشدِ گرامی کی بارگاہ میں ذکر کروں گا، مگر آپ کی خدمت اقدس میں حاضری ہوتی اوّل تو آپ کے دیدارِ پُرانوار سے ہی تمام دُکھ درد، تکالیف و پریشانیاں دور ہوجاتی، مسائل حل ہوجاتے اور ساتھ اپنے درس و وعظ میں آپ ایسی گفتگو فرماتے کہ تمام پریشانیوں کا حل اور ازالہ ہوجاتا، دکھوں کا مداوا ہوجانا، اطمینان کی کیفیت نصیب ہوجاتی۔

ایک مرتبہ 2007ء بیٹھک کے نواحی علاقہ میں ایک محفل میلاد شریف میں ناچیز نے شرکت کی اور خطاب کیا واپسی پر دربار عالیہ نیریاں شریف حاضری ہوئی حضور شیخ کامل رحمۃ اللہ علیہ موجود تھے، دیدار و ملاقات کا شرف حاصل ہوا تو فرمایا "اولاڈلے آگئے، طبیعت کیسی ہے۔ کیسے آنا ہوا"۔ تو ناچیز نے محفل کا ذکر کیا۔ مرشد کریم نے داد و دُعا سے نوازا، خوش ہوئے، تھوڑی دیر کے بعد فرمایا کہ "پورے مُلک میں چھا جاؤ"۔ بس اُس کے بعد ناچیز مسلسل مصروف رہتا ہے۔ شب و روز سفر در سفر ذکر خدا مصطفی ﷺ کی نغمہ سرائی نصیب میں رہتے ہیں۔ یہ پیر کامل رحمۃ اللہ علیہ کی دُعا اور نگاہِ کرم کا انعام و اکرام ہے۔ خوفِ طوالت کی وجہ سے اسی پر اکتفا کر رہا ہوں۔ الغرض حضور شیخ العالم پیر محمد علاؤالدین صدیقی رحمۃ اللہ علیہ عالمِ اسلام کا فریضہ جو آپ نے سرانجام دیا۔ وہ اپنی مثال آپ ہیں، آج پورا عالمِ اسلام آپ کے عظیم کارناموں کو خراجِ تحسین پیش کر رہا ہے اور آپ کی عظمت و شان کے بیان میں رطب اللسان ہے۔

حضور شیخ العالم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے فیضان کا حقیقی وارث جن کو بنایا ہے وہ آپ کے دو بیٹے ہیں۔ صاحبزادہ پیر محمد سلطان العارفین صدیقی، صاحبزادہ پیر محمد نور العارفین صدیقی۔

حضرت صاحب قبلہ کے یہ دونوں صاحبزادگان علمی و روحانی اعتبار سے مرتبہ کمال پر پہنچے ہوئے ہیں۔ علم شریعت و طریقت سے مالا مال ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ وہ حضور شیخ العالم ولی کامل کے درجات بلند فرمائے اور صاحبزادگان والا شان کو یہ فیضانِ روحانی کماحقہٗ تقسیم کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم سب کو آپ کا مشن جاری رکھنے کی ہمت عطا فرمائے۔ آمین۔ والسلام
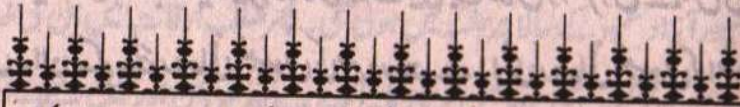
پیر طریقت، رہبر شریعت عالمی مبلغ اسلام پیکر شفقت واخلاص سفیر عشق رسول ﷺ حضرت پیر علاؤالدین صدیقی رحمۃ اللہ علیہ کے وصال پر ملال سے عالم اسلام میں ایک بہت بڑا روحانی، علمی اور فکری خلاء پیدا ہوا۔ جو صدیاں بیت جانے کے بعد بھی شائد کبھی پُر نہ ہو!

بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

خالق کائنات کی بارگاہ میں دُعا ہے کہ حضرت کو جنت کے اعلیٰ مقام عطا فرما کر حضرت کے علمی رُوحانی اور فکری فیض کو تا قیام قیامت تک جاری وساری فرمائے۔ آمین

طالب دعا

محمد ادریس جلالی، صاحبزادہ محمد عبدالرحمٰن جماعتی

کڑیانوالہ گجرات

pdfelement

شیخ العالم پیر طریقت علامہ مولانا محمد علاؤ الدین صدیقی رحمۃ اللہ علیہ

علامہ خواجہ وحید احمد قادری صاحب
ناظمِ اعلیٰ دار العلم راجہ کالونی فیصل آباد

انسان جسم روح اور دونوں سے مرکب ہے۔ نہ تنہا جسم کا نام انسان ہے نہ تنہا روح کا، بیماریاں بھی دو قسم کی ہیں، ایک وہ جو جسم کو لاحق ہوتی ہیں، دوسری روح کو۔ نزلہ، زکام، بخار، کھانسی وغیرہ جسمانی بیماریاں ہیں۔ ان کا علاج ڈاکٹر کرتے ہیں۔ حسد، کنیہ، لالچ، حب دنیا وغیرہ روحانی روگ ہیں جنکا علاج ڈاکٹروں کے بس کی بات نہیں۔ ان کے لئے روحانی طبیبوں کی ضرورت ہے۔ انہی روحانی طبیبوں کو اصطلاح میں صوفی کہا جاتا ہے۔ وہ جس نسخے سے ان بیماریوں کا علاج کرتے ہیں، اسے تصوف کہتے ہیں۔ کچھ لوگوں نے غلطی سے تصوف کو ترک دنیا اور رہبانیت قرار دیکر اس پر نقد و جرح کی ہے۔ حالانکہ اسلامی تصوف میں دنیا میں رہنا غلط نہیں۔ دنیا سے دل لگانا غلط ہے۔ حضرت غوث الاعظم شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسی بات کو اپنے انداز خاص میں یوں بیان کیا ہے "فرمایا دولت ہاتھ میں رکھنی جائز، جیب میں رکھنی جائز، لیکن دل میں رکھنی ناجائز ہے"۔ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء محبوب الٰہی کے ملفوظات "فوائد الفواد" میں اس کی تشریح اِسطرح ہے۔ آپ نے فرمایا: "ترک دنیا کے معنی یہ نہیں کہ کوئی اپنے آپ کو ننگا کرے اور لنگوٹا باندھ کر بیٹھ جائے بلکہ ترک دنیا یہ ہے کہ لباس بھی پہنے اور کھائے بھی اور حلال کی جو چیز پہنچے اسے جائز سمجھے لیکن اس کے جمع کرنے کی طرف رغبت نہ کرے خود اس سے دل نہ لگائے"۔

اسلامی تصوف روحانی بیماریوں کیلئے نسخۂ شفا تجویز کرتا ہے اور اہل طریقت اپنے ارادتمندوں کو فیض صحبت سے ایسا پاک باطن بنا دیتے ہیں کہ پھر ان کے شیشۂ دل کو زنگ نہیں لگنے پاتا۔ حضرت شیخ العالم بھی انہی روحانی طبیبوں میں سے ایک تھے جو اپنے کریمانہ اخلاق اور پاکیزہ کردار سے گناہ گاروں کا سہار بنتے تھے۔ انہیں مایوسی سے بچا کر نفرت کی بجائے محبت سے ان کا علاج کرتے اور اس طرح بچھڑے ہوئے بندوں کو اپنے رب سے ملا دیتے۔

شیخ العالم رحمۃ اللہ علیہ سے میری پہلی ملاقات آج سے تقریباً 35 سال پہلے سنی حنفی دار العلوم عباسپور آزاد کشمیر کے سالانہ جلسہ میں ہوئی تھی۔ پھر مختلف اوقات میں ان کی خدمت میں حاضر ہو کر کسب فیض حاصل کرتا رہا۔ آپ بے حد مہربان اور شفیق تھے۔ آپ کی شفقت کا یہ عالم تھا کہ اپنی جیب سے نوٹ نکال کر اپنے دستخط فرما کر راقم کو عطا فرمائے۔ میں نے خوش وضع اور خوش لباس بہت سی شخصیات دیکھیں، لیکن حضرت شیخ العالم جیسی سج دھج کسی میں کم ہی نظر آئی۔

خطابت میں بھی حضرت کا اسلوب بڑا منفرد اور جداگانہ تھا۔ محبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا درس شروع کرتے تو جی چاہتا کہ بس سنتے ہی رہیں۔ کانوں میں رس گھلنے لگتا اور پتھر دل بھی پانی پانی ہو جاتے۔ کبھی کبھی دوران خطاب کوئی شعر پڑھتے تو سامعین جھوم جاتے، بات سے بات پیدا کرتے چلے جاتے۔ مثنوی کے اشعار سے بھی دلوں کو گرماتے۔ ممکن نہ تھا کہ وہ بول رہے ہوں اور لوگ اکتا جائیں۔ حضرت شیخ العالم کا فرمان ہے۔ بری صحبت سے بچو اور نیکوں کی صحبت اختیار کرو۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ "ایک سانپ ایسا ہوتا ہے جس پر اس کی نظر پڑ جائے اسے جلا کر کوئلہ کر دیتا

Remove Watermark Now

ہے، جب حیوان میں اتنی تاثیر ہے تو انسان کے کیا اثرات ہوں گے خود اندازہ کرلو"۔

حضرت شیخ العالم فرمایا کرتے "کہ ایک شخص عطار کی دکان پر بیٹھے چاہے وہ عطر خریدے یا نہ خریدے مگر اسے عطر کی خوشبو ضرور آئے گی، اسی طرح ایک شخص لوہار کی دکان پر بیٹھے تو بھٹی کی آگ سے اس کے کپڑے جھلسیں یا نہ جھلسیں اسے آگ کی تپش یا دھواں ضرور پہنچے گا"۔

آپ نے فرمایا عاجزی اختیار کرو تکبر نہ کرو، کسی کو حقارت کی نظر سے نہ دیکھو جو اپنے آپ کو تمام لوگوں سے حقیر سمجھتا ہے اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں وہی مقبول و محبوب قرار پاتا ہے۔ عیب بینی سے بچو دوسروں کے عیب نہ ڈھونڈو۔ اپنے گناہوں کی فکر کرو۔ وہ اپنے عیبوں کا شناسا نہیں ہے۔ حسد نہ کرو آپ فرماتے ہیں کہ توحید کا پھول اس زمین میں نہیں اُگتا جہاں شرک حسد اور ریا کے کانٹے موجود ہوں۔ آپ نے ملاحظہ فرمایا یہ کتنی سادہ اور دل نشیں تعلیمات ہیں، نہ کوئی فلسفہ بگھارا گیا ہے نہ ان میں کوئی فقہی موشگافی کی گئی ہے۔ بس معاشرے کی نبض پر ہاتھ رکھ کر ان روحانی امراض کی تشخیص کی گئی ہے۔

حضرت شیخ العالم نے پوری زندگی خدمت دین کے لئے وقف کی۔ شب و روز کی محنت شاقہ سے نیریاں شریف کو جنگل میں منگل بنایا۔ ایک یادگار یونیورسٹی قائم کی۔ میڈیکل کالج، مدارس، مساجد اور خانقاہوں کو تعمیر کیا۔ زلزلہ زدگان کی مثالی معاونت فرمائی۔ کبھی کبھی تو عقل حیران ہوتی ہے کہ یہ سب مصارف کیسے پورے ہو رہے ہیں۔ باکمال لوگ فقط تاریخ اسلام کے گذشتہ ادوار میں ہی نہیں گزرے۔ ہمارے زمانے میں بھی موجود رہے۔ مگر اس کیلئے دیکھنے والی آنکھ کی ضرورت ہے وہ آنکھ جو ظاہر سے

نہیں باطن کے نور سے روشنی اور جلا پاتی ہے۔

میرے جمعہ کے بیان میں مرحوم بزرگوں کا تذکرہ سن کر اکثر احباب پوچھتے ہیں کہ کسی ظاہری دنیا میں زندہ بزرگ کا بھی پتہ دو، تو میں انہیں قبلہ شیخ العالم کا پتہ بتاتا، کہ اللہ والوں کو دیکھنے کی تمنا ہو تو آپ کو دیکھیں۔ افسوس کہ یہ بزرگ بھی اب اٹھتے چلے جا رہے ہیں۔ اہل حال کم ہیں اہل قال بہت! حق تعالیٰ شیخ العالم کے فیض اور مشن کو ہمیشہ جاری رکھے۔

معشوق ریاض اٹھ گئے اس بزم سے کیا کیا
جاتی ہوئی دنیا ہے رہے نام خدا کا

المدینہ لائبریری
کتاب نمبر ____
P-90 بازار نمبر 2 مرضی پورہ
نڑوالا روڈ فیصل آباد
0321-7031640,0324-4630308
pdfelement

Remove Watermark Now

مرشد کریم رحمۃ اللہ علیہ ایک ہمہ جہت شخصیت

از: حافظ محمد عدیل یوسف صدیقی

مدیر اعلیٰ، مجلہ محی الدین فیصل آباد

ان کا سایہ اک تجلی ان کا نقش پا چراغ

وہ جدھر سے گزرے روشنی ہوتی گئی

علمی وسعتوں، روحانی مسرتوں، فکری گہرائیوں اور نظریاتی رفعتوں کی حامل شخصیات وصال فرمانے کے بعد بھی روح پر چھائی رہتی ہیں۔ آفاقی اور عالمگیر سوچ کے لوگ روز روز پیدا نہیں ہوا کرتے۔ برسوں فطرت کسی غزالی، رومی اور سیوطی کے انتظار میں رہتی ہے پھر جا کر قدرت کو اس کی بے بسی پر رحم آتا ہے اور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ جیسا ہیرا اگل دیتی ہے جو اپنی ضیاء پاش کرنوں سے یاس و قنوطیت کی ظلمتوں کو نور کر دیتا ہے حضرت اقبال نے خوب فرمایا تھا۔

عمر ہا در کعبہ و بت خانہ می نالہ حیات

تا ز بزم عشق یک دانائے راز آید بروں

یہ وہ دانائے راز، فطرت کے اسرار و رموز سے آگاہ، جس کی فکر شبنم کی طرح پاکیزہ، نظر کیمیا اثر، علم سمندر کی مانند، ایک فرد کا نہیں ملت کا درد رکھنے والی ہستی، ستاروں کی طرح ضیاء بار، مجدد دین، نباض عصر، عظیم مدبر، پیکر شفقت و محبت، سفیر عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، حضرت علامہ خواجہ پیر محمد علاؤالدین صدیقی رحمۃ اللہ علیہ کی ذات ستودہ صفات ہمہ جہت شخصیت تھی۔ عظیم مذہبی سکالر مولانا محمد اشرف قریشی

صاحب (برمنگھم) نے حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ سے پہلی ملاقات پر ایک مدلل جامع کتاب تصنیف فرمائی جس میں کیا خوب ذکر جمیل کیا۔

آفتاب صفت پیشانی، مہتاب صفت چہرہ جیسے چاندنی کا پھول، پیشانی پر متبسم ستاروں جیسی فرخندگی، گہری سوچ میں ڈوبی صبح آسا روشن آنکھوں کے نیچے نوکدار سی ناک، گول ٹھوڑی پر پھیلی مسنون گھنی داڑھی، صحراؤں وسعتیں لئے ہوئے کھلا سینہ، نظر میں کشمیر کے شیریں چشموں جیسی پاکیزگی، فلک آسا شہرت، زمین آسا انکسار، ابر آسا سخاوت، گفتگو میں کوہسار آسا پختگی، تیتر آسا لہجہ، رومی آسا تمکن کے ساتھ گفتگو اور زائرین کے ساتھ پدر آسا شفقت۔

سُبْحَانَ اللهِ مَا أَبْلَجَكَ مَا أَدْعَجَكَ مَا أَفْلَجَكَ

سبحان اللہ: کیسا ہشاش بشاش وبارونق چہرہ ہے۔ کیسی سیاہ و کشادہ آنکھیں اور کیسے خوبصورت و ریخ دار اور چمکتے دانت ہیں۔

ایں است کہ خوں خوردہ و دل بردہ بسے را

بسم اللہ گر تاب نظر ہست کسے را

یہ وہی تو ہیں کہ جنہیں دیکھ کر رگوں میں خون خشک اور سینے سے دل باہر آجاتا ہے اگر تمہاری نظر میں تاب نظارہ ہے۔ تو بسم اللہ آؤ شرف زیارت حاصل کرلو۔

یکم جنوری 1938ء 28 شوال 1356ھ نیریاں شریف کی سرزمین پر ولادت باسعادت ہوئی۔ ابتدائی تعلیم اپنے والدِ گرامی حضرت خواجہ غلام محی الدین غزنوی رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل فرمائی مروجہ علوم وفنون کے حصول لئے مرشدِ گرامی کے خلیفہ

Remove Watermark Now

تی ہدایت الحق سے کتب متداولہ میں سے خاص طور پر مشکوٰۃ المصابیح اور تفسیر جلالین پڑھی ہیکلی میں ہدایہ شریف کے مشکل مراحل طے کرنے کے بعد تکمیل درسیات کے لئے جامعہ نعیمیہ لاہور مفتی محمد حسین نعیمی ؒ سے اکتساب فرمایا۔قرآن فہمی کے ذوق کی تکمیل کے لئے علامہ عبدالغفور ہزاروی ؒ وزیر آبادی کی مسند علم سے فیض یاب ہوئے اور دورہ حدیث شریف کے لئے محدثِ اعظم پاکستان مولانا سردار احمد ؒ کے پاس فیصل آباد پہنچے جہاں حدیث پڑھائی ہی نہیں جاتی تھی وجدان بھی عطا کیا جاتا تھا۔دستارِ فضیلت حاصل فرمائی ۔تکمیل علم کے بعد مرشد گرامی حضرت خواجہ غلام محی الدین غزنوی ؒ سے خلافت پانے کے بعد ترویج علم اور خدمت خلق کو مشن بنا کر ایک ایسے سفر کا آغاز کیا کہ علمی ،دینی ،سماجی خدمات صبح قیامت تک اس روشنی کے مینار کی عظمت کا پتہ دیتی رہے گی ۔1966ء میں برطانیہ کا پہلا دورہ کیا اس دیارِ غیر میں صدائے حق بلند کی اور بے شمار لوگوں کو اسلام کا نور عطا فرمایا۔برطانیہ کے علاوہ یورپ کا تفصیلی دورہ فرمایا۔ناروے ،کینیڈا اور امریکہ کے تبلیغی دورے فرما کر اللہ ہو کی صدائیں بلند کیں۔ان تبلیغی دوروں کے دوران کثیر تعداد یورپین باشندے حلقہ ارادت میں داخل ہوئے ۔وطن عزیز پاکستان اور آزاد کشمیر میں کثیر تعداد مساجد اور دینی مدارس قائم فرمائے ۔جہاں جدید وقدیم تعلیم کا حسین امتزاج موجود ہے۔ترویجِ علم کا عظیم مشن لے کر بڑھتے چلے گئے اور 1988ء میں محی الدین اسلامی یونیورسٹی نیریاں شریف آزاد کشمیر کا سنگِ بنیاد رکھا۔جہاں سے علم وفضل کی تعلیم جاری ہے ۔وادی کشمیر میں میڈیکل کالج نہیں تھا آپ ؒ نے میر پور، آزاد کشمیر میں محی الدین اسلامی میڈیکل کالج اور ہسپتال قائم فرمایا ۔جہاں

سے آج بھی اور قیامت تک انشاء اللہ انسانیت کو نفع ملتا رہے گا۔

تراڑکھل آزاد کشمیر میں محی الدین ہسپتال زیر تعمیر ہے اور مرشدِ کریم ؒ کے لختِ جگر سجادہ نشین حضرت علامہ ڈاکٹر پیر محمد سلطان العارفین صدیقی صاحب اور صاحبزادہ علامہ پیر نور العارفین صدیقی صاحب کی کامل توجہ سے ،بہت جلد مکمل ہوگا۔

مفلوک الحال مخلوق خدا کی خدمت کے لئے محی الدین ٹرسٹ قائم فرمایا۔ہزاروں متاثرین زلزلہ نے اپنا وقار حیات حاصل کیا ۔ڈیرہ غازی خان میں پیاسے لوگوں کے لئے جو پانی جیسی عظیم نعمت سے محروم تھے ۔ٹیوب ویل لگوائے۔یو کے میں انٹرنیشنل محی الدین گرلز کالج جامعہ محی الدین صدیقیہ برمنگھم اور ایڈن براہ، اولڈہم کے تعلیمی ادارے آپ ؒ کے کارہائے نمایاں ہے۔

قرآن وسنت کا فیضان عالم اسلام اور غیر مسلموں کے گھروں تک پہنچانے کے لئے نور ٹی وی چینل کا قیام عظیم تحفہ ہے۔اور مولانا روم ؒ کی مثنوی کے بے مثل مدرس بن کر عوام و خواص کو شراب معرفت کے جام پلائے ۔تحفظ ناموس رسالت ﷺ تحریک چلائی اور تمام مکاتب فکر کو اکٹھا کر کے سیاوت فرمائی۔16اکتوبر 2012ء لندن کے پارلیمنٹ ہاؤس کے باہر 20ہزار سے زائد مسلمانوں کا پرامن احتجاجی مظاہرہ کیا۔11اکتوبر 2012ء میں آپ ہی پہلے مردِ حق ہیں۔جنہوں نے سب سے پہلے ناموسِ رسالت ﷺ کے تحفظ کے لیے ہائی کورٹ میں کیس دائر کیا اور 30اکتوبر 2012ء کو آپ ؒ وہ پہلے مسلم لیڈر ٹھہرے جنہوں نے برطانیہ کے پرائم منسٹر ڈیوڈ کیمرون کے ساتھ اپنے موقف کو بیان کیا۔

ہم جس زاویہ سے مرشد کریم ؒ کو دیکھیں ۔صفِ اول کے

pdfelement

Remove Watermark Now

پیر طریقت، رہبر شریعت اور میر کارواں نظر آتے ہیں۔ آپ کی دینی تعلیمی اور فلاحی خدمات سے زمانہ متاثر ہوا۔ اپنے شاداں ہیں تو غیر بھی مساعی جمیلہ کے معترف۔

اُٹھ کر اب بزم جہاں کا اور ہی انداز ہے
مشرق و مغرب میں تیرے دور کا آغاز ہے

حضور قبلہ عالم ؒ ہر ملنے والے سے حد درجہ شفقت سے پیش آتے۔ مسکرا کے بات فرماتے آنے والا اپنا آپ آپ ؒ کے حوالے کر دیتا اور ہر مرید یہ جانتا کہ مرشد کریم کی شفقت مجھ پر سب سے زیادہ ہے۔ وہ اگر آشنا سے گفتگو فرماتے تو نہ آشنا سے بھی حال دل معلوم فرماتے۔ بڑوں کو احترام دیتے اور چھوٹوں پر بھی خصوصی شفقت اور نظر فرماتے۔ شریعت مطہرہ ہمیشہ پیش نظر رہی۔ اوراد و وظائف سے بڑھ کر شریعت مطہرہ کی متابعت پر زور دیتے رہے۔ حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی ؒ آپ کے محبوب اکابر میں سے ہیں۔ 3 فروری 2017ء 6 جمادی الاول 1438ھ بروز جمعۃ المبارک سفر آخرت کا دن تھا ہر ایک آنکھ اشک بار تھی علماء مشائخ سمیت احباب محبت غم زدہ تھے۔ اور ابر کرم پھوٹ پھوٹ کر رو رہا تھا ۔ انسانی سروں کا ایک بحرِ طلاطم تھا جو اپنے جذبات پر قابو نہ رکھ سکا تھا۔ حتی کہ چشم فلک میں بھی تاب نظارہ نہ تھی۔ 4 فروری بروز ہفتہ برمنگھم کے آسٹن پارک میں جہاں مرشد کریم ؒ انٹرنیشنل محفل میلاد مصطفی ﷺ کا سالانہ انعقاد فرماتے۔ اسی جگہ حضرت صاحبزادہ علامہ پیر نور العارفین صدیقی صاحب نے نمازِ جنازہ پڑھائی۔ یو کے کی تاریخ کا پہلا اتنا بڑا جنازہ تھا۔ پانچ فروری 2017ء نیریاں شریف کی سرزمین پر حضرت صاحبزادہ پیر محمد سلطان العارفین صدیقی صاحب نے نمازِ جنازہ

پڑھائی۔ علماء مشائخ کرام اور تمام مکاتب فکر کے کثیر تعداد لوگ نمازِ جنازہ میں شامل ہوئے۔ سابق وزیر اعظم آزاد کشمیر سردار عتیق خان مرشد کریم ؒ کے جسدِ مبارک کو راول پنڈی سے نیریاں شریف لائے۔ حضور مرشدِ کریم ؒ اپنے والد گرامی حضرت خواجہ غلام محی الدین غزنوی ؒ کے مزار مبارک کے احاطہ میں تہہِ خاک آسودہ ہوئے۔ لازوال دینی خدمات علمی میکدے شاہکار ہیں جن کے لئے آپ نے خون جگر صرف کیا۔ چند الفاظ میں آپ کی خدمات کا احاطہ ناممکن ہے۔ رہتی دنیا تک آپ کی شفقتوں، آپ کے جملوں، استعاروں، تشبیہات اور الفاظ کی مٹھاس دلوں کو گرماتی رہے گی۔

قائم ان سے علم و ادب کی روایتیں
وہ کیا گئے گویا بہاریں اُجڑ گئیں

آپ کے شہزادگان عالم فاضل متقی شفیق اور مرشد کریم ؒ کی مشن پر عمل پیرا ہونے کے لیے سرگرم ہیں۔ میرا وجدان کہتا ہے کہ فیضان صدیقی جاری رہے گا۔ انشاء اللہ

pdfelement
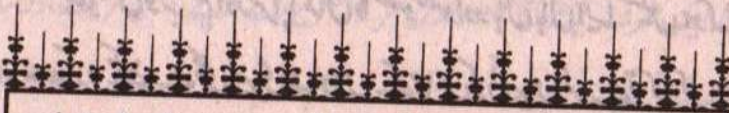
ماہنامہ محی الدین گوجر خان میں حاصل کرنے کے لیے رابطہ!
محمد نصیب بٹ صدیقی صاحب: 0345-5585090

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

آہ! مجدد العصر کا وصال

از: پروفیسر عبدالخالق توکلی صاحب

قطب العالم محبوبِ الٰہی، حاملِ اوصافِ حمیدہ، عاداتِ پسندیدہ، بے مثل شارح مثنوی شریف مولانا رُومی علیہ الرحمۃ حضرت پیر علاؤ الدین صدیقی ﷫ کی ذاتِ گرامی ایسی نہیں جو تعارف کی محتاج ہو، عوام خواص میں کوئی ایسا نہیں جو آپ کی ذاتِ اقدس اور نامِ نامی سے واقف نہ ہو۔۔۔۔آپ ﷫ کی مجلس میں روح پرور سماں ہوتا تھا۔

توکل، صبر وقناعت سخاوت، ریاضت، وسعت نظری، فِقہ، حدیث، تفسیر، (عدالت)، ثقافت، فہم وفراست، کشف، کرامات، مقامِ رضا، مثنوی معنوی کی شرح میں آپ کی کوئی نظیر نہیں ملتی۔

بھلا جس نورِ مجسّم اور سراپا کمال کا عضو عضو اور بال بال ایسا حسین ہو کہ عمر بھر ٹکٹکی باندھ کر دیکھنے سے بھی سیری نہ ہو اس کے محاسن کوئی بیان کرے تو کیا کرے؟

فدا ہوں آپ کی کِس کِس ادا پر
ادائیں لاکھ اور دل بیتاب ایک

آپ نسبت نقشبندی مجددی موہڑوی سے مالا مال تھے۔ اگرچہ فیوض وبرکات تمام سلاسل کے بزرگوں سے حاصل تھے۔آپ بلاشبہ مفتیٔ محقق، عالم باعمل، عالم راسخ، صاحب مرتاض وصاحبِ مشاہدہ صوفی بھی تھے۔آپ کی ذات برکات پر انوار کا ورود ہوتا تھا اور اسرار کا انکشاف،۔۔۔۔آپ ان اشعار کے کماحقہٗ، بمصداق تھے:

تُوری وخاکی نہادؔ بندۂ مولائے صفات
ہر جہاں سے غنی اس کا دل بے نیاز
اس کی امیدیں قلیل اس کے مقاصد جلیل
اس کی ادا دلفریب اسکی نگاہ دلنواز

راقم کو علامہ حافظ عدیل یوسف صدیقی دامت برکاتہم العالیہ (عظیم اور مخلص خلیفہ رمز شناس) دربار نیریاں شریف لے گئے۔ پہلی بار قبلہ پیر دستگیر نے خصوصی شفقت فرماتے ہوئے اپنے پاس بٹھایا، واپس روانگی پر ایک ہزار روپے بھی عنایت فرمائے۔ دوسری بار حضور ﷫ نے اپنے خاص حجرہ مبارکہ میں بٹھایا اور پُر تکلف چائے پیش فرمائی۔ تیسری بار راقم کو پُر کیف محفل میں مائیک پر بلایا گیا۔ راقم نے چند کلمات عرض کئے اور ایک طرف بیٹھنے لگا حضور قدس سرّہ العزیز نے اپنے بالکل قریب اور سامنے بیٹھنے کا ارشاد فرمایا۔

وصال پاک پر چند جملے:۔

ضرورت جتنی بڑھتی ہے صبح روشن کی
اندھیرا اور گہرا اور گہرا ہوتا جاتا ہے

تین فروری 2017ء بوقت عصر T.V. پر راقم نے پٹی پڑھی "پیر علاؤ الدین صدیقی صاحب علیل ہیں.... دعائے صحت فرمائیں" راقم پریشان ہوا پھر نماز مغرب کے بعد

Remove Watermark Now

یہ روح فرسا خبر سُنی کہ حضرت صاحب وصال فرما گئے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ راجعون ۔
کلیجہ ڈھک سے رہ گیا۔ صدمہ سے سانس رکتا معلوم ہوا۔ آنکھوں کے سامنے اندھیرا
سا چھا گیا۔ ذہن میں آیا ''بس طریقت دی وسدی جھوک اجڑ گئی اے''۔ قارئین
کرام! یقین فرمائیں اس دن سے تا حال دل افسردہ ہے' غمزدہ ہے۔ زمانے نے ان
کو ہم سے چھین لیا یہ تو اس کے بس کی بات تھی لیکن ان کی یاد کو چھیننا یہ کسی کے بس کی
بات نہیں ہے۔

کون کھو سکتا ہے دل سے ان کی یاد
جس کا ایماں ہوگئی ہو ان کی یاد

موت وقیادت کا سلسلہ تو روزِ ازل سے چلا آیا ہے اور ابد تک رہے گا یہ اٹل قانون ہے۔

جز ذات خداوند کہ ہے دائم و قائم
دنیا میں سدا کوئی رہا ہے نہ رہے گا

دنیا میں جو آیا ہے وہ ایک دن مِٹ جانے کے لیے آیا ہے۔ لیکن بعض
موتیں ایسی ہوتی ہیں کہ جن کا زخم زمانہ صدیوں تک نہیں بھلا سکتا۔ جس طرح جینے
والے کئی طرح کے ہوتے ہیں۔ اسی طرح مرنے والے بھی کئی قسم کے ہوتے ہیں۔
زندگی کے ڈھنگ گونا گوں ہیں۔ تو موت کے انداز بھی رنگا رنگ ہیں۔ ایک وہ لوگ
ہیں جو زندگی کی بھیک مانگتے مانگتے ختم ہو جاتے ہیں اور ایک وہ بھی ہوتے ہیں جو
لڑتے لڑتے موت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر زندگی گزارتے ہیں اور ایک وہ
ہوتے ہیں جو مرنے سے پہلے ہی اپنے مولا وحدہٗ لاشریک اور اپنے آقا جناب سیّد
المرسلین ﷺ کی محبت و اطاعت میں مر مٹتے ہیں۔ یہ اس شان و شوکت سے مرتے

ہیں کہ اس موت سے یہ اور زندہ ترین ہو جاتے ہیں اسی لئے ان کی موت کو وصال
سے تعبیر کیا جاتا ہے اور اس دن کو یوم العروس کہا جاتا ہے۔

زندہ آں است کہ یا دوست وصالے دارد

اس قسم کے لوگوں کے کارنامے تاریخ اپنے دامن میں سمیٹتی ہے ان کی عظیم روحوں
کے مزار اپنے سینے پر بناتی ہے اور وہ روحیں رہتی دنیا تک اپنی عظمت کے مناظر دیکھتی
رہتی ہیں۔

بعد از وفات تربتِ ما در زمیں مجو
در سینہ ہائے مردمِ عارف مزارِ ما است

اور

تُو زندہ ہے، واللہ تُو زندہ ہے واللہ
میری چشمِ ظاہر سے چھپ جانے والے

pdfelement

شیخ طریقت و معرفت وحقیقت و ترجمان حقائق، بے مثل شارح مثنوی
شریف نے تبلیغ دینِ اسلام اور رفاہِ عامہ کیلئے بہت سے کام کر گئے۔ اسلام اور
ملت واسلامیہ کی اصلاح وفلاح کیلئے زندگی وقف کر رکھی تھی۔ آپ صرف پاکستان
میں ہی نہیں پوری دنیا میں علم وعرفان کے آفتابوں اور ماہتابوں کی یادگار تھے۔

رو رہی ہے آج اک ٹوٹی ہوئی مینا اسے
کل تلک گردش میں جس ساقی کے پیمانے رہے

راقم بے مایہ نے برمنگھم شہر میں آنجناب قدس سرّہ کے جنازہ کا منظر
T.V. پر دیکھا۔ مخلوق کا انبوہ کثیر تھا۔ سینکڑوں جید علماء کرام وصوفیاء عظام بھی موجود

Remove Watermark Now

تھے۔ ہر علماء کو دو دو منٹ اپنے تاثرات کے اظہار کے لئے دئے گئے۔ اتفاقیہ پاکستان کے مفتیٔ اعظم جناب مولانا منیب الرحمٰن صاحب بھی وہیں تھے انہیں کھلا ٹائم دیا گیا۔ انہوں نے حضرت صاحب قدس سرّہ کے کارناموں بلند وسیرت پر تفصیلی روشنی ڈالی اور (راقم .T.V کے سامنے روتا رہا) تابوت شریف کی آزاد کشمیر میں نیریاں شریف لایا گیا۔ جنازہ بھی پڑھا گیا۔ دور دراز سے بے شمار عوام وخواص جنازہ میں شامل تھے۔ آپ کو حضرت جناب غلام محی الدین غزنوی موہڑوی رحمۃ اللہ علیہ کے پہلو میں دفن کیا گیا۔

دفن ہوگا نہ کہیں ایسا خزانہ ہرگز

اس پائے کا ولی اللہ اب شاید چراغ لے کر ڈھونڈنے سے بھی نہ مل سکے۔ دنیا اس حقیقت کی کو کبھی نہیں بھلا سکتی۔

کبھی کبھی تو اس مشتِ خاک کے گرد
طواف کرتے ہوئے ہفت آسماں گزرے ہیں

عوام وخواص، علماؤ، صوفیاء، مبلغین، سجادہ نشین حضرات اِس حقیقت سے ہرگز بے خبر نہیں کہ اس مردِ درویش اور بے ریا فقیر نے ہرکس وناکس کے دل میں اپنا گھر بنا رکھا تھا۔ آپ کے نور .T.V چینل کو پوری دنیا دیکھتی رہی ہے) اور مثنوی شریف کے درس سنتی رہی ہے۔ فیض یاب ہوتی رہے ہے۔ آپ نے اپنی مقدس زندگی میں لاکھوں انسانوں کی روحانی اقدار پر تربیت فرمائی۔ مثنوی شریف کے اسرار و اموز سے دنیا کو آگاہی بخشی، چند فقروں میں تہ تک پہنچا دینا آپ کے وہبی علوم میں ایک خاص کمال تھا۔ آپ کی ذات سے ملت کی ایک عظیم تاریخ وابستہ تھی۔ آپ ایک شخص نہ تھے بلکہ

ایک تاریخ تھے۔ تزکیہ نفس، علم وفضل، تقویٰ وطہارت، ذہانت، فطانت اور تحریر و تقریر کی ایک جامع چلتی پھرتی جیتی جاگتی تصویر تھے۔ پاکستان میں اور برطانیہ میں آپ کے آستانے قدیم و جدید لوگوں کے لئے ایک سنگھم تھے۔ ایک طرف علماء وفضلاء وصوفیاء، مبلغین اور طالبین دین کا جمگھٹا رہتا تھا تو دوسری طرف مغربی، یونیورسٹی کے گریجوایٹوں کا بھی تانتا بندھا رہتا تھا۔

چھپے تھے تجھ میں وہ لاکھوں گہرائے مجمع خوبی
ملاقاتی تیرا گویا بھری محفل سے ملتا تھا

اور

ھمہ دیں وہ قبر میں کیا گئے ہمیں زیر خاک سُلا گئے
راہِ دین سب کچھ دکھا گئے مگر آگ دل میں لگا گئے

دل مضطرب کا نہ پوچھ حال کروں کس زباں سے بیاں ملال
وہ محبوبِ عالم خوش خصال ہمیں آٹھ آنسو رُلا گئے

pdfelement

Remove Watermark Now

پیر محمد علاؤالدین صدیقی رحمۃ اللہ علیہ مسیحائے امت تھے

از: صاحبزادہ رضا المصطفیٰ نوری صاحب
جامعہ قادریہ رضویہ (ٹرسٹ) فیصل آباد

شیخ العالم پیر محمد علاؤالدین صدیقی رحمۃ اللہ علیہ سجادہ نشین آستانہ عالیہ نیریاں شریف آزاد کشمیر کا شمار دورِ حاضر کی ان عظیم شخصیات میں ہوتا ہے جن کے انتقال سے عالم اسلام کو ایسا ناقابل تلافی نقصان پہنچا ہے جس کا خلاء صدیوں بعد بھی پورا نہیں کیا جاسکتا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ بیک وقت ایک جید عالم دین، کامل صوفی اور عالمی مبلغ اسلام تھے۔ آپ نے پوری زندگی میں اسلام کا علم بلند کیا اور متعدد ممالک میں مساجد و مدارس کی تعمیر فرمائی شیخ العالم پیر محمد علاؤالدین صدیقی رحمۃ اللہ علیہ حضور محدث اعظم پاکستان مولانا سردار احمد رحمۃ اللہ علیہ کے فیض یافتہ بزرگوں میں سے تھے۔ جن دنوں پیر صاحب حضور محدث اعظم سے زانوئے تلمذ طے کر رہے تھے ان دنوں والد گرامی قبلہ شیخ الحدیث علامہ شاہ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ علم حدیث کی خدمت پہ معمور تھے اور پیر صاحب نے حضور شہید اہلسنت سے بھی اکتساب فیض کیا اور پھر محبتوں کا یہ رشتہ بڑھتا چلا گیا اور جب بھی فیصل آباد تشریف لاتے جامعہ قادریہ تشریف لاتے اور خوب محبتوں سے نوازتے اور محبتوں کا یہ رشتہ کوئی سال دو سال کی بات نہیں بلکہ یہ مراسم کئی سالوں پر محیط تھے۔ محی الدین اسلامک یونیورسٹی نیریاں شریف کی بنیاد رکھی تو ایک ایسا علاقہ جہاں علم و حکمت کی اشد ضرورت تھی اور طلبہ کو اکتساب فیض کیلئے دور دراز کے علاقوں سے سفر طے کرنا پڑتا تھا مگر محی الدین اسلامک یونیورسٹی نیریاں شریف کی بنیاد سے اہل علاقہ ہی نہیں بلکہ پوری دنیا کے لیے ایک چشمۂ علم و حکمت ثابت ہوئی اور لاکھوں لوگ آج تک

اکتساب فیض کر چکے ہیں۔ برادر اکبر صاحبزادہ عطاء المصطفیٰ نوری رحمۃ اللہ علیہ کئی بار محی الدین اسلامک یونیورسٹی نیریاں شریف تشریف لے گئے ایک بار جب واپس تشریف لائے تو فرمایا کہ محی الدین اسلامک یونیورسٹی نیریاں شریف تازہ ہوا کا ایک جھونکا ہے۔ ہمارے دیرینہ دوست ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی صاحب محی الدین اسلامک یونیورسٹی نیریاں شریف کے وائس چانسلر منتخب ہوئے اور ایسا علمی و فکری مرکز بنایا جہاں سے امت مسلمہ کی ایک بہترین راہنمائی کا حق ادا ہوا۔ آج کل ہمارا خانقاہی نظام بگڑ رہا ہے اور روحانی اقدار پامال ہو رہے ہیں پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے دور حاضر میں خانقاہی نظام کے ارتقا اور تجدید میں اہم کردار ادا کیا آپ نے پوری دنیا میں نور ٹی وی (لندن) کے ذریعے درسِ قرآن کریم اور مثنوی شریف کے ذریعے امت مسلمہ پر بہت بڑا احسان فرمایا اور نور ٹی وی کے ذریعے تصوف کے اہم ترین موضوعات پر گفتگو فرمائی جو طالبانِ علم و حکمت کے لیے ایک قیمتی اثاثہ ہیں ملک بھر کی بہت سی یونیورسٹیز میں ان پر ایم۔اے، ایم۔فل کے مقالات بھی تحریر کیے گئے۔

پیر صاحب صاحبِ دانش و بصیرت خطیب بھی تھے مشکل ترین موضوعات پر ایسی شستہ گفتگو فرماتے کہ سامعین دنگ رہ جاتے۔ صاحبزادہ عطاء المصطفیٰ نوری رحمۃ اللہ علیہ کی دعوت پر 92HD کے پروگرام صبح نور میں "اسلام اور تصوف" کے موضوعات پر ایک شاندار گفتگو فرمائی جس کو بہت پذیرائی ملی اور چینل نے وصال کے دوسرے دن اُسے نشر بھی کیا اس گفتگو میں پیر صاحب نے تصوف پر کیے گئے اعتراضات کا احسن انداز کے ساتھ جواب دیا۔

شیخ العالم پیر محمد علاؤالدین صدیقی رحمۃ اللہ علیہ 2015ء میں جامعہ قادریہ رضویہ تشریف لائے تو جامعہ قادریہ رضویہ (ٹرسٹ) کے تمام علمی و تحقیقی شعبہ جات کا تفصیلی

pdfelement

Remove Watermark Now

دورہ فرمایا اور انتہائی خوشی ومسرت کا اظہار فرمایا۔فیض رضا پبلیکیشنز کے احباب ہارون الرشید،عدیل الرحمن اطہر ودیگر کے اصرار پر ایک پیغام ریکارڈ کروایا (جس کی ویڈیو بھی موجود ہے) جس کے چند اہم امور کو احاطہ تحریر میں لانے کی کوشش کرتے ہیں تا کہ پیر صاحب کے قیمتی الفاظ صفحہ قرطاس پر منتقل ہو جائیں۔قبلہ شیخ العالم پیر محمد علاؤالدین صدیقی رحمۃ اللہ علیہ نے تاثرات دیتے ہوئے ارشاد فرمایا۔

مدارس کا مقصد امام الانبیاء ﷺ کی محبت کا فروغ ہے جو مدارس محبت رسول ﷺ کا درس نہیں دیتے وہ مدارس ادارے نہیں بلکہ دین میں خسارہ کا باعث ہیں آپ نے جو ادارہ قائم کیا درحقیقت یہ اس محبت رسول ﷺ کا آئینہ دار ہے جو آپ کو والدین اور مشائخ سے وراثت میں ملا ہے میں خراج تحسین پیش کرتا ہوں اور میں دیکھ رہا ہوں کہ جامعہ قادریہ رضویہ (ٹرسٹ) مائل بہ عروج ہے یعنی دن بدن ترقی کی منازل طے کر رہا ہے اور اس میں شعبہ جات کا اضافہ ہو رہا ہے جو قابل تعریف ہے۔جامعہ قادریہ رضویہ (ٹرسٹ) کے ادارہ فیض رضا پبلیکیشنز کو دیکھ کر بہت خوشی ہوئی کہ آپ نے جو کام کیا مجھے بہت خوشی ہے کہ آپ نے دین اسلام اور قرآن کریم کی جو خدمت کی ہے اس پر میں خوش بھی ہوں ، متاثر بھی اور مانوس بھی اور مزید کامیابیوں کے لیے دعا گو بھی ہوں اور میں ان شاء اللہ کوشش کروں گا کہ جس زبان میں ترجمہ ممکن ہو آپ سے تعاون کروں گا تا کہ پوری دنیا میں اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی فکر پہنچ پائے اور پھر جامعہ قادریہ رضویہ (ٹرسٹ) کیلئے خصوصی دعائیں فرمائی۔شیخ العالم پیر محمد علاؤالدین صدیقی رحمۃ اللہ علیہ جیسی شخصیات عالم اسلام کا قیمتی اثاثہ ہیں جن کی علمی و روحانی کاوشوں کو صدیوں یاد رکھا جائے گا۔

شفیق شخصیت

پیر محمد نقیب الرحمٰن صاحب
سجادہ نشین دربار عالیہ عیدگاہ شریف

قبلہ حضرت خواجہ پیر علاؤالدین صدیقی رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت اتنی شفیق اس قدر محبت والی ان کی زندگی کے جس پہلو سے بھی دیکھیں روحانی معاملات ان کے دیکھے (سبحان اللہ) علمی طور پر دیکھے جو کہ عام مخلوق کو بھی نظر آتا تھا سامنے جس مقام پر بھی جہاں بھی گفتگو فرماتے تھے ایک کیفیت طاری ہو جاتی تھی لوگوں کے اوپر اصلاحی کاموں کے حوالوں سے،فلاحی کاموں کے حوالے سے وہ جو اصل خانقاہ کا مشن وہ پیر صاحب کی ذات میں ہمیں نظر آتا تھا پیر صاحب کے پاس آنے والا ان کی شخصیت سے بھی متاثر ہوتا تھا اور فقیر کو تو خاصا موقع ملا کہ ان کے ساتھ مختلف مقامات پر جتنی شفیق شخصیت ان کی میں نے پائی جتنی پیار کرنے والی شخصیت پائی فی زمانہ بہت کم لوگ ایسے نظر آتے ہیں۔ان کو ایک ہی ہر وقت ایک ہی چیز ذہن میں اُن کے ہوتی تھی کہ مخلوق خدا کی خدمت جس کے حوالے سے آپ کو نظر آتا کہ میڈیکل کالج بن رہا ہے، کہیں یونیورسٹی بن رہی ہیں۔کہیں لنگر کا کام ہو رہا ہر حوالے سے ان کی زندگی کو دیکھا جائے تو ہر وقت ہر لہٰذا ہر حال میں انہوں نے مخلوق خدا کی خدمت کی ہے خانقاہی نظام کو اگر بندہ صحیح معنوں میں دیکھنا چاہے تو پیر صاحب کی گرد ونواح میں جو بھی بیٹھا جب بھی بیٹھا کی اس کو ان کی شخصیت سے اس طرح سے متاثر ہوا اور متاثر ہونے کے بعد جو کہ اولیاء اللہ کا کام ہے کہ لوگوں کا تعلق مدینہ پاک سے

pdfelement

Remove Watermark Now

جوڑا جائے رسول اللہ ﷺ کی ارفاء واعلیٰ تعلیمات درحقیقت خانقائی نظام نظر آتی ہے اور قبلہ پیر صدیقی صدیقی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ہمیشہ اس پر توجہ دیں کہ شریعت مطہرہ آپ علیہ السلام کے دربار پاک کی ارفاء واعلیٰ کی تعلیمات ہے کہ محبت تقسیم کرنی صلہ رحمی کے بارے میں لوگوں کو بتاتا ایک دوسرے کو قریب لانے کی کوشش کرنا تو پیر صاحب الحمد للہ ہر حوالے سے اور یقینی طور پر مجھے یہ کہنے میں کوئی آڑ نہیں ہے کہ آپ کی شخصیت کا جو خلاء ہے وہ اللہ کے کرم سے پورا ہو سکتا ہے۔ ان کی اولاد الحمد للہ بہت ہی خوبصورت اولاد ہے اور دعا بھی ہے لیکن جب ایسی شخصیت چلی جاتی ہے تو انسان یقینی طور پہ کچھ وقت کیلئے ضرور یہ سوچتا ہے کہ یہ کیسے پر ہوگا؟ قبلہ پیر صاحب کو دیکھا جائے تو انہوں نے اپنی اولاد کی بھی بہت بڑی خوبصورت تربیت کی ہے۔ چینل کے حوالے سے بھی آپ دیکھیں کہ نور ٹی وی پر کس قدر لاکھوں نہیں کروڑوں لوگوں پر آپ نے مدینہ منورہ کی محبت دی مدینہ منورہ کی طرف بلایا۔ اللہ تعالیٰ کے آگے یہی دعا ہے فقیر کی کہ ان کا جو خوبصورت ترین مشن تھا۔ جس کو بڑی ہی کامیابی کے ساتھ آگے لیکر جارہے تھے اللہ تعالیٰ اپنے کرم سے نیریاں شریف میں آپکی اولاد کو اپنی حفاظت میں رکھے۔ توفیق بھی دے کہ وہ اس خوبصورت مشن کی تکمیل کو لیکر آگے سے آگے جائے اور مخلوق خدا کی خدمت جس انداز سے قبلہ پیر صاحب فرمارہے تھے اسی انداز سے ہوتی رہے اور لوگوں کا تعلق مدینہ پاک سے اور مدینہ پاک کے وسیلے سے اپنے رب کے ساتھ جڑتا رہے۔

تحریک تحفظِ ناموس رسالت اور حضور شیخ العالم کا کردار

تحریر: پروفیسر کلیم اللہ ضیاء اسلام آباد

مومن کا متاعِ حیات اور سرمایہ جاوید اور حاملِ زندگی سرورِ کائنات حبیب کردگار محبوب پروردگار، احمد مختار جنابِ محمد رسول اللہ ﷺ کی محبت ہوتی ہے۔ وہ اس سامایہ حیات کی حفاظت اپنی جان سے زیادہ عزیز رکھتا ہے کیونکہ خود اللہ کریم نے اپنے محبوب کریم ﷺ کی عزت وناموس کو اپنی تسبیحات وتسلیلات کے ذکر سے پہلے فرمایا۔ کہہ میرے محبوب کی عزت وتوقیر کرو اور بعد میں اپنی تسبیحات کا حکم فرمایا۔ نظام کائنات کی میں وہ ہستیاں خوش نصیب بھی ہیں اور مقدر کے سکندر بھی نہ کہ جن کو حبیب کبریٰ ﷺ کی محبت کی خیرات ملی اور جنہوں نے آقا کریم ﷺ کی عزت وناموس کا تادمِ واپسی پہرہ دیا اور اپنا سب کچھ قربان کردیا۔

مومن کی قوت اور روحِ حیات حضور علیہ صلوٰۃ وسلام کی محبت ہے اور اسے وہ اپنی بقا سمجھتا ہے۔ بقول

زندگی آگ میں جلتی ہے تو جواں رہتی ہے
موت نام ہے ایسی آگ کے بجھ جانے کا

اور یہود وہنود صدیوں کی تحقیق اس نتیجے پر پہنچی کہ وہ کون سی طاقت ہے۔ جو 313 مردانِ خدا کو کفر کے سامنے سینہ تان کے کھڑی کر دیتی ہے۔ جسم کے ٹکڑے ٹکڑے کروانا گوارا کرلیا جاتا ہے اور سولی میں چڑھ کے بھی فداک یا حبیب اللہ کے مستانہ صدا لگانے سے باز نہیں آتا اور جس طرف رُخ کیا جاتا ہے۔ کفرستان کے قلع فتح

pdfelement

Remove Watermark Now

وفطرت کے نعروں سے گونج اٹھتے ہیں۔تو وہ ایک ہی طاقت ہے اور وہ ہے عشق رسولِ عربی ﷺ،تو جب تک مسلمانوں کے دلوں سے یہ طاقت ختم نہ کی جائے اُس وقت تک ابلیسی قوتوں کو کامیابی نہیں مل سکتی۔

بقول اقبال

یہ فاقہ کش موت سے ڈرتا نہیں ذرا
روحِ محمد ﷺ اس کے بدن سے نکال دو
فکر عرب کو دے کر فرنگی تخیلات
اسلام کو حجاز و یمن سے نکال دو

یہ ابلیسی فطرت ہے کہ کائنات میں جب چراغ مصطفوی کی نورانی کرنوں نے اپنے نور سے ظلمت کے گُھپ اندھیریوں کو ختم کر کے ایمان کے نور سے منور کیا تو شرارِ بولہبی اپنی کافرانہ چال سے اُس سراجِ مُنیر کو ختم کرنے کی سر توڑ کوشش کرتا ہے۔لیکن وہ عقل وخرد کے اندھے یہ نہیں جانتے کہ اِس نور بر حق کی حفاظت اور تکمیلیت کا ذمہ اللہ کریم نے خود لیا ہے۔جس کا اعلانِ ذیشان اپنی لاریب کتاب میں فرما رکھا ہے کہ

پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

جب آج سے چودہ سو سال پہلے فاران کی چوٹیوں پہ ظہور قدسی کا یہ چمکتا ہوا نور جہانِ عالم کو ایمان، ہدایت، اخوت، محبت اور تعلق باللہ کے فیضان سے منوّر رہا تو اُسی وقت سے یہود و نصاریٰ اپنی تخریب کاریوں میں سر گرم ہے ۔ عہد، رسالت مآب ﷺ سے ہی یہ سلسلہ جاری ہے کہ حضور علیہ السلام کی عزت و ناموس پر حملے کرتا ہوا نظر آتا ہے۔لیکن الحمد للہ اُس وقت سے لے کر آج تک اور آج سے لے کر صبح

قیامت تک فرزندانِ اسلام اور حضور اکرم ﷺ کے جانثار اللہ کی توفیق اور عطاء ربانی ناموس رسالت کا پہرہ دیتے چلے آرہے ہیں اور تا قیام قیامت اللہ کے محبوب کریم ﷺ کی ناموس کی حفاظت کرتے رہیں گے خواہ انہیں حضرتِ خباب بن الالات اور حضرتِ عمار بن یاسر کی طرح جسم کے ٹکڑے ٹکڑے کیوں نہ کروانا پڑھیں۔

عہدِ حاضر میں جہاں دنیا کی تہذیب وتمدن، ثقافت میں علمی، فکری اور ماحولیاتی تبدیلیاں ہو رہی ہیں۔ وہاں یہود و نصاریٰ نے اپنی جدید فکری سرگرمیاں تیز کر دی ہیں۔جن کا مقصد ایک ہی نقطے پر گامزن ہے۔کہ مسلمانوں کے دلوں سے حضور سید المرسلین وخاتم النبیین ﷺ کی عزت وعظمت اور تعلق حُبی اور عشقی جو روحوں میں سمایا ہے اس تعلق کو کمزور کیا جائے۔کبھی وہ آزادی اظہار کا نام دے کر اور کبھی اپنی ابلیسی حق سمجھ کر جدید وسائل یعنی پرنٹ میڈیا، الیکٹرونک میڈیا کا سہارا لے کر اپنی کارروائیاں کرتے ہیں۔کہیں قرآنِ کریم کی بے حرمتی کر کے اور کبھی کاٹون بنا کے اور کبھی اپنی شیطانی فکر کی ویڈیو فلم بنا کر دنیا کے سامنے رکھتے ہیں۔

ابھی ماضی قریب میں جب امریکہ کی یہودی لابی نے حضور نبی کریم ﷺ کی ناموس کے خلاف ویڈیو فلم بنا کر نشر کی۔تو پوری امت مسلمہ کے دلوں پر لرزہ طاری ہو گیا اور ڈیڑھ ارب مسلمانوں کے جذبات کو للکارا گیا۔

پورے عالمِ اسلام میں علماء حق اور مشائخ عظام نے احتجاج کے ذریعے یہود و نصاریٰ کی شیطانی عمل کی تردید کی اور اپنے آقا و مولیٰ ﷺ کی بارگاہ میں عہد غلامی کیلئے صداء حق بلند کی۔

بلاشبہ تحفظِ ناموس رسالت کیلئے علماء ومشائخ نے بہت سی قربانیاں دی لیکن اس مشن کو

Remove Watermark Now

جس ہستی نے عہدِ حاضر میں عالمی سطح پر بلند کر کے نُقطۂ عروج تک پہنچایا۔ وہ ہستی سفیر عشقِ رسول عربی، مجاہد تحریک تحفظِ ناموسِ رسالت، کشتۂ عشقِ رسول ﷺ، حضور شیخ العالم حضرت پیر محمد علاؤالدین صدیقی نوراللہ مرقدہ کی ہے۔ اللہ کریم نے یہ عزت کا سہرا آپ کے سر پہ سجایا کہ جس ہستی نے پوری زندگی نبی پاک ﷺ کی محبت کو عام کرنے میں بسر کی اور آقا کریم ﷺ کی عزت وناموس کے محافظ اور پہرے دار بن کر رہے اور حالیہ تمام سازشیں جو ناموسِ رسالت کے خلاف ہوئی اُن کے خلاف یورپ کے ایوانوں سے لے کر عالمی عدالت انصاف تک اپنی صدائے حق بلند فرما کر حضور ﷺ سے انہی سچی محبت اور تعلق وقربت کا اظہار فرمایا جو آپ کا ہی خاصہ ہے حضور شیخ العالم رحمۃ اللہ علیہ نے والدِ گرامی حضور غوث الامت حضرت خواجہ محی الدین سرکارِ غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں عرض کی۔ کہ میں برطانیہ جانا چاہتا ہوں۔ وہاں کی سرزمین بہت پیاسی ہے اور ارادت مندوں کا اسرار ہے۔ لیکن حضور غوث الامت نے فرمایا کہ مجھے آپ کی یہاں ضرورت ہے۔ تقاضۂ ادب کہ آپ خاموش ہو گئے۔ لیکن دل میں ایک جذبہ وشوق تھا کہ برطانیہ کی بسنے والے مسلمان جو مغربی یلغار میں رنگے جا رہے ہیں۔ اُن کا عقیدہ، ایمان بچا کر انہیں نبی پاک ﷺ کی سچی غلامی کا درس دینا بھی بہت ضروری ہے۔ آپ لاہور حضور داتا صاحب کی بارگاہِ اقدس میں حاضر ہوئے۔ آپ کی خدمت میں عرضی پیش کی اور مراقبہ فرمایا۔ کنیت مراقبہ میں حضور داتا صاحب نے کمال روحانی شفقتوں سے نوازا اور فرمایا صدیقی صاحب آپ انگلستان جائیں میری دعائیں اور توجہات قدم قدم پہ آپ کے ساتھ ہیں۔ جب اجازت ہوئی تو آپ واپس حضور غوث الامت خواجہ غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدماتِ اقدس

میں حاضر ہوئے۔ جبکہ آپ کے لاہور جانے کا ظاہری طور پر خواجہ غزنوی کو علم نہیں تھا اور آپ راولپنڈی کے قریب چک بیلی خان تشریف فرما تھے۔ تو حضور شیخ العالم کو دیکھتے ہی سرکارِ غزنوی مُسکرائے اور فرمایا۔ کہ آپ بڑی بارگاہ سے اجازت لے کر آئے ہو اب اِدھر سے بھی اجازت ہے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے نورِ نظر لختِ جگر کو دعاؤں کے ساتھ رُخصت فرمایا:

حضور شیخ العالم سب سے پہلے 1966ء میں برطانیہ تشریف لے گئے اور آپ کو یہ اعزاز حاصل ہے۔ کہ برطانیہ کی سرزمین پر آقا کریم ﷺ کے میلاد پاک کا جلوس سب سے پہلے آپ ہی نے نکالا اور عظمتِ مصطفےٰ ﷺ کے جھنڈے کو بلند کیا اور محبت رسول سے انگلینڈ کی سرزمین کو معطر فرمایا۔ 1966ء سے لے کر تادم واپسی آپ نے نہ صرف پاکستان اور برطانیہ بلکہ دنیا کے کونے کونے میں اپنے عظیم مقدس مشن فروغ عشقِ نبی کریم ﷺ کیلئے خدمات سرانجام دیں۔

حضرت شیخ العالم کی خدمات کو چند صفحات یا ایک کتابی شکل میں احاطہ تحریر نہیں لایا جا سکتا۔ آپ نے برطانیہ میں محی الدین ٹرسٹ انٹرنیشنل رجسٹر کروائی۔ جس کے زیرِ انتظام برطانیہ میں سینکڑوں مساجد کا قیام عمل میں لایا گیا۔ ان گنت تعلیمی ادارے، مدارس اور کالجز کا قیام پاکستان اور بیرون ملک قائم فرمائے۔ عالمِ اسلام کے عظیم علمی اور روحانی مرکز دربارِ عالیہ نیریاں شریف میں محی الدین اسلامک یونیورسٹی کا قیام ہوا۔ جو صبحِ قیامت تک علم وعرفان کے نور اور محبتِ الٰہی اور محبت رسول ﷺ کے خزانے کو عام کرتی رہے گی۔

آپ نے جب محسوس کیا کہ اغیار دورِ حاضر کے جدید وسائل کو استعمال کر کے اسلام

pdfelement

Remove Watermark Now

کے خلاف برسرپیکار ہیں۔ تو آپ نے نورٹی وی کا قیام فرما کے پوری اہلسنت کے بااپیں قرض کو اُتارا۔ جو آج بھی 150 ممالک میں محبتِ الٰہی اور محبتِ رسول کو عام کررہا ہے۔ یہ ایک بہت بڑا جواب تھا۔ برطانیہ میں یورپ میں جو اسلام مخالف قوتیں نبی پاک ﷺ کی عزت وناموس پر حملے کررہے تھے۔ آپ نے حکیم الامت حضرت علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے اس پیغام کو اسطرح دیا کہ

اپنی ملت پہ قیاس اقوام مغرب سے نہ کر
خاص ہے ترکیب میں قومِ رسول ہاشمی

(اقبال)

صحیح معنوں میں برطانیہ ومغرب میں عملی طور پر پیش فرمایا جس کے اثرات سے برطانیہ یورپ میں بسنے والے لاکھوں مسلمانوں کے دلوں میں حضور علیہ السلام کی محبت اور آپ ﷺ کی عزت وناموس سے روشن کیا۔ آپ نے مغربی یلغار کے نتیجے میں تحفظِ ناموس رسالت کے مقدس مشن کیلئے باقاعدہ تحریک کا آغاز فرمایا۔ برطانیہ میں تمام مکاتبِ فکر کے جید علماء اور تنظیمات اہلسنت کو اکٹھا کرنا کوئی آسان کام نہیں تھا آپ نے تمام مکاتبِ فکر کے علماء تنظیمات اور برطانیہ کے مشائخ سے فرمایا اور یہ اللہ کریم کی طرف سے آپ پر خصوصی رحمت تھی اور آقا کریم ﷺ کی رابطہ بارگاہ سے تائید اورنظرِ رحمت کا ہی صدقہ تھا کہ برطانیہ کے تمام مکاتبِ فکر کے جید علما، مشائخ عظام اور تنظیمات نے متفقہ طور پر تحریکِ تحفظِ ناموسِ رسالت کا قائد مقرر کیا اور آپ ہی کی قیادت میں کام کرنے کا عزم کیا۔

جب امریکہ کے یہودیوں نے آقا کریم علیہ السلام کی عزت وناموس پر حملہ کیا اور ایک

انتہائی گستاخی پر مبنی ویڈیو نشر کی تو امتِ مسلمہ کے جذبہ ایمان کو للکارا۔ تو یہ کیسے ممکن تھا کہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے خزانہ عشق کا وارث اور صدیقی نسبت رکھنے والا عاشق صادق چین سے بیٹھے۔ تو اس نازک موقع پر حضور شیخ العالم رحمۃ اللہ علیہ نے تمام تر ظاہری اور مادی نفع ونقصان سے بالاتر ہوکر آپ نے برطانیہ کے علماومشائخ کو ساتھ لیا اور نورٹی وی کے ذریعے پوری دنیا میں ناموسِ رسالت کے پیغامِ حق کو بلند فرمایا۔

سب سے پہلے آپ اُس وقت کے برطانیہ کے وزیراعظم ڈیوڈ کیمرون سے اپنے وفد کے ہمراہ ان کے دفتر میں ملاقات فرمائی۔

یہ ملاقات ایک غیر معمولی نوعیت کی تھی۔ آپ نے پورے عالم اسلام کی نمائندگی فرما کر امتِ مسلمہ کے جذبات وزیراعظم برطانیہ تک پہنچائے۔ آپ نے دوٹوک الفاظ میں فرمایا۔ کہ ہم اُس وقت تک چین سے نہیں بیٹھیں گے جب تک کہ برطانیہ میں یہ قانون پاس نہ ہوجائے کہ جو شخص بھی حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر رسول پاک ﷺ ختم المرسلین تک کسی بھی اللہ کے نبی رسول کی بے ادبی وگستاخی کرے۔ اس کے خلاف قانون بنایا جائے اور مکمل سزادی جائے۔

وزیراعظم برطانیہ کے ساتھ میٹنگ نے برطانیہ اور یورپ کے مسلمانوں کے حوصلے اور ہمت کو مزید جلا بخشی۔ پھر فیصلہ کیا گیا کہ اب وقت آگیا ہے کہ ہم مسلمان اپنی عزتِ ایمان کا جذبہ عشقِ رسول ﷺ کا اظہار پورے دنیا کے سامنے کریں تاکہ عالم کفر کو پتہ چلے کہ غیرتِ مسلم زندہ ہے اور اپنے آقا مولیٰ ﷺ کی ناموس پر سب کچھ فدا کرنے کیلئے آج بھی تن، من، دھن سے کی بازی لگانے کیلئے زندہ تیار ہیں۔

برطانیہ کی تاریخ کا سب سے بڑا احتجاج پارلیمنٹ آف برطانیہ کے سامنے ریکارڈ کرایا

pdfelement

Remove Watermark Now

گیا۔ جس میں حضور شیخ العالم مدظلہ کی قیادت میں سینکڑوں علماء و مشائخ اور ہزاروں فرزندانِ اسلام نے شرکت کی۔

برطانیہ بھر سے علماء و مشائخ نے خطابات کیلئے خصوصاً ایک نورِ نظر لختِ جگر حضرت صاحبزادہ پیر نور العارفین مدظلہ، کے خطاب نے صحیح معنوں میں پوری امت مسلمہ کے جذبات کی ترجمانی فرمائی۔ اس موقع پر حضور شیخ العالم کا خطاب زندگی بھر کے ہزاروں خطابات سے جداگانہ پہلو کا حامل ہے اگرچہ بشری تقاضے کے تحت آپ کی جسمانی صحت اس بات کی متحمل نہیں تھی۔ کہ آپ گفتگو کرسکیں لیکن جذبہ عشق رسول ﷺ کی گرمی اور ناموسِ رسالت مآب ﷺ کیلئے جانثاری کا عہد غیرت ایمان کی وہ طاقت آپ کی آواز میں نظر آتی تھی۔ جیسے کہ مجدد پاک کی روح بول رہی ہے۔ اس وجدانی آواز نے برطانیہ و یورپ کے ایوانوں کو کچھ سوچنے پر مجبور کردیا تھا۔

آپ نے اپنے خطاب میں واضح فرمایا: کہ تم لوگوں نے مسلمانوں کے جذبہ ایمان اور مرکزِ ایمان پر حملہ کیا ہے۔ تمہارے اِس عمل سے دو ارب مسلمانوں کے جذبہ ایمان اور مرکزِ ایمان پر حملہ کیا ہے۔ تمہارے اس عمل سے دو ارب مسلمانوں کے دل مجروح ہوئے ہیں۔ کیا یہ انسانی حقوق کی سرِعام خلاف ورزی نہیں ہے۔ اگر ہمارے جسموں پر تشدد کرو گے تو سب برداشت کرلیں گے۔ لیکن اگر ہمارے دلوں پر حملے کرو گے تو کسی قیمت پر برداشت نہیں کریں گے۔ آپ نے دعوتِ فکر دی کہ اے اہل مہذب دیکھ لیں ہمارا اتنا بڑا اجتماع پُرامن رہنا چاہیے لیکن اگر آپ نے یہی روش قائم رکھی تو ہم چین سے نہیں بیٹھیں گے۔ آپ نے پھر اس بات کا اعادہ فرمایا کہ ہمارا حکومتِ برطانیہ سے مطالبہ یہی ہے کہ وہ ایسا قانون پاس کرے کہ جو بھی شخص کسی بھی

اللہ کے پیغمبر کی گستاخی کرے۔ اُسے مکمل سزا دی جائے۔ کیونکہ ایسے میں تمام مذاہب کا بھرم ہے اور انسانیت کی بقاء و وقار بھی اور دنیا کے امن کیلئے ایسا کرنا ضروری ہے۔ کیونکہ دنیا کا کوئی بھی مذہب کسی بھی اللہ کے نبی کی توہین کی اجازت بالکل نہیں دیتا۔

اس موقع پر پاکستان کے معروف خانقاہوں سے تعلق رکھنے والے عقیدت مند جو برطانیہ میں اپنے شیوخ کے حکم پر آپ کا ساتھ دیا اور برطانیہ میں مقیم دربار عالیہ بھیرہ شریف کے پیرزادہ امداد حسین صاحب اور پیرزادہ سید لختِ حسنین شاہ صاحب نے قدم قدم پہ آپ کا ساتھ دیا اور تائید فرمائی دربار عالیہ موہڑہ شریف، دربار عالیہ محمدیہ عیدگاہ شریف، گھمکول شریف، دربار عالیہ سلطان باہو کے پیرانِ عظام ان خانقاہوں کے متوسلین نے اپنے اپنے آستانوں کے حکم پر آپ کے ساتھ شانہ بشانہ چلے۔ تیسرا بڑا پروگرام جو سالانہ میلاد النبی ﷺ کا اجتماع ہر سال اپریل میں آسٹن پارک برمنگھم میں ہوتا ہے اور بلاشبہ یہ برطانیہ یورپ کا سب سے بڑا جلوس اور اجتماع ہوتا ہے۔ اِس میلاد النبی ﷺ کے اجتماع کو تحفظِ ناموسِ رسالت کا عنوان دیا گیا۔ جس میں ہر سال پچاس ہزار سے زائد لوگ جمع ہوتے ہیں اور اپنے آقا و مولیٰ ﷺ کی ذاتِ گرامی کے ساتھ اپنی وفاداری اور محبت کا اظہار کر کے راہنماؤں کو دعوت دی اور ان کی موجودگی میں واضح فرمایا۔ کہ ہماری مذاہب کے درمیان کوئی جنگ نہیں ہے اور نہ ہی باقی مذاہب کے درمیان نفرت پھیلانا ہمارا مقصد ہے۔ ہمارا مقصد صرف یہ ہے کہ تمام مذاہب دنیا میں قیام امن کیلئے کوشاں ہوں اور یہ اس صورت ممکن ہے۔ کہ ہم تمام انبیاء اکرام کی عزت ناموس پر حرف نہ آنے دیں۔

اس کے علاوہ آپ نے متعدد حقوقِ انسانی کی عالمی تنظیمات اور اداروں کے سربراہان سے

pdfelement

ملاقاتیں کی اور عالمی سطح پر عزتِ رسول ﷺ کے مقدس علم کو بلند فرمایا اس کا اثر یہ ہوا کہ حکومتِ برطانیہ نے اُس ملعون یہودی جس نے ویڈیو بنائی اُس پر برطانیہ داخلے کی پابندی لگادی یہ آپ کے مشن کی تمام مسلمانوں کیلئے بہت بڑی کامیابی تھی۔

آپ نے حکم پر آپ کے جانشین اور لختِ جگر حضرت ڈاکٹر پیر سلطان العارفین نے پاکستان کے ہر بڑے شہر میں باوقار اجتماعات کئے اور تحفظِ ناموس رسالت کے جذبے کو اجاگر فرمایا۔

دعا ہے اللہ کریم آپ کے صاحبزادگان کو آپ کے اِس عظیم مشن کو پھر آگے بڑھانے کی توفیق عطا فرمائے اور تائید ربانی شامل حال رہے آمین بجاہ النبی کریم ﷺ

السلام وعلیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

حضور شیخ العالم، واقفِ اسرار ربانی، ولی اکمل حضور قبلہ پیر محمد علاؤ الدین صدیقی رحمۃ اللہ علیہ ایک بلند پایہ عالم، صوفی، مفکر اور مجاہد تھے ان کی خدمات سے ایک جہان فیضیاب ہو رہا ہے اُن کے پردہ فرمانے سے جو خلاء پیدا ہوا ہے وہ بہت بڑا ہے جس کا پُر ہونا نظر نہیں آتا۔ وہ ایک روایتی پیر نہیں تھے وہ حقیقی پیر اور سچے عاشق رسول ﷺ تھے انہوں نے دنیا کو توحید کی مے بھی پلائی اور عشقِ نبی ﷺ کا جام بھی پلایا۔ اللہ تعالیٰ حضرت قبلہ شیخ العالم کے درجات بلند فرمائے۔ آمین

ہمارے تقریباً سارے علاقے میں آپ رحمۃ اللہ علیہ سرکار کا ایک خوبصورت فرمان مساجد کی زینت بنا ہوا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے۔

نبی کریم ﷺ کی محبت ہمارا ایمان ہے۔ اہل بیت کی محبت ہماری جان ہے۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان کی محبت ہماری شان ہے۔ نہ ہم اپنا ایمان چھوڑ سکتے ہیں نہ اپنی جان اور نہ ہی اپنی شان چھوڑ سکتے ہیں اللہ تعالیٰ حضور شیخ العالم علیہ الرحمۃ کے فیوض وبرکات سے ہم سب کو مستفیض فرمائے۔ دل خون کے آنسو روتا ہے اب یہی کہہ سکتا ہوں۔ بقول شاہ نصیر الدین نصیر رحمۃ اللہ علیہ۔

وہی بزم ہے، وہی دوھوم ہے وہی عاشقوں کا ہجوم
ہے کمی تو بس میرے چاند کی جو تہہ مزار چلا گیا

منجانب: صاحبزادہ قاری منصور حسین تنویر خطیب اعظم ڈھمعلہ
نزد کڑیانوالہ (گجرات)

پیر صاحب بڑے عظیم انسان تھے

سردار میر اکبر خان
وزیر جنگلات آزاد حکومت ریاست جموں وکشمیر

حضرت پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ ہمارا بڑا تعلق تھا۔ یہ بڑے عظیم انسان تھے اللہ تعالیٰ نے ان کو بڑی صلاحیتیں دے رکھی تھیں پیر صاحب بحیثیت انسان اپنی ذمہ داری نبھا کر گئے ہیں اللہ تعالیٰ نے جس مقصد کیلئے انسان کو پیدا کیا ہے میں سمجھتا ہوں کہ وہ اس مقصد میں کامیاب ہو کے چلے گئے یہ ہمارا دل بھی کہتا ہے اور ان کے عمل سے ہمیں اس بات کا احساس ہے یہ جو گھرانہ ہے میں سمجھتا ہوں کہ بزرگ تو ہم نے دیکھے ہیں لیکن اس علاقے میں اس شخصیت کے ساتھ اس علاقے کی بڑی پہنچاں تھی پیر صاحب کوئی روایتی پیر نہیں تھے دنیا میں کچھ روایات ہیں لوگ اسی پر چل کر پوری زندگی پوری کرتے چلے جاتے ہیں پیر صاحب جو دنیا اور دین کو جو ساتھ لے کر چلے اصل مقصد بھی یہی ہے انہوں نے اپنی ساری زندگی دین کیلئے وقف کی اور دنیاوی جو علم تھا اس کو بھی میں سمجھتا ہوں کہ وہ لے کر چلے یعنی ان کی مثال اس وقت کوئی آزاد کشمیر نہیں پاکستان میں بھی ان کے لیول کا کوئی پیر فقیر نہیں ہے جنہوں نے یونیورسٹی قائم کی ہو جنہوں نے میڈیکل یونیورسٹی قائم کی ہو جنہوں نے آزاد کشمیر کے لوگوں کیلئے میں سمجھتا ہوں کہ جب لوگ ڈاکٹر بنیں گیں ایک گھر نہیں کئی خاندان سنواریں ہیں اتنے پروجیکٹ چھوڑے ہوں پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے دونوں میدانوں کے اندر بے پناہ خدمت کی ہے اور یہ خدمت جاری وساری رہے گی ہمارے دلوں میں جب تک ہم زندہ ہیں یہ قدر وقیمت کبھی کم نہ ہوگی تو اللہ تعالیٰ انہیں جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اللہ تعالیٰ ان کو حضور کی شفاعت نصیب فرمائے ان کی سنگت نصیب فرمائے۔

Remove Watermark Now

عہد آفرین شخصیت

پیر امین الحسنات شاہ صاحب
سجادہ نشین آستانہ عالیہ بھیرہ شریف

حضرت قبلہ پیر علاؤالدین صدیقی رحمۃ اللہ علیہ آپ کا جب نام آتا ہے تو میں وہ جملہ پڑھتا ہوں کہ بعض شخصیات تاریخ ساز عہد اور آفرین شخصیت گزری ہیں۔ تو بلاشبہ حضرت قبلہ پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا شمار اُن عہد آفرین شخصیتوں میں انہیں تاریخ ساز شخصیتوں میں ہوتا ہے جنہوں نے اپنے وقت میں اپنے دور میں اور آنے والے وقت کے ایسے نشان چھوڑے ہیں جس سے دنیا فیض یاب ہوتی رہے گی جہاں تک میری ذات سے میرے دربار سے میرے والد گرامی سے ان کی محبتوں انکی شفقتوں کا تعلق ہے وہ میں کیا بیان کروں میرے والد گرامی عالم اسغراف میں تھے آپ تین چار ماہ آپ وہاں رہیں تو مجھے کوئی ایسا دن یاد نہیں ہے صبح کو یا شام کو حضرت قبلہ پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ وہاں تشریف نہ لائیں ہوں ہماری دل جوئی نہ کی ہو ہمارے حوصلوں کو نہ بڑھایا ہو ہمارے ساتھ اپنی محبت کا یکجہتی کا اظہار نہ کیا ہو ہمارے لئے ان کی طرف سے ہمیشہ محبتیں ملتی رہی اور ہم اس کے آج بھی معترف ہیں حضرت قبلہ پیر علاؤالدین صدیقی رحمۃ اللہ علیہ کیساتھ میرا ضیائے اُمت کے بعد اُن کے ساتھ محبتوں کا رشتہ قائم دائم رہا اور وہ مجھے ہمیشہ اپنے تعاون سے نوازتے رہے ہمارے لئے اس سے بڑا تعاون اور کیا ہے کہ وہ یونیورسٹی بنائیں تو ہمیں اس میں شامل رکھیں۔ میڈیکل ادارہ بنائیں اور ہمیں اپنے ساتھ رکھیں وہ ہسپتالوں کی تعمیر کریں تو ہمیں اپنے اس مشن میں شامل رکھیں نور ٹی وی جیسا کارنامہ سرانجام دیں وہ ہمارے ساتھ اپنی محبتوں کا اظہار

کریں۔ تو میں یہ سمجھتا ہوں یہ ان کا ہمارے ساتھ دلی لگاؤ تھا۔ جس کی وجہ سے وہ اپنے ہر امر میں کام میں وہ ہمیں اپنے ساتھ رکھتے تھے میں نے انٹرنیشنل الکرم یونیورسٹی کا آغاز کیا تھا جو آپ کی دعاؤں اور برکت سے ایک عملی شکل اختیار کرنے جا رہی ہے تو میں نے ان کا یہ بہت بڑا پن دیکھا ہے تو وہ لوگ خود کام کرلیں تو پھر اُنکی کوشش ہوتی ہے کہ اور کوئی آگے نہ بڑھے لیکن ان میں خوبصورتی موجود تھی کہ وہ خود بھی آگے بڑھنے کیلئے ہمہ وقت تیار رہے اور ساتھیوں کو بھی آگے بڑھنے میں مدد کرتے اور فکری تعاون بھی فرماتے۔ ہم اہلسنت کے لوگ پہلے ہی انتہائی کسم پرسی کے شکار ہیں۔ اور قحط الرجالی کا شکار ہیں ہمارے ہاں ایک بڑی شخصیت جاتی ہے پیچھے اس خلا کو پر کرنے کے لئے بہت کم لوگ ہوتے ہیں جو ان جیسے ہوں اور ان کے پائے کے ہوں لیکن مجھے انتہائی خوشی ہے کہ پیر صاحب تو دنیا سے رخصت ہو گئے لیکن انہوں نے اپنی جگہ خالی نہیں چھوڑی۔ دو ایسے پڑھے لکھے شہزادگان ہمیں دیئے جو ذمہ داری کو بااحسن ادا کرنے کی صلاحیت بھی رکھتے ہیں اور اس کی طرز پر کام بھی کر رہے ہیں۔ ہم آپ کے جانے سے جہاں دکھی ہیں وہاں ہم اس خوشی میں بھی مبتلا ہیں کہ ہمارے موصوف اس دنیا سے رخصت ہوتے ہوئے خیر اور برکت کے بے شمار ایسے خزینے چھوڑ کر گئے ہیں جو ان کو ہمیشہ زندہ رکھیں گے ہم نے بچپن میں بھی یہ باتیں سُنی ہیں وہ آدمی کبھی نہیں مرتا۔ جس نے آب حیات پی لیا ہو میں سوچتا تھا کہ وہ کوئی پانی کا چشمہ ہے جس سے وہ دو گھونٹ پیے جائیں تو بندہ نہیں مرتا۔ کیا وہ کوئی ایسا دریا ہے جس سے گھونٹ پیے جائیں تو بندہ نہیں مرتا۔ جب پڑھنے اور لکھنے اور عملی تجزیے سے گزرنے کے بعد پتہ چلا اصل میں آب حیات وہ کام ہوتے ہیں جو انسان

pdfelement

Remove Watermark Now

اس دنیا سے جائے تو تب بھی وہ اس کو زندہ رکھتے ہیں۔ تو نور ٹی وی زندہ رکھنے کیلئے تب کافی سوغات ہے۔ محی الدین اسلامی یونیورسٹی بہت بڑی سوغات ہے۔ میڈیکل کالج بہت بڑا ایک نام ہے۔ یہ وہ کارنامے ہیں حضرت قبلہ پیر صاحب کے جو ان کو ہمیشہ زندہ رکھیں گے۔ ہم ان کے جانے کے بعد بھی ان کی تپش کو۔ ان کے لمس کو۔ ان کی خوبصورتی کو۔ پیارے دین کو الفاظ کے خوبصورت استعمال کو ہمیشہ یاد رکھیں گے ۔ہماری دعا ہے اللہ تعالیٰ ان کے جو کارنامے میں ان کے بہت بڑی کاوشیں ہیں۔ اللہ ان کے صاحبزادگان کو ان کے مریدین کو۔ تعلق رکھنے والوں کے اللہ آگے بڑھانے کی توفیق عطا فرمائے۔

عام مسلمانوں کے مقام کی انتہاء اولیاء اللہ کے مقام کی ابتداء ہے اور اولیاء اللہ کے مقام کی انتہاء شہداء کے مقام کی ابتداء ہے اور شہداء کے مقام کی انتہاء صدیقوں کے مقام کی ابتداء ہے اور صدیقوں کے مقام کی انتہاء نبیوں کے مقام ابتداء ہے اور نبیوں کے مقام کی انتہاء رسول کے مقام کی ابتداء ہے اور رسولوں کے مقام کی انتہاء حضور سید عالم ﷺ کے مقام کی ابتداء ہے اور حضور سید عالم ﷺ کے مقام کی انتہاء کسی کو معلوم نہیں۔ صرف اللہ تعالیٰ ہی آپ کے مقام اور مرتبہ کو جانتا ہے۔

از: حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ

شیخ الاسلام کا وصال

پیر عتیق الرحمن فیض پوری
سجادہ نشین دربار عالیہ فیض پور شریف

دربار گوہر بار آستانہ عالیہ نیریاں شریف میں آج حاضر ہوا شیخ الاسلام رہبر شریعت پیر طریقت حضرت علامہ الحاج پیر محمد علاؤ الدین صدیقی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی وصال کے بعد آج جب میں یہاں پہنچا۔ حضرت کے مزار اقدس پر حاضری دی تو دل میں ایک عجیب کیفیت طاری ہوئی۔ 1977 سے حضرت کے ساتھ میرا بہت قرب رہا۔ اور ملت اسلامیہ کے اندر حضرت نے جو عظیم یادیں چھوڑی ہیں جو عظیم نقش چھوڑے ہیں مجھے کامل یقین ہے کہ انشاء اللہ العزیز وہ قیامت کی صبح طلوع ہونے تک روشن رہیں گے۔ دربار گوہر بار نیروی شریف جو مرکز ہے اہلسنت و جماعت کا الحمد للہ کہ حضرت شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ نے ملک میں اور بیرون ملک بڑھ چڑھ کر دین کی تبلیغ واشاعت فرمائی۔ ایسے ایسے مراکز قائم فرمائے۔ جنہیں دیکھ کر ایمان کو جلا ملتی ہے۔ اور یہ پتہ چلتا ہے کہ واقعی وہ مرد باخدا کتنی بڑی شان کا مالک تھا۔ کہ جس نے اللہ رب العالمین کی بندگی کیلئے اور اس کے پیارے نبی کریم ﷺ کے ذکر کے لئے ایسے مراکز قائم کیے ہیں جن مراکز میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے یہ تسلسل جاری وساری رہے گا۔ حضرت شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ نے تبلیغ واشاعت کے ذریعے سے ایک بہت بڑا کارنامہ سرانجام دیا۔ اور میں نے اس کی جھلک ان کی حیات طیبہ میں بھی دیکھی اور ان کی پردہ پوشی کے بعد مجھے مختلف مقامات پر کچھ ایسے لوگ بھی ملے کہ جنہوں نے حضرت کا جب تذکرہ کیا تو اگلے مرحلے میں ان سے

pdfelement

Remove Watermark Now

بات نہ ہوسکی ان کی آنکھوں سے آنسو رواں دواں ہوگئے اور ان کے دل کے اندر وہ کیفیت پیدا ہوگئی جو حضرت کی توجہ اور حضرت کی اشاعت سے جو نقش ان پر مرتب ہو چکے ہیں خدا کے فضل و کرم سے وہ اتنے پختہ نقش ہیں کہ وہ حضرات زندگی کی آخری سانس تک انہیں کبھی بھول نہیں سکیں گے۔ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کا یہی کمال ہے کہ یہ سلسلہ دل پر دماغ پر اللہ رب العلمین کا نام نقش کرتا ہے۔ اور جب یہ نام صحیح معنوں میں نقش ہو جائیں تو وہ نقشبند بن جاتا ہے۔ اور الحمد للہ تعالیٰ شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ نے ملک اور بیرونِ ملک میں لاتعداد مخلوق خدا کو راہ حق پر گامزن کیا اور پھر میں نے دیکھا کہ مختلف کانفرنس سے مختلف اجتماعات میں اتنی عمدہ اتنی پختہ گفتگو فرماتے کہ ان کی باتیں ان کے ارشادات ملت اسلامیہ کے اندر ایک اتھارٹی کا درجہ رکھتی تھیں انہوں نے دین کی تبلیغ واشاعت منفرد انداز میں فرمائی اور مجھے بڑا احساس ہوا کہ جب میں نماز جمعہ کے لمحات کے بعد میں کمرے میں آیا اور جب اچانک مجھے ان کے پردہ پوشی کی خبر ملی تو میرے دل و دماغ میں عجیب کیفیت پیدا ہوئی پھر پتہ چلا کہ واقعی واقعتاً وہ شخص آج دنیا سے چلا گیا جس کے لئے یہ کلمات بالکل میں بول سکتا ہوں اور وہ یہ ہیں کہ موت عالم و موت الاعالم کہ کتنا بڑا انسان احسان دنیا سے چلا گیا جس کے لئے اللہ کا قرآن کہتا ہے۔ (یاایتھا نفس المطمئنہ الرجعی۔)

حضرت شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ سے ابھی حالیہ مختصر برطانیہ کے دورہ دوران میری لگ بھگ سوا گھنٹہ نشست رہی۔ میں وہاں رہا جس خلوص اور محبت کا اظہار انہوں نے کیا۔ میں سمجھتا ہوں یہ ان کی کرامت ہے۔ صاحبزادہ والاشان صاحبزادہ ظہیر الدین صاحب اور پوری توجہ تھی حضرت کی شخصیت پر حضرت علالت کی وجہ سے تمادار ی پر

اور پوری توجہ دے رہے تھے میں حیران تھا اتنی تکلیف اور نقاہت کہ باوجود حضرت شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کے اعتماد کے ساتھ گفتگو فرماتے رہے ہیں اور کتنی پختگی کے ساتھ گفتگو فرما رہے ہیں اظہار خیال فرما رہے ہیں اور (سبحان اللہ) جو صحت کی حالت میں حضرت نے مشن قائم کیا تھا میں نے شدید علالت میں دیکھا کہ وہی جذبہ تھا وہی انداز تھا وہی کیفیت تھی آج میں اس موقع پر اس دربار گوہر بار کے سجادہ نشین بطل حریت مخدوم اہلسنت حضرت صاحبزادہ پیر سلطان العارفین صاحب دامت برکاتہم العالیہ اور پھر ان کے برادر اہلسنت کے رجل عظیم مخدوم ملت علامہ صاحبزادہ نور العارفین دامت برکاتہم العالیہ اور اس پاکیزہ محفل میں جلوہ فرما ترجمان ملت جناب صاحبزادہ پیر ظہیر الدین دامت برکاتہم العالیہ سے یہ گزارش کرتا ہوں کہ یہ صدمہ ایک گھر کا ایک آستان کا فقط نہیں ہے بلکہ یہ پوری ملت اسلامیہ کا صدمہ ہے یہ پورے عالم اسلام کا صدمہ ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کرم فرمائے۔ حضرت شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ پے انوار تجلیات کی برسات فرمائے۔ اور جو عظیم مشن وہ چھوڑ کر گئے ہیں۔ جو عظیم کارواں جس کی انہوں نے کماحقہ تربیت فرمائی ہے۔ اللہ پاک قیامت کی صبح طلوع ہونے تک اس فیضان کو جاری وساری رکھے۔

حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں!

(1) آخرت کا کام آج کرو۔ دنیا کا کام کل پر چھوڑ دو۔

(2) نقشبندی وہ ہے جو اپنی زبان کو ذکر خدا سے تر رکھے۔

pdfelement

Remove Watermark Now

حضور شیخ العالم خواجہ پیر محمد علاؤالدین رحمۃ اللہ علیہ صدیقی صاحب کی زندگی کے روشن پہلو

از: علامہ سلطان محمود نقشبندی صاحب

کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں جن کے جانے سے ایک گھر کا نقصان ہوتا ہے۔ کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں جن کی جدائی سے ایک خاندان کا نقصان ہوتا ہے۔ لیکن بعض شخصیات ایسی ہوتی ہیں جن کے جانے سے پوری ملت اسلامیہ کا نقصان ہوتا ہے۔ قبلہ شیخ طریقت، مرشد کریم علیہ الرحمۃ کا شمار انہیں خوش نصیب احباب کے اندر ہوتا ہے۔ جن کے سانحہ ارتحال کی وجہ سے پوری ملت اسلامیہ کے اندر ایک خلاء پیدا ہوا ہے۔ شاید ہی مستقبل قریب میں کوئی اس خلاء کو پر کر سکے۔ کیونکہ آپ یقیناً آسمان علم و معرفت کے ایک تابندہ ستارہ تھے۔ طریقت و حقیقت کے اسرار و رموز سے آشنا تھے۔ آپ یادگارِ اسلاف تھے، آپ نے تصوف کی حقیقی تعلیمات سے لوگوں کو روشناس کرایا ایسی باکمال ہستیاں صدیوں بعد پیدا ہوتی ہیں۔

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے

بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

لیکن قدرت کا یہ اٹل قانون ہے کہ جس نے اس دنیا میں آنا ہے اس نے اپنے وقت مقررہ پر جانا بھی ہے قبلہ پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ بھی اپنی زندگی با مقصد اور کامیاب انداز میں گزارنے کے بعد دار بقاء کی طرف تشریف لے گئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی کے بے شمار روشن پہلو ہیں۔ جنھیں اپنانے کی ضرورت ہے۔ آپ کی زندگی کی ہمارے لیے

مشعل راہ ہے۔ آپ کی زندگی کے چند پہلو احاطہ تحریر میں لانے کی کوشش کرتا ہوں۔

(1) اللہ کی محبت: پوری دنیا کے اندر اللہ رب العزت کی محبت کے چراغ روشن کیے۔ کلمہ طیبہ کے نور سے دنیا کے کونے کونے کو روشن کیا دنیا بھر میں محافل ذکر کا اہتمام کر کے آپ نے توحید کا علم صحیح معنوں میں بلند کیا۔ کشمیر کا سنگلاخ علاقہ ہو یا یورپ کا تعفن زدہ ماحول۔ قبلہ پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے جس کمال بصیرت و دانائی سے اللہ کے ذکر سے ماحول کو روشن کیا وہ آپ علیہ الرحمۃ کا ہی خاصہ ہے اور اللہ کی محبت کا پیغام دنیا کے طول و عرض میں پہنچایا تو جو اللہ کے ذکر کو بلند کرے گا۔ اللہ کا وعدہ ہے کہ اللہ کے ذکر کو بلند فرما دے گا (فاذکرونی اذکرکم) پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے زندگی بھر اللہ کا نام لیا آج اللہ کریم اپنا وعدہ پورا کر رہا ہے کہ کائنات والوں کی زبانوں پر اپنے بندہ کا ذکر جاری کر دیا ہے۔

(2) ناموس رسالت کا تحفظ:

قبلہ پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے لاکھوں انسانوں کے دلوں میں عشق مصطفےٰ کے چراغ روشن کیے اور جب مغرب نے مسلمانوں کے دلوں سے محبت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو نکالنے کی کوشش کی۔ آقائے کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے لوگوں کے تعلق کو کمزور کرنے کے لیے گستاخیوں کا سلسلہ شروع ہوا۔ گستاخانہ خاکے شائع کیے گئے تو یہ سعادت قبلہ پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے حصے میں آئی کہ آپ نے اپنے محبوب آقا کی عزت ناموس اور حرمت کا دفاع کیا اور آپ نے یورپ کی سرزمین پر ناموس رسالت کا مقدمہ لڑا اور آزمائش کی اس گھڑی میں امت کی رہنمائی کا فریضہ پوری تن دہی سے سرانجام دیا اور اپنے

pdfelement

Remove Watermark Now

عمل سے ثابت کیا۔

نماز اچھی ، روزہ اچھا، حج اچھا،
مگر میں باوجود اس کے مسلمان ہو نہیں سکتا
نہ جب تک کٹ مروں میں خواجہ بطحا کی عزت پر،
خدا شاہد ہے کامل میرا ایمان ہو نہیں سکتا

قبلہ پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی سے ہمارے لیے یہ سبق ہے کہ ناموسِ رسالت کے لیے زندگی کے آخری سانس تک سرکار سے وفا کرنی ہے۔

(3) تبلیغ دین:

قبلہ پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ ظاہری و باطنی علوم سے مالا مال تھے۔ آپ نے پورے خلوص وللّٰھیت کے ساتھ دین کا پیغام دنیا کے کونے کونے میں پہنچایا۔ اور لاکھوں انسانوں کو راہ ہدایت کا مسافر بنایا آپ کو جو ذمہ داریاں اپنے مرشد کریم کی طرف سے سونپی گئی اور موہڑہ شریف کے فیضان کا آپ کو امین بنایا گیا آپ نے پوری دیانتداری اور کمال مہارت کے ساتھ فیضان موہڑہ شریف کو کائنات میں تقسیم کیا۔ قبلہ پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے زندگی کے ہر سانس تک دین سے وفا کی ہے۔ جو دین سے وفا کرتا ہے زمانہ اس سے وفا کرتا ہے۔ جو دین سے محبت کرتا ہے۔ ساری عزتیں عظمتیں، رفعتیں اور شہرتیں اس کے قدموں میں ہوتی ہیں۔ یہ دین کی برکات تھیں۔ جن کا ظہور قبلہ پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی میں بھی ہوتا رہا اور آپ کے جنازے کے اندر بھی ہوا۔ ہر آنکھ پُرنم ہے ہر دل رنجیدہ ہے۔

(ایسے رہو کہ دنیا یاد کرے اور ایسا چلن چلو کہ زمانہ مثال دے)

(4) وقت کے تقاضوں کو مدِ نظر رکھنا:

بعض احباب ایسے ہوتے ہیں جو حالات کے تقاضوں کو سمجھ نہیں پاتے اور اپنی توانائیاں ضائع کر دیتے ہیں لیکن پیر قبلہ صاحب کی عظمت کو سلام پیش کرتا ہوں کہ آپ نے وقت کے تقاضوں کو مدِ نظر رکھا اور ہر میدان میں اپنی خداداد صلاحیتوں کو بروئے کار لایا۔ دین کا شعبہ ہو یا عصری علوم کا میڈیکل کا شعبہ ہو یا ویلفیئر کا۔ تمام شعبہ ہائے زندگی میں کارہائے نمایاں سرانجام دیتے رہے۔

(5) مریدین اور اولاد کی تربیت:

اکثر پیرانِ عظام مریدین پر توجہ مرکوز رکھتے ہیں لیکن اپنی اولاد پر توجہ نہیں فرماتے تصوف کے حوالہ سے اس وقت جو مشکلات درپیش ہیں اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ صاحبزادگان ظاہر و باطنی علوم سے بے بہرہ ہوتے ہیں لیکن الحمد للہ قبلہ پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے جہاں اپنے مریدین کی اخلاقی و روحانی تربیت کا اہتمام فرمایا ہے اپنی اولاد کو بھی علوم دینیہ و دنیویہ سے روشناس کروایا ہے۔ قبلہ پیر صاحب کا اپنے بھی مریدین پر بالخصوص ملّت اسلامیہ پر بالعموم احسان ہے کہ آپ نے ان شخصیات کو اپنی جانشینی کے لیے منتخب فرمایا ہے جو ظاہری علوم سے بھی واقف ہیں اور باطنی علوم سے بھی مالا مال ہیں تمام پیرانِ عظام کو قبلہ پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے اپنے صاحبزادگان کو دینی و عصری علوم سے روشناس کرانا چاہیے۔

pdfelement

Remove Watermark Now

(6) قبلہ پیر صاحب بحیثیت مدرس:

متقدمین صوفیاء کی سیرت میں یہ بات ملتی ہے کہ وہ اپنی مریدین کی روحانی اور باطنی تربیت کے ساتھ قرآن وحدیث، فقہا اور تصوف کی تعلیم بھی دیا کرتے تھے۔ موجدہ زمانہ کے ساتھ ساتھ یہ چیزیں بھی ناپید ہوتی جارہی ہیں لیکن پیر صاحب نے ان صوفیاء کی یاد تازہ کردی اور قرآن وحدیث کے ساتھ ساتھ مثنوی شریف کے دروس بھی شروع فرمائے اور نورٹی۔وی کے ذریعے پوری دنیا میں تصوف کی حقیقی تعلیمات پہنچائیں۔

اللہ کریم قبلہ پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی سیرت کے اس روشن پہلو کو اپنانے کی ہمیں توفیق عطا فرمائے۔ اللہ کریم آپ کے درجات کو بلند فرمائے اور تمام محبت کرنے والوں کو صبر و جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔ اللہ کریم قبلہ پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے لگائے ہوئے باغ کی ہم سب کو آبیاری کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مشن سے وفا کرنے کی توفیق دے۔ آمین

خالی ہاتھ لوٹاتے خدا شرماتا ہے!

رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ حیادار اور سخی ہے جب کوئی بندہ اپنے دونوں ہاتھ اُس کے سامنے پھیلاتا ہے تو ناکام اور خالی ہاتھ لوٹانے سے اُسے شرم آتی ہے۔

اظہارِ عقیدت

محب علی بگٹی
سوئی ضلع بگٹی بلوچستان

حضرت شیخ العالم حضرت قبلہ پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے جب میرا پہلا دینی دنیاوی روحانی رابطہ ہوا اور نورٹی وی کی وجہ سے وہ درس مثنوی سنا رہے تھے پھر ان کا نمبر مجھے ملا حضور شیخ العالم رحمۃ اللہ علیہ سے میں نے رابطہ کیا اور جب وہ یہاں پاکستان آئے میری ان کیساتھ ملاقات ہوئی دو دن ہم دربار عالیہ میں رہے ان کی محبت شفقت پیار اتنا تھا کہ وہ قابل بیان نہیں۔ پردہ کرگئے ہماری آنکھوں کے سامنے نہیں ہیں لیکن اب بھی ہمارے دل اور روح میں یہ یقین ہے کہ وہ ہمارے ساتھ ہیں وہ ایسی روحانی شخصیت تھے کہ جب بھی انہیں یاد کرتا تھا وہ میری خواب میں آجاتے تھے ایک مرتبہ میں نے حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کیا حضور میں جب بھی آپ کو یاد کرتا ہوں تو آپ میری خواب میں آجاتے ہیں کہا دوستی اسی چیز کا نام ہے حضرت پیر علاؤ الدین صدیقی رحمۃ اللہ علیہ جیسا کامل ولی اللہ میرا تو دل اور روح بھی یہی کہتی ہے کہ وہ اپنے زمانے کے غوث گزرے ہیں انہوں نے دین کی اتنی خدمت کی دنیاوی طور پر اس کی مثال نہیں ان کا جو صدیقی سلسلہ ہے وہ فیض جاری رہے گا۔ میری دعا بھی یہی ہے کہ ان کے صاحبزادے جو کہ باادب، بااحترام بیٹھے ہیں جب بھی ہم آتے تھے کہ ہم نے دیکھا کہ اُن میں اتنی عاجزی ہے کہ ہم ان کے غلام ہیں یہ تو حضور کا کرم ہے کہ ہمیں اتنی دور سے یہاں بلایا ان کے فیض کا کرم ہے اُن کے درجات تو بلند ہیں لیکن ہم یہ دعا کرتے ہیں کہ اللہ اُن کے صدقے ہمارے صغیرہ کبیرہ گناہ معاف فرمائے ہمارے سوئی ایریا کے اوپر اللہ پاک رحمت فرمائے۔

pdfelement

فیضان اولیاء کو عام کرنے والے

از: پیر سید علی رضا بخاری
سجادہ نشین بساں شریف

میرے لئے یہ بات باعث اعزاز بھی ہے۔باعث سعادت بھی ہے اور باعث خیر و برکت اور باعث فیض بھی ہے کہ آج دربارِ فیض بار میں یہاں حاضری کا مجھے شرف حاصل ہوا۔حضرت قبلہ عالم پیر طریقت علاؤالدین صدیقی صاحب رحمۃ اللہ علیہ اُن کے تعزیت کیلئے ان کے صاحبزادگان کے ساتھ ان کے برادران اور ان کے وابستگان مریدین عقیدت مندوں کے ساتھ دلی،قلبی،اور باطنی خلوص قلب کے ساتھ اظہار تعزیت کیلئے آستانہ فیض پہ میں آج حاضر ہوا۔نہ صرف اپنی طرف سے اپنے سلسلہ طریقت کی طرف سے دربارِ فیض بار کی طرف سے اور آستانہ فیض بار بساں شریف کے صاحبزادگان وابستگان کی طرف سے میں پورے خلوص کے ساتھ آستانہ فیض پے اپنی تعزیت کا پیغام حضرت پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ایصال ثواب اور بلندی درجات کیلئے خلوص قلب کے ساتھ دعاؤں کے ساتھ حاضر ہوں یقیناً یہ بزرگان دین اللہ کے ولی اور صالحین متقی اور بلخصوص حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ آستانہ فیض بار کے اس طرح فیضان کو عام دنیا بھر میں کیا یہ بہت بڑا خلاء ہے۔لیکن اللہ تعالیٰ کی رضا کے ساتھ اور اس کے وعدہ کے ساتھ ہم راضی ہیں اور غم اور کیفیت اس جدائی کی کیفیت ہر بندہ محسوس کرتا ہے اُن کے گھر والے محسوس کرتے ہیں اُن کے وابستگان محسوس کرتے ہیں،لیکن ایک اس کا حوصلہ افزاء پہلوں بھی ہے جو ہمارے ضمیر کے بوجھ کو ہلکا کر دیتا ہے وہ حوصلہ افزاء تعلق یہ ہے کہ حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی پوری زندگی دین

اسلام کی خدمت کے لیے فیضان صوفیاء فیضان اولیاء کی بہاروں کو عام کرنے کیلئے اور حضور سرور کون ومکاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عشق ومحبت کے نور کو عام کرنے کیلئے وقف کی اور آج انہوں نے اپنا شاد و آباد گلستاں چھوڑ کے آپ رحمۃ اللہ علیہ پردہ نشیں ہوئے اور فیضان اُن کے تربیت یافتہ صاحبزادگان کی صورت میں جاری وساری ہے اور یہ بات بڑی واضح ہے کہ اللہ کے ولی وہ بفقط پردہ فرماتے ہیں۔۔وہ وصال آشنا ہوتے ہیں۔ اور یہ تصوف کی کتابوں میں لکھا ہوا ہے، یہ ایک بالکل قطعی اور حتمی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اولیاء کی مثال یوں ہوتی ہے جب وہ دنیا میں تو وہ تلوار نیام کے اندر ہوتی ہے جب وہ وصال فرماتے ہیں پردہ نشین ہوتے ہیں تو تلوار نیام سے باہر نکل جاتی ہے ان کے تصرف بڑھ جاتے ہیں ان کا فیض بڑھ جاتا ہے ان کی برکتیں بڑھ جاتی ہیں۔ان کی کرامتیں بڑھ جاتی ہیں۔اللہ تعالیٰ ان کی ذات وبرکات کو عام فرمائے اور میری دلی دعا ہے کہ چشمہ فیض کو اللہ تعالیٰ قیامت تک جاری وساری فرمائے۔

ماہنامہ محی الدین حاصل کرنے کے لیے رابطہ فرمائیں!

محمد عاطف امین صدیقی: Ph:0333-6533320

محبوب الٰہی صدیقی: Ph:0311-1981000

محمد زاہد صدیقی: Ph:0302-7006564

Remove Watermark Now

امام العلماء وامام الصوفیاء

تحریر: پروفیسر ڈاکٹر محمد آصف ہزاروی مہر آباد شریف وزیر آباد

عظیم کالم نگار ادیب حبیب، معروف خطیب، مصنف حضرت صاحبزادہ سید خورشید احمد گیلانی مرحوم رحمۃ اللہ علیہ کے ایک کالم کا آغاز کچھ اس طرح سے ہے کہ:

"مرزا غالب نے تو نجانے کس کے بچھڑنے پر کہا تھا"

مقدور ہو تو خاک سے پوچھوں کہ اے لیئم
تو نے وہ گنج ہائے گرا نمایہ کیا کئے

لیکن ہم یہ ان مردان حق کی جدائی پر کہنے میں حق بجانب ہیں جو لوگ اس زمین کا نمک تھے ان میں سے بعض وہ ہیں جن کی آنکھیں بند ہوتے ہی جذب و مستی کے بازار بند ہو گئے جن کے بچھڑنے سے فقر و درویشی کے کوچے اجڑ گئے وہ کیا چل بسے کہ تہذیبی روایات رخصت ہو گئیں وہ چشم عالم سے کیا چھپے آفتاب علم کو گرہن لگ گیا ادھر انہوں نے آخری ہچکی لی ادھر شوکت علم کا دم لبوں پر آ گیا ایک طرف ان کا جنازہ اٹھا دوسری طرف ملک سخن کا پرچم سرنگوں ہو گیا ان کے جسد خاکی پر کفن کیا پڑا کہ رنگ چمن پھیکا پڑ گیا۔

بھیڑ میں دنیا کی جانے وہ کہاں گم ہو گئے
کچھ فرشتے بھی رہا کرتے تھے انسانوں کے ساتھ

ذرا دیکھئے تو قبلہ عالم پیر محمد علاؤالدین صدیقی رحمۃ اللہ علیہ ہم میں نہیں رہے جنہیں اگر ایک بار امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ دیکھ لیتے تو سو بار ان کے بوسے لیتے خواجہ قمر الدین

سیالوی رحمۃ اللہ علیہ رخصت ہوئے جو تبحر علمی اور مزاج کا حسین سنگم تھے۔ مولانا عبدالحامد رحمۃ اللہ علیہ بھی اب نہیں ہیں جن کی دل آویز شخصیت کا نقش بھلائے نہیں بھولتا فقیہ اعظم مولانا نور اللہ رحمۃ اللہ علیہ آسودہ خاک ہو گئے جنہوں نے بصیر پور کے جنگل میں منگل کا سماں پیدا کر دیا تھا سید ابوالبرکات قادری رحمۃ اللہ علیہ ہماری نظروں سے اوجھل ہو گئے جن کی سادگی پر شہزادگی نچھاور ہوتی جاتی تھی صاحبزادہ سید فیض الحسن رحمۃ اللہ علیہ بچھڑ گئے جن کی خطابت کی موجوں میں ایک ندیہ بہہ جاتی تھی مولانا محمد بخش مسلم رحمۃ اللہ علیہ بھی آج نہیں ہیں جن کی آواز کی گونج سے طوفانوں کے دل دہل جاتے تھے عارف اللہ شاہ قادری رحمۃ اللہ علیہ دنیا سے کیا اُٹھے کہ ٹمٹماتے چراغ گل کر گئے مولانا حامد علی خاں رحمۃ اللہ علیہ بھی راہی عدم ملک ہو گئے کہ کسی تاجدار اور کجکلاہ میں وہ چھپیں کہاں جو اس بے تاج بادشاہ میں بانکپن تھا کس کس کا نام) لیا جائے۔

زمیں کھا گئی آسماں کیسے کیسے

اسی قافلہ عشق وشوق اور کاروان جذبہ وذوق کے ایک ہمراہی حضرت شیخ القرآن ابوالحقائق محمد عبدالغفور ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ تھے جو اہل دنیا سے روٹھ کر کیا گئے۔ قرار دل و جان لوٹ کر لے گئے اللہ نے انہیں اتنی خوبیاں دے رکھی تھیں کہ ایک خوبی قرار ہی انہیں زندہ جاوید رکھنے کو کافی ہے کہ وہ شیخ القرآن تھے ابوالحقائق کا لقب پایا تھا پیکر عشق رسول اکرم ﷺ تھے عشق مثنوی تھے اور بستان خطابت کے بلبل خوشنوا تھے۔

بلبل چہک رہا ہے ریاض رسول (ﷺ) میں

حضرت شیخ القرآن رحمۃ اللہ علیہ نماز عصر کے بعد دورہ تفسیر قرآن کریم کے طلباء وعلماء کو باقاعدگی سے مثنوی مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ کا درس دیا کرتے تھے آپ جس ذوق اور محویت

pdfelement

Remove Watermark Now

سے مثنوی کے شعر پڑھتے تھے اگر کبھی مولانا روم ؒ کو یہ درس سننے کا اتفاق ہوتا تو یقیناً فرماتے اگر چہ مثنوی رکھی تو میں نے ہے لیکن سننے کا مزہ مولانا ہزاروی ؒ کی زباں سے آتا ہے۔

مرکز فیضان شیخ القرآن دارلعلوم جامعہ نظامیہ غوثیہ وزیر آباد میں حضرت شیخ القرآن ابوالحقائق محمد عبدالغفور ہزاروی چشتی گولڑوی ؒ نے اپنے استاد گرامی متعدد حجۃ الاسلام شہزادہ اعلیٰحضرت مولانا حامد رضا خاں کی بشارت پر جب اہل سنت کے ہاں سب سے پہلے دورہ تفسیر قرآن کریم پڑھانے کا اعلان 1958 میں کیا تو پاکستان اور بیرون ملک سے بڑے بڑے علماء کرام اور مشائخ و پیرانِ عظام نے اپنے صاحبزادوں کو پڑھنے کے لئے وزیر آباد بھیجا دارلعلوم کے اندر بڑے جید علماء کرام درس کے لئے کچھ چلے آئے اپنی علماء اکرام میں ہم سب کے ممدوح شیخ العالم بدر العلماء شمس المشائخ عالمی مبلغ اسلام جامع معقول و منقول عاشق مثنوی حضور قبلہ پیر طریقت امیر شریعت پیر محمد علاؤالدین صدیقی نقشبندی ؒ درگاہ نیریاں شریف بھی شامل ہوئے آپ کے والد بزرگوار قبلہ عالم شیخ طریقت منبع علم وحکمت حضور پیر غلام محی الدین صدیقی نقشبندی قدس سرہ العزیز ؒ نے حضرت شیخ القرآن کے وصال کے موقع پر ایک تعزیتی خط حضرت قبلہ پیر مفتی محمد عبدالشکور ہزاروی اور مناقب شیخ الفریک جانشین شیخ الفردوس کو لکھا جو کہ راقم الحروف کی کتاب فیضان شیخ القرآن میں شائع ہوا یہ کتاب راقم الحروف حضرت شیخ العالم ؒ کو برمنگھم میں پیش کرنے کی سعادت بھی حاصل ہوئی حضرت قبلہ عالم نے لکھا۔

”حضرت علامہ ابوالحقائق شیخ القرآن امام اہل سنت پیر محمد عبدالغفور ہزاروی ؒ

کی وفات مبارک کا جب غمزدہ اور قلب کو زخمی کر دینے والی اطلاع سنی تو سخت دکھ ہوا ان کے ساتھ اگر چہ ظاہری ملاقات نہیں ہوئی مفسران کی سیرت وصورت اور کمال علمی سے بہ ہما واقف ہوں میرا بیٹا علاؤالدین آپ کی ذات سے فیضیاب تھا“

حضرت شیخ القرآن ؒ کے ہزاروں شاگرد علماء مشائخ نے آپ فیضان علمی کو پھیلایا مگر ان میں حضرت شیخ العالم ؒ کو جو خصوصی انفرادیت حاصل ہوئی حضرت شیخ القرآن کو جو مثنوی شریف سے لگاؤ تھا جو نکات آپ بیان کرتے تھے ان کو بڑے عمدہ موثر انداز میں بلکہ اسی طرز سخن میں حضرت نے نور ٹی وی کے ذریعہ پوری دنیا میں پھیلایا ہے بارہا ایسا ہوا جن لوگوں نے حضرت شیخ القرآن تک مثنوی پڑھنے اور اسرار ورموز بیان کرتے ہوئے سنا ہوا تھا۔ جب حضرت شیخ العالم ؒ کو ترنم سے مثنوی شریف پڑھتے سنتے تو بے ساختہ پکارتے کہ یوں لگ رہا ہوتا کہ حضرت شیخ القرآن ؒ ان کو بول رہے ہیں۔

حضرت شیخ العالم ؒ بارہا دفعہ اپنی تقاریر میں حضرت شیخ القرآن کا ذکر خیر کرتے برطانیہ میں کئی ایک پروگرامز میں آپ کی قیادت میں حاضر ہوتا رہا آپ بڑے فخر سے حضرت شیخ القران کا ذکر کرتے کئی ایک واقعات بیان فرمائے اور مجھ پر شفقت ومحبت کی بارش فرماتے دو بار ایسا ہوا کہ جمعۃ المبارک کے خطبہ کے لیے مجھ جیسے کم علم وعمل کو دعوت دی۔ میں برمنگھم ادارہ میں حاضر ہوا آپ منبر پر جلوہ افروز ہوئے مجھے حکم تقریر آپکی موجودگی میں ہوا تقریر کے بعد آپ نے عربی خطبہ ارشاد فرما کرا نتہا فرمائی ایک ادارے کے سالانہ میلاد النبی ﷺ کے پروگرام میں بڑے جید علماء کی موجودگی میں مجھے بھی خطاب کے لیے بلایا تھا بڑا ایمان افروز پروگرام منعقد

pdfelement

Remove Watermark Now

ہوا آپ کی اعلیٰ ظرفی اور محبت کا منہ بولتا ثبوت ہے میرے قبلہ والد ماجد حضرت جانشین شیخ القرآن تین بار ایسے مواقع پر برمنگھم تشریف لے گئے کہ آپ وہاں موجود نہ تھے جب بذریعہ ٹیلی فون رابطہ ہوا انتہائی خوشی کا ظہار فرمایا کئی ایک تحائف سے نوازا مجھے آج بھی بڑی اچھی طرح یاد ہے ایک موقع پر میں نے تین روز اور آپ کے ہاں قیام کیا آپ نے میرے لئے کمرہ کی صفائی کا خادم کو حکم دیا رات کو میں کمرے میں ٹھہرا ہوا تھا آپ تشریف لے آئے کمرہ میں آپ کی مرضی کے مطابق بستر نہیں لگا ہوا تھا وہاں کھڑے رہے اور اپنی نگرانی میں تمام بستر کو تبدیل کرایا تشریف لے گئے پھر تھوڑی دیر بعد خادم ایک کمبل لے کر آیا کہ حضرت صاحب نے اپنے گھر سے آپ کے لیے نیا کمبل بھجوایا یہ پیار محبت اور شفقت آپ کا ہی خاصہ ہے۔

ملت اسلام نے بخشے ہمیں وہ دیدہ ور
جن کی خاک پا کے آگ گرد ہیں شمس وقمر
سرمہ چشم یقیں ہے ان کے پاؤں کا غبار
چومتے ہیں ان کی خاک رہ گذر کو تاجدار

آپ کی خدمات جلیلہ صرف اپنے ہی معترف نہیں تھے بلکہ اغیار بھی عمدہ الفاظ میں یاد کرنے میں کم نہ تھے۔ آپ اپنی ذات میں ایک انجمن تھے جو کام ایک بہت بڑی منظم تنظیم نہیں کرسکتی۔ حضرت نے تن تنہا اکیلے ان کارناموں کو سرانجام دے کر دنیا والوں کو بتادیا مجھ جیسے لوگ روز روز نہیں صدیوں بعد پیدا ہوتے ہیں آپ امام العلماء بھی تھے اور امام الصوفیا بھی تھے مسائل تصوف میں آپ کو اختیار تک کا درجہ حاصل تھا لوگوں کو صوفیانہ موشگافیوں میں نہیں الجھایا بلکہ عام فہم انداز میں تصوف کے مسائل

کو ان پڑھوں تک کو سمجھا گئے آپ کے ارادوں میں استقامت مزاج میں لطافت، چہرے پر وجاہت، غل میں گلشن بہار، علم بحر بے کنار، کلام میں وقار، نطق کہ فقاہت وجاہت وسعت نظری استقامت کے مظہر تھے۔

ولیس علی اللہ بمستنکر ان یجمع العالم فی واحد

اظہار تعزیت!

ہم بہت بڑے روحانی رہنماء سے محروم ہو گئے

محمد شاہجہان مدنی

فخر نقشبندیت، مظہر فیضان موہڑوی، مبلغ شریعت وطریقت، ناشر تعلیمات رومی، حضرت علامہ پیر محمد علاؤ الدین صدیقی رحمۃ اللہ علیہ نیریاں شریف کے وصال اقدس سے اہل حق ایک بڑے دینی وروحانی راہنما سے محروم ہو گئے، آپ خطہ کشمیر اور مادر دھرتی پاکستان کے محسن تھے جنہوں نے خانقاہی نظام کو اسلاف کے نقش قدم پر چلتے ہوئے درست عقائد واعمال کو جدید ذرائع ابلاغ کو ذریعہ اظہار بنا کر دین اسلام کی ترویج واشاعت کی عصری تقاضوں کے مطابق نئی داغ بیل ڈالی جو اہل حق کیلئے نشان منزل کے مترادف ہے۔

حضرت پیر محمد علاؤ الدین صدیقی صاحب رحمۃ اللہ علیہ عصر حاضر میں اسلاف کی زندہ تصویر، صاحب بصیرت مبلغ اور عظیم مصلح تھے جنہوں نے نہ صرف پاک وہند بلکہ مشرق وسطی، برطانیہ (یورپ) میں اپنی تمام تر زندگی اشاعت دین اور ناموس رسالت ﷺ کی پاسبانی ونگہبانی میں گزاری ہزاروں قلوب اذھان کو تزکیہ علم دوستی اور انسانیت نوازی کا منہ بولتا ثبوت ہے جسکے نہ صرف اپنے بلکہ اغیار بھی معترف ہیں۔ جسے بزم وفا میں تادیر یاد رکھا جائے گا اللہ پاک انکی مغفرت فرمائے اور درجات بلند فرمائے۔ انکے لواحقین اور جملہ وابستگان نیریاں شریف کو صبر جمیل عطا فرمائے اور انکی قبر کو اپنے حبیب کریم ﷺ کے نور سے منور فرمائے۔ آمین

Remove Watermark Now

کیا کرم کمایا مرشد کریم رحمۃ اللہ علیہ نے

از: ماں جی صاحبہ

میرے پیارے محسن ومربی، کمال محبت وشفقت والے، حسن اخلاق کے پیکر، موتیوں کی طرح چمکتے دانت، نورانی مسکراہٹ جس کو دیکھ کر ہر کوئی کھل اٹھے۔ چہرہ مبارک نور کا ہالہ، جو نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت وعشق کی دلیل یہی عشق ومحبت ساری زندگی لوگوں میں بانٹا کسی کو بوند، کسی کو قطرہ، کسی کو زیادہ، کسی کو کم جو جس کا نصیب تھا حاصل کر گیا۔

میری زندگی کا محور، میرے دن کا آغاز میری راتوں کا سکون وقرار، میرے لیے وہ کیا تھے کیا ہیں۔ یہ میں جانتی ہوں یا میرا رب تعالیٰ جس نے یہ نعمت عظمیٰ مجھے عطا فرمائی ایسی نعمت جس نے میرے شب روز کو بدل کر میری زندگی کو ایک خوبصورت سمت عطا فرمائی۔ جس کا میں نے کبھی اپنی زندگی میں تصور بھی نہیں کیا تھا۔ میری ساری فیملی ماشاء اللہ آپ کے مریدین میں شامل ہے۔ آپ نے کمال شفقت سے میرے گھر کا ماحول ہی بدل کر اسلامی رنگ میں رنگ دیا۔ اُن کے دُروس مثنوی، خطابات، مطالعہ مفتاح الکنز نے آہستہ آہستہ میری زندگی کو ان کی محبت اور چاہت کے رنگ میں بدل دیا۔

نمازی تو تھی لیکن مصروفیت کی آڑ میں نماز قضا بھی ہو جاتی تھی۔ درود شریف اور تسبیحات کا شوق تھا۔ لیکن وقت ملنے پر پڑھ لیتی تھی۔ لیکن میرے مرشد کریم پیر علاؤ الدین صدیقی رحمۃ اللہ علیہ نے ایسا کرم کمایا۔ اپنے دل میں لگے عشق حبیب کا ایک چھوٹا

سا قطرہ عطا فرما دیا۔ بس وہ دن اور آج کا دن اور جب تک اللہ تعالیٰ زندگی عطا فرمائے گا۔ یہ سب چیزیں میری ضروریات زندگی سے زیادہ اہمیت کی حامل ہیں اور رہیں گی انشاء اللہ۔

مرشد کریم کو نور ٹی وی پر اور فیس بک پر اکثر دیکھتی تھی اور دل میں خیال آتا۔ کہ یا اللہ میری بھی ان سے ملاقات ہو میں بھی مرشد کریم رحمۃ اللہ علیہ کو اپنی نظروں کے سامنے دیکھ سکوں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے مجھے اس شرف سے نواز دیا۔

مرشد کریم سے ملاقات میری زندگی کا حاصل ہے۔ مجھے مرشد کریم کے دست مبارک پر بیعت کئے ہوئے گیارہ بارہ سال ہو گئے۔ اِس طرح میری مرشد کریم رحمۃ اللہ علیہ سے 6 مرتبہ میری ملاقات ہوئی اور ہر ملاقات نے زندگی میں ایک نئی روح پھونک دیتی۔

سب سے پہلی ملاقات علامہ حافظ محمد عدیل یوسف صدیقی صاحب کے گھر ہوئی۔ حضور وہاں تشریف لائے اور وہاں ہی میں اُن کی بیعت ہوئی۔ رش بہت زیادہ تھا لیکن پھر بھی مرشد کریم نے شفقت فرمائی۔ جب بھی مجھے مرشد کریم رحمۃ اللہ علیہ کی دست بوسی کا موقع ملا ہمیشہ علامہ حافظ محمد عدیل یوسف صدیقی صاحب کی وجہ سے ملا۔ میں ہمیشہ دل وجان سے اُن کی ممنون ومشکور ہوں۔

دوسری ملاقات حضرت صاحب کے اُن کے گھر پر ہوئی۔ وہ تو بہت ہی مختصر ملاقات تھی بس دیدار مل گیا۔ میرے لئے وہی کافی تھا۔

تیسری مرتبہ حافظ صاحب نے بتایا۔ کہ حضرت صاحب مرکز محی الدین پر تشریف لائیں گے کیونکہ اپس وقت مسجد زیر تعمیر تھی اور اس کے ہال میں تھوڑی جگہ

pdfelement

Remove Watermark Now

پر خواتین کے لئے پردہ کر کے جگہ بنائی گئی تھی۔ اس ملاقات میں تو صرف دور ہی سے
حضرت صاحب کا دیدار نصیب ہو سکا۔ پاس کھڑے ہونے اور بات کرنے کا موقع
نہیں ہو سکا۔ کیونکہ رات کا وقت تھا اور مردوں کا بہت رش تھا۔ اس لئے خواتین کی
باری نہ آسکی۔ اتنی سی ملاقات کو ہم نے اپنی خوش بختی جانا کہ دیدار تو نصیب ہو گیا۔

پھر ایک دفعہ حافظ صاحب نے فرمایا۔ کہ ماں جی ملاقات کے پنڈی چلتے
ہیں۔ میں تو فوراً تیار ہو گئی۔ حافظ صاحب کی فیملی میں اور میرا بیٹا ہم سب پنڈی گئے۔
ہم تقریباً ظہر کے قریب وہاں پہنچے۔ دل تو چاہا کہ سب پردے اُٹھ جائیں اور ہم
دیدار مرشد سے فیض یاب ہو جائیں۔ لیکن پتہ چلا۔ کہ اُن کی طبیعت بہتر نہیں ہے۔
بازو میں شدید درد ہے۔ جس کی وجہ سے شاید ملاقات نہ فرما سکیں۔ ہمارے تو
ارمانوں پر جیسے اوس پڑ گئی ہو۔ کہ اتنی دور سے دیدار کے لئے آئے اور دیدار ہی
نصیب نہ ہوا۔

ظہر کی نماز پڑھی اور اللہ تعالیٰ کے حضور حاضری عاجزی پیش کی۔ کہ رب
تعالیٰ مرشد کریم کی صحت و تندرستی عطا فرما تا کہ ہم اُن کا دیدار پا سکیں اور اپنی آنکھوں
کو ٹھنڈا کر سکیں۔

پھر کھانے کے لئے بلایا۔ کہ لنگر شریف کھائیں۔ ہم نے بھی جو نصیب میں
تھا کھایا اور دل اداسی میں ڈوبا ہوا تھا۔ پھر عصر کی اذان ہو گئی۔ میں پریشان اپنی
سوچوں میں گم سم تھی۔ کہ اچانک ایک خاتون نے آواز دی۔ کہ جو فیصل آباد سے آئے
ہیں انھیں حضرت صاحب نے بلایا ہے پھر اُس خاتون نے میری طرف اشارہ کیا کہ
آپ کو حضرت صاحب بلا رہے ہیں۔ میں تو خوشی سے جیسے پاگل ہو گئی جلدی سے اٹھ

کر دروازے پر رک کر اندر جانے کی اجازت طلب کی اور سلام عرض کیا اور قدموں
میں بیٹھ گئی۔ وہ بھی کیا خوش بختی کا لمحہ تھا۔ میں تھی اور میرے پیارے پیارے مرشد
کریم۔

آپ مرشد کریم مدظلہ العالی نے بڑی محبت سے سلام کا جواب عطا فرمایا اور فرمایا۔ کہاں سے
آئی ہیں۔ میں نے عرض کی حضور فیصل آباد سے آئی ہوں۔ فرمایا کس کے ساتھ آئی
ہیں۔ میں نے عرض کی حضور حافظ صاحب کے ساتھ آئی ہوں ۔ فرمایا کون
حافظ صاحب تو میں نے اپنی جھکی ہوئی نظریں اٹھا کر حیرت سے دیکھا اور سوچا کہ
مرشد کریم مدظلہ العالی تو حافظ صاحب کو بہت اچھی طرح جانتے ہیں۔ پھر میں نے عرض کی
کہ حضور میں حافظ عدیل یوسف صدیقی صاحب کے ساتھ آئی ہوں۔ فرمایا کہ وہ آپ
کے کیا لگتے ہیں۔ میں نے عاجزی سے عرض کیا حضور لگتے تو کچھ نہیں اُن کی کمال
شفقت و محبت ہے۔ کہ وہ مجھے ماں جی کہتے ہیں۔ مرشد کریم نے فرمایا "حافظ صاحب
نفیس انسان ہیں"۔

میں نے کچھ نذرانہ خدمت مرشد کریم میں پیش کیا۔ تو فرمایا اِس کو کیا کروں تو
میں نے عرض کی کہ آپ اتنے پروجیکٹ چلاتے ہیں جس میں آپ مناسب سمجھیں
وہاں استعمال کر لیں۔ اچانک اُن چیزوں میں سے ایک چیز میز سے نیچے گر گئی۔ تو میں
نے وہ اٹھا کر دوبارہ میز پر رکھی۔ تو مرشد کریم مدظلہ العالی نے میری طرف نظر اٹھا کر دیکھا اور
فرمانے لگے "اچھے دل کی مالک ہو"۔ یہ اُن کے الفاظ میری زندگی کا سرمایہ ہیں۔

مغرب کے بعد مرشد کریم مدظلہ العالی نے تمام خواتین کو حافظ صاحب کے ساتھ
اپنے کمرے میں بلوایا۔ تا کہ سب کی ملاقات ہو جائے۔ مجھے دوبارہ حافظ صاحب کی

pdfelement

Remove Watermark Now

فیملی کے ساتھ ان کی دست بوسی اور نظروں کے سکون کا موقع مل گیا۔ وہاں ہم سب پر کرم فرمایا۔ فرداً فرداً سب کا حال احوال پوچھا اور سب کو دست شفقت سے نوازا۔ ہماری مجبوری کی وجہ سے ہمیں رات واپسی کی اجازت مل گئی۔ ورنہ تو حضور مدظلہ العالی نے رات ٹھہرنے کا حکم دیا تھا۔

حافظ صاحب نے فرمایا کہ ماں جی مرشد کریم مدظلہ العالی کا پروگرام بن رہا ہے۔ اگر فائنل ہو گیا۔ تو میں عرض کرونگا۔ پروگرام مکمل ہو گیا اور تمام مریدوں کو اطلاع ہو گئی۔ کہ مرشد کریم مدظلہ العالی جمعرات کو فیصل آباد تشریف لائیں گے اور جمعہ کے بعد واپس تشریف لے جائیں گے۔ جمعہ کے وقت مرکز محی الدین میں پہنچ کر جمعہ پر کوشش کی۔ کہ شاید مرشد کریم سے ملاقات کا موقع مل جاتے۔ لیکن ایسا نہیں ہوا۔ جمعہ شریف پڑھنے کے بعد جب مرد حضرات نے ہال خالی کیا۔ تو مرشد کریم نے خواتین کو بلوایا۔ لیکن زیادہ رش ہونے کی وجہ سے تسلی بخش ملاقات کا موقع نہ مل سکا۔

حافظ صاحب کے گوش گذار کیا۔ کہ اگر مرشد کریم اجازت عنایت فرمائیں تو ملاقات کا وقت لے دیں۔ انہوں نے فرمایا۔ ماں جی حضرت صاحب بہت زیادہ تھکے ہوئے ہیں۔ کل سفر بھی کیا اور صبح سے ہی مصروف ہیں۔ آپ انتظار کریں۔ اللہ تعالیٰ نے چاہا تو شاید موقع مل جائے۔

الحمدللہ مغرب کے بعد مرشد کریم مدظلہ العالی نے کرم فرمایا اور حکم دیا۔ کہ خواتین کو بلوائیں پھر کیا تھا۔ سب ہی ملاقات کے متمنی تھے۔ فوراً سب مرشد کریم کے کمرے میں داخل ہو گئے۔ رش بہت زیادہ تھا۔ لیکن اُن کی کرم نوازی سے تھوڑا سا موقع مل گیا۔ تو میں نے ایک کاپی اور پن خدمت اقدس میں پیش کیا۔ کہ حضور کچھ عنایت فرمائیں تو

مرشد کریم مدظلہ العالی نے ایک شعر بمعہ اپنے دستخط مبارک کے لکھ کر دیا۔ وہ شعر مندرجہ ذیل ہے۔

آج سے دو سال پہلے 2015ء دسمبر میں میری مرشد کریم مدظلہ العالی سے آخری ملاقات ہوئی۔ یہ بھی مرکز محی الدین فیصل آباد میں ہوئی۔ حافظ صاحب نے فرمایا کہ ماں جی حضرت صاحب دو دن کے لئے فیصل آباد تشریف لا رہے ہیں۔ رات کو مرکز میں آئیں گے شاید ملاقات کا اچھا موقع مل جائے۔ میں اور میرا بیٹا ہم دونوں تقریباً ساڑھے آٹھ بجے وہاں پہنچے۔ ابھی تک حافظ صاحب بیٹے کو ساتھ لے گئے بیٹے نے سلام عرض کرنے کے بعد دست بوسی کا موقع ملا گیا۔ مرد حضرات کی حاضری جاری تھی تقریباً دس بجے کے قریب یہ ملاقات ختم ہوئی۔ پھر خواتین کی باری آئی۔

سب خواتین اکٹھی ہی کمرے میں داخل ہوئیں اور جلدی جلدی مرشد کریم کے قدموں میں بیٹھ گئیں۔ لیکن میں نیچے بیٹھ نہیں سکتی تھی تو ایک طرف کھڑی ہو گئی۔ مرشد کریم نے کمال شفقت سے حکم فرمایا۔ کہ انھیں کرسی لا کر دیں۔ جب تھوڑی سی جگہ بنی تو میں بھی سلام عرض کرنے کے لئے آگے بڑھی اور سر جھکایا کہ میں بھی اُن سے پیار لے سکوں۔ تو حافظ صاحب نے تعارف کروایا۔ کہ حضور یہ ماں جی ہیں۔ ہمارے مجلّے لکھتی ہیں۔ تلاش مرشد اور خواب مرشد بھی انہوں نے ہی لکھے ہیں۔ حضرت صاحب نے بڑی ہی محبت سے مسکرا کر اپنا دست شفقت میرے سر پر کھا اور فرمایا۔ کہ تلاش مرشد لکھ کر آپ نے لوگوں کو راہ دکھائی ہے'' میں نے اُن کا شکریہ ادا کیا اور عرض کی حضور یہ سب آپ کا صدقہ ہے۔ دعا فرمائیں اب قلم چلا ہے تو چلتا رہے۔

پھر میں ایک طرف ہو کر کرسی پر بیٹھ گئی اور خاموشی سے مرشد کریم مدظلہ العالی کے دیدار میں

pdfelement

Remove Watermark Now

مگن ہوگئی۔ سب خواتین باری باری اپنے دکھ و تکالیف بیان کرنے میں مصروف تھیں۔

مرشد کریم نے حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ سنایا اور یہ بات سمجھائی کہ غرور و تکبر نہیں کرنا۔ اللہ کی رضا پر راضی رہو۔ پھر مرشد کریم رحمۃ اللہ علیہ نے وظیفہ یا اللہ، یا رحمان، یا رحیم وظیفہ کے فیوض و برکات بیان فرمائے۔ آپ نے فرمایا۔ یا اللہ اسم اعظم ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا پہلے میں خود وظیفہ پڑھتا ہوں۔ پھر اس کے اثرات دیکھتا ہوں۔ پھر وہ وظیفہ میں آپ لوگوں کو پڑھنے کے لئے دیتا ہوں۔ یا اللہ اسم اعظم ہے۔ اس کے پڑھنے سے سر کی چوٹی سے لیکر پاؤں کے تلوؤں تک، جسم کا تمام گوشت پوست ہڈی تک اِس کے نور کے احاطے میں آجاتا ہے۔

pdfelement

یا رحمٰن دنیا کی تمام نعمتوں کے لئے ہے۔ اور یا رحیم آخرت کی بخشش کے لئے ہے اِس طرح انسان یہ وظیفہ پڑھنے سے اور دنیا اور آخرت میں اِس کے نور کے اندر آجاتا ہے۔ اِس کو صبح نماز فجر کے بعد 141 مرتبہ روزانہ پڑھیں۔

پھر مرشد کریم نے فرمایا درود شریف کثرت سے پڑھیں۔ مرشد کریم نے فرمایا۔ کہ میں درود شریف پڑھ رہا تھا تو مجھے حکم ملا'' کہ مدنیہ شریف آئیں میں گیا۔ میں نے سوچا تھا کہ پہلے مکہ شریف حاضری دے کر پھر مدینہ شریف جاونگا۔ پھر زیادہ وقت وہیں پر رہوں گا۔ جب میں خانہ کعبہ کے قریب بیٹھ کر درود شریف پڑھ رہا تھا تو مجھے بتایا گیا۔ کہ نبی پاک ﷺ کے قدمین شریفین میں آپ کی جگہ مخصوص کر دی گئی ہے اور آج بھی وہی جگہ میرے لئے مخصوص ہے۔ اس جگہ اگر کوئی بیٹھا ہو۔ تو میرے جاتے ہی وہ جگہ خود بخود خالی ہو جاتی ہے۔ سبحان اللہ۔

پھر حضور نے فرمایا۔ اب سب خواتین جائیں بہت دیر ہوگئی ہے۔ میں ایک طرف کھڑی رہی۔ جب ذرا رش کم ہوا تو میں پانی کی بوتل پر دم کروایا پھر میں نے اپنی ڈائری دی۔ حضور کچھ بھی عنایت فرمادیں۔ جس سے میرا دین و دنیا سنور جائے۔

حضور نے بہت خوبصورت گولڈن کلر کا پن اپنی جیب مبارک سے نکالا اور بڑی محبت و شفقت کے ساتھ مجھے ایک مختصر اور جامع تحریر عطا فرمائی۔

تحریر مندرجہ ذیل ہے۔

یہ میری زندگی کا بہترین سرمایہ ہے۔ جس کی دل و جان سے حفاظ بھی کرتی ہو اور پڑھ کر فیضیاب بھی ہوتی ہوں۔

گستاخانِ رسول ﷺ نے آپ کے دل کو بہت تکلیف پہنچائی جس طرح آپ نے لوگوں کو ناموس رسالت کے پلیٹ فارم پر جمع فرمایا وہ آپ ہی کا خاصہ تھا۔ اُن کے دل کی وہ اذیت ہر صاحب دل محسوس کر رہا تھا۔ اُن کے خطاب کا وہ آخری حصہ میں کبھی نہیں بھول سکتی۔ آپ مرشد کریم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ آج جہاں ہم جمع ہیں۔ یہیں انشاء اللہ یہ فیصلہ ہمارے حق میں ہوگا مجھے جب بھی پتہ چلتا۔ کہ مرشد کریم کی طبیعت ٹھیک نہیں تو ہمیشہ اُن کے لئے میں دعا کرتی۔ کہ اللہ کریم ناموس رسالت والے کیس کا فیصلہ مرشد کریم کی زندگی میں فرمادینا۔ میں تو ان کے چہرا اقدس پر وہ خوشی اور آنکھوں میں وہ نور دیکھنے کی متمنی تھی۔ جو صرف اور صرف ان کا ہی حصہ تھا۔ لیکن صد افسوس ایسا نہ ہوسکا۔ وہ غفور رحیم بہتر جانتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس کی بہاریں اور بلند درجات اور ہر لحمہ نبی پاک ﷺ کے دیدار سے نوازے۔ امین اللھم۔ اُن کی آل و اولاد کی خیر۔

Remove Watermark Now

سجادہ نشین دربار عالیہ نیریاں شریف

حضرت پیر محمد علاؤالدین صدیقی رحمۃ اللہ علیہ کا سانحہ ارتحال

از: ماہنامہ ضیائے حرم

زمین کھا گئی آسمان کیسے کیسے

وادی لولاب کشمیر جنت نظیر کی آبادی میں حق کو قبول کرنے کی بے پایاں صلاحیت موجود ہے۔ یہی وجہ کہ ایران، عراق اور افغانستان سے ہجرت کر کے کئی بزرگ ہستیاں اس خطہ مقدسہ میں اقامت گزیں ہوئیں اور مقامی آبادی کو اسلامی تعلیمات کی رعنائیوں سے نوازا۔ اگرچہ یہاں فاتح ہند محمد بن قاسم کی آمد کے ساتھ ہی اسلام متعارف ہو گیا تھا لیکن جن بزرگان دین نے زیادہ آبادی کو متاثر کیا ان میں سید بلبل شاہ قلندر رحمۃ اللہ علیہ اور سید علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ کے نام سرفہرست ہیں۔ حضرت پیر غلام محی الدین غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمات بھی اسی سلسلۃ الذہب کے روشن ناموں میں شمار ہوتی ہیں۔ آپ نے غزنی سے ہجرت کر کے نیریاں ضلع پلندری کے غیر معروف گاؤں میں سکونت اختیار کی۔ جب عنفوان شباب کو پہنچے تو مری کو ہساروں سے آنے والی ہواؤں کے دوش پر یہ سندیسہ سماعت نواز ہوا کہ

کیف و سرور و مستی ہے موہڑہ شریف میں

آپ نے فوراً اس کعبہ دل و جان کا رخ اور تھوڑی ہی مدت میں سلوک کے مرحلے طے کرتے ہوئے حضرت پیر محمد قاسم موہڑوی رحمۃ اللہ علیہ سے خرقہ خلافت حاصل کر کے نیریاں شریف کو مرجع خلائق بنا دیا۔ مردان خدا کے کامل ہونے کی ایک واضح

نشانی یہ ہوتی ہے کہ وہ اپنی ہم عصر معتبر شخصیات کے قدردان ہوتے ہیں۔ اسی وصف کے باعث آپ نے اپنے دو نور نظر صاحبزادہ فضل ربانی اور صاحبزادہ شیر ربانی اور ایک بھتیجے صاحبزادہ حبیب الرحمٰن کو اکتساب فیض کے لیے بھیرہ شریف میں حضرت ضیاء الامت رحمۃ اللہ علیہ کی نذر کیا۔ یہ گویا دوستی کا ہاتھ تھا جو اس بزرگ ہستی نے حضرت جسٹس پیر محمد کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ کی طرف بڑھایا۔ بعدازاں یہ سلسلہ گہرے قلبی روابط کا ذریعہ بن گیا۔ راقم الحروف کو اسی زمانہ میں عرس شریف کے موقع پر حضرت ضیاء الامت رحمۃ اللہ علیہ کی معیت میں نیریاں شریف حاضری نصیب ہوئی۔ عرس شریف کی مجلس تھی اور عوام کا جم غفیر تھا۔ اس مجمع کی فطری نشستوں کے مناظر جاذب قلب و نظر تھے۔ حضرت ضیاء الامت رحمۃ اللہ علیہ نے سورۃ الکوثر کو موضوع سخن بنایا اور گفتگو کا بے ساختہ آغاز حضرت اقبال رحمۃ اللہ علیہ کے اس شعر سے کیا۔

حسن بے پروا کو اپنی بے نقابی کے لیے
ہوں اگر شہروں سے بن اچھے تو شہر اچھے کہ بن

11 اپریل 1975ء کو حضرت خواجہ محی الدین غزنوی رحمۃ اللہ علیہ اپنے خالق حقیقی سے جا ملے اور آپ کی سجادہ نشینی کا شرف بالاتفاق حضرت پیر محمد علاؤالدین صدیقی رحمۃ اللہ علیہ کو حاصل ہوا۔ حضرت پیر محمد علاؤالدین صدیقی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے والد گرامی کے تعلقات کی ریت خوب نبھائی اور وہ پوری زندگی حضرت ضیاء الامت رحمۃ اللہ علیہ کے خاندان کے قدردان رہے۔

حضرت ضیاء الامت رحمۃ اللہ علیہ کے مرحلوں سے گزر رہے تھے تو سجادہ نشین دربار عالیہ بھیرہ شریف حضرت پیر محمد امین الحسنات شاہ مدظلہ العالی کے بقول قبلہ صدیقی صاحب متواتر خیریت دریافت فرماتے رہے اور جب آپ کا وصال ہوا تو

Remove Watermark Now

جن ہستیوں نے مجھے سب سے زیادہ دلاسہ دیا ان میں آستانہ عالیہ نیریاں شریف کے سجادہ نشین کا نام سرفہرست ہے اور اس تعلق کا سب سے بڑا اظہار یہ ٹھہرا کہ آپ نے اپنے لخت جگر حضرت صاحبزادہ سلطان العارفین پر حضرت ضیاء الامت رحمۃ اللہ علیہ کا ابر کرم بھی لگاتار برستا رہا۔ جب دار العلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف سے علوم دینیہ کی تکمیل ہو چکی تو آپ کے روحانی اور نسبی دونوں والدین نے مزید تعلیم کے لیے انہیں جامعہ الازہر مصر بھیج دیا۔ بحمدہ تعالیٰ وہاں سے اکتساب فیض کے بعد حضرت صاحبزادہ صاحب نے نمل یونیورسٹی سے ایم فل کیا اور بعد ازاں پی ایچ ڈی کا کورس ورک محی الدین اسلامی یونیورسٹی سے مکمل کر لیا ہے۔ کتنا حسین اور سنہری انتخاب ہے جو سجادگی کے لیے حضرت پیر علاؤالدین صدیقی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا ہے۔۔ علم و حکمت اور معرفت جیسی جملہ خصوصیات یکجا کر کے اس مرد کامل نے آستانہ عالیہ نیریاں شریف کے لیے وقف کر دی ہیں اور ساتھ ہی ان جملہ ذمہ داریوں کے بحسن و خوبی نباہ کے لیے اپنے چھوٹے لخت جگر صاحبزادہ نور العارفین کو بھی اپنے بھائی کا معین و مددگار مقرر کر دیا ہے۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ دونوں بھائیوں کو اپنے والد گرامی کا مشن پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

حضرت قبلہ پیر محمد علاؤالدین صدیقی رحمۃ اللہ علیہ کا سال پیدائش 1938ء ہے۔ ابتدائی تعلیم آستانہ عالیہ پر ہی حاصل کی۔ پھر درسیات کے لیے جامعہ رحمانیہ ہری پور میں داخلہ کیا۔ وہاں اپنے دور کے اساتذہ مولانا فضل الرحمٰن، حافظ محمد یوسف اور مولانا غلام محمود رحمۃ اللہ علیہ سے ابتدائی کتب پڑھیں۔ بعد ازاں حضرو میں قائم دار العلوم بحر الحقائق میں داخلہ لیا اور وہاں مفتی ہدایت الحق مرحوم سے تفسیر جلالین اور

مشکوۃ المصابیح پڑھیں۔ ان دنوں لاہور میں مفتی محمد حسین نعیمی رحمۃ اللہ علیہ کی تدریس کا طوطی بول رہا تھا۔ والد گرامی نے ان کی خدمت میں لاہور بھیج دیا اور وہاں درس نظامی کی تکمیل کی ۔ دورہ قرآن کے لیے مجمع الحقائق و الدقائق حضرت علامہ عبد الغفور ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت زانوے تلمذ یہ کیے اور آخر میں دورہ حدیث شریف کے لیے فیصل آباد میں محدث اعظم پاکستان حضرت مولانا سردار احمد رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے جنہوں نے کندن بنا کر یہ امانت حضرت خواجہ غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں لوٹا دی۔ پیر علاؤالدین صدیقی رحمۃ اللہ علیہ 1966ء میں دین کی تبلیغ و اشاعت کے سلسلے میں برطانیہ تشریف لے گئے۔ برمنگھم کو مرکز بنایا اور وہاں ایک خوبصورت مسجد تعمیر کروا کے اس مسجد سے اپنی تبلیغی سرگرمیوں کا بھی آغاز کر دیا۔ وہیں برنلے میں خواتین کی تعلیم کے لیے ادارے کا آغاز فرمایا۔ برطانیہ کے علاوہ امریکہ اور دیگر مغربی ممالک کے متعدد دورے کیے۔ والد گرامی کی علالت کے باعث 1974ء وطن واپس آ گئے اور 1975ء میں مسند سجادگی پر فائز ہوئے۔ آپ کا دور سجادگی سر بسر تبلیغ و اشاعت دین سے عبارت ہے۔ دلوں کو موہ لینے والا انداز گفتگو، قلوب و اذہان کو جلا بخشنے والا انداز تربیت اور دلجوئی دلنوازی آپ کا طرہ امتیاز رہا۔ محی الدین اسلامی یونیورسٹی اور اس کے زیر سایہ متعدد کالجز کا اجرا آپ کی تعلیمی خدمات کا بلند نشان ہے اور النور ٹیلی وژن آپ کی اشاعتی اور تبلیغی سرگرمیوں کا روشن عنوان ہے۔ وصال سے کچھ مدت قبل برطانیہ میں زیر علاج رہے، وہاں بھی سجادہ نشین بھیرہ شریف ان کی عیادت کے لیے حاضر ہوئے اور بعد از وصال آپ کی اولاد مجاز کے ساتھ اظہار یک جہتی کے لیے نیریاں شریف حاضری دی اور نماز جنازہ سے

Remove Watermark Now

پہلے کلمات محبت پیش کیے۔

مؤرخہ تین فروری 2017ء بروز جمعۃ المبارک آپ نے اس دار فانی سے پردہ فرمایا۔ آپ کی وصیت کے مطابق برطانیہ میں آپ کا نماز جنازہ آپ کے لخت جگر صاحبزادہ نور العارفین نے پڑھائی اور کشمیر میں بمطابق وصیت آپ کے نامزد ولی عہد اور بالاتفاق سجادہ نشین حضرت صاحبزادہ پیر سلطان العارفین صاحب نے پڑھائی اور دعا کے لیے آستانہ عالیہ موہڑہ شریف کے پیر اولیاء بادشاہ فاروق مدظلہ نے کرم فرمایا۔

ادارہ ضیائے حرم آستانہ پاک کے جملہ افراد کے غم میں شریک ہے اور مرحوم ومغفور کے درجات کی بلندی کے ساتھ ساتھ حضرت سجادہ نشین مدظلہ العالی کی کامیابیوں کے لے دعا گو ہے۔

ماھنامہ محی الدین حاصل کرنے کے لیے
رابطہ فرمائیں!

عامر شہزاد صدیقی خانیوال: Ph:0336-6339344
قیصر سبحانی صدیقی کڑیانوالہ گجرات: Ph:0301-6200622
حاجی محمد الیاس صدیقی لاہور: Ph:0300-9431346
خلیفہ مظہر اقبال صدیقی دینہ:
خلیفہ بادشاہ خان صدیقی ڈڈیال:
خلیفہ محمد شفیق صدیقی مریدکے:

شیخ العالَم کے انتقال پر تعزیتی پیغام

از: ماہنامہ فیضان مدینہ

شیخ العالم، پیر طریقت حضرت پیر محمد علاؤ الدین صدیقی رحمۃ اللہ علیہ اس دنیائے فانی سے پردہ فرما گئے۔

شیخ طریقت امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه نے اپنے صُوری پیغام (Video Message) کے ذریعے ان کے شہزادوں اور سوگواروں سے تعزیت فرمائی، دعا فرمائی اور مدنی پھول پیش کئے۔

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ وَنُسَلِّمُ عَلٰى رَسُوْلِهِ النَّبِيِّ الْكَرِيْمِ

الْاَمِیْن پیر طریقت، مبلغ اسلام حضرت علامہ پیر علاؤ الدین صدیقی صاحب نیریاں شریف کا انتقال ہوگیا۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ پیر صاحب کے شہزادگان، اہل خاندان، خلفا، مریدین، معتقدین، متوسلین اور تمام سوگواروں سے تعزیت کرتا ہوں۔

یا اللہ! پیارے حبیب ﷺ کا واسطہ! حضرت قبلہ پیر علاؤ الدین صدیقی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کے جملہ صغیرہ کبیرہ گناہ معاف فرما۔ اے اللہ! حضرت صاحب کو غریقِ رحمت فرما۔ پروردگار! حضرت صاحب کی قبر پر رحمت ورضوان کے پھولوں کی بارش فرما۔ اے اللہ! حضرت صاحب کی قبر کو نور مصطفےٰ ﷺ سے روشن فرما۔ اِلٰهَ الْعٰلَمِیْن! حضرت صاحب کی قبر جلوۂ مصطفےٰ ﷺ سے آباد فرما۔ پروردگار! حضرت کے جملہ اہلِ خاندان مع شہزادگان اور مریدین کو صبرِ جمیل پر اجر عظیم مرحمت فرما۔ اِلٰہَ

pdfelement

Remove Watermark Now

الْعَالَمِیْن! حضرت صاحب کی دینی خدمات قبول فرما، ان کے آستانے کو آباد رکھ۔
اے اللہ! یہ آستانہ سدا تیرے دین کی خدمت کرتا رہے، اسلام کی تبلیغ کرتا رہے، ہر
طرف نیکی کی دعوت کی دھومیں مچاتا رہے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اللہ تعالیٰ ہم سب کو بھی اپنی موت کی تیاری کی سعادت بخشے، فکر آخرت
نصیب کرے۔ حضرت سیدنا مسروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: مجھے اور
کسی پر اتنا رشک نہیں آتا جتنا رشک اس بندۂ مومن پر آتا ہے جو ایمان سلامت لے
کر اپنی قبر میں چلا گیا، دنیا کی مشقتوں سے آزاد ہوا اور عذاب سے راحت پا گیا۔
اے کاش! ہمارے ساتھ بھی ایسا ہی ہو۔ یوں سمجھیے کہ ہمارے سروں پر تلوار لٹک رہی
ہے۔ ہم نہیں جانتے کہ ہمارے بارے میں اللہ تعالیٰ کی خفیہ تدبیر کیا ہے، نہ جانے
ایمان سلامت رہے گا یا نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو برے خاتمے سے بچائے، اپنا
حقیقی خوف نصیب فرمائے، اخلاص کی نعمت سے مالا مال کرے۔ بے حساب مغفرت
کی دعا کا ملتجی ہوں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شہزادگانِ شیخُ العَالَم کی طرف سے شکریہ کے پیغامات

شیخ طریقت امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے اس صوری پیغام
کے جواب میں پیر طریقت حضرت علامہ علاؤ الدین صدیقی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کے

شہزادگان کا حضرت علامہ سلطان العارفین اور حضرت علامہ نور العارفین نے اپنے
جوابی صوری پیغامات میں بانیِ دعوتِ اسلامی، امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ
الْعَالِیَہ کی دینی خدمات کو سراہا اور تعزیت فرمانے پر شکریہ ادا کیا، بڑے شہزادے
اور سجادہ نشین حضرت علامہ سلطان العارفین دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے
ارشاد فرمایا:

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَاسَیِّدِیْ یَارَسُوْلَ اللّٰہ
وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ یَاجَدَّ الْحَسَنِ وَالْحُسَیْن

محترم سامعین وناظرین اس مختصر وڈیو کلپ کے ذریعے میں بالعموم تمام اہل
اسلام اور بالخصوص امیر اہلسنت، سرمایۂ اہلسنت حضرت علامہ مولانا الیاس
عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا شکر گزار ہوں۔ انہوں نے جس پیار اور
خلوص پہ مبنی دعائیہ کلمات ادا کئے، بیماری کے دنوں میں جس آہ زاری پر اور اخلاص
پر مبنی جذبات اللہ عزّوجلّ کی بارگاہ میں پیش کئے وہ ہمارے لئے سرمایۂ افتخار ہیں۔
میں مختصراً ان کا ذکر ان الفاظ میں کروں گا کہ اس وقت پورے عالمِ اسلام میں اسلام
کی خدمت اور سنتوں کے احیاء کے لئے جو بیڑا انہوں نے اٹھایا ہے، اللہ عزّوجلّ نے
عزت و آبرو اور افتخار بہار کی جو پگڑی ان کے سر پر اور ان کے طفیل ان سے پیار
کرنے والوں کے سر پر رکھی ہے یہ بارگاہِ رسالت میں قبولیت اور امتیاز کا نشان ہے۔
اللہ تعالیٰ یہ نشان عزت وعظمت صبح قیامت تک اسی طرح ان کے سروں پر سلامت

pdfelement

Remove Watermark Now

رکھے۔ یہ قافلۂ عشق و مستی اور وفا و حیا اسی طرح رواں دواں رہے۔ میں اور میرے بھائی آپ سب کا شکریہ ادا کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ آپ کو سلامت رکھے۔ اِنْ شَآءَ اللہ ہمارا اور آپ کا تعلق دینی بنیادوں پر اسی طرح استوار رہے گا اور محبتوں کے یہ قافلے صبح قیامت تک اسی طرح جاری و ساری رہیں گے۔

جانشینِ امیر اہلسنت کی تعزیت

شہزادۂ عطار الحاج عبید رضا عطاری المدنی سَلَّمَہُ الْغَنِی نے دیگر اسلامی بھائیوں کے ہمراہ نیریاں شریف آزاد کشمیر تشریف لے جا کر شہزادگان شیخ العالم سلطان العارفین صدیقی صاحب اور نور العارفین صدیقی صاحب سے پیر طریقت حضرت علامہ علاؤ الدین صدیقی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کے وصال پر تعزیت اور دعائے مغفرت فرمائی اور بعد ازاں پیر صاحب کے مزار پر بھی حاضری دی۔

ماہنامہ محی الدین حاصل کرنے کے لیے رابطہ کریں!

علامہ مظہر الحق صدیقی گجرات: Ph:0346-6011700

خلیفہ واجد تبسم صدیقی ڈسکہ: Ph:0300-7420661

خلیفہ مشتاق احمد علائی اقبال نگر ساہیوال: Ph:0306-6928335

علامہ فیض الحق صدیقی چڑھوئی آزاد کشمیر: Ph:0346-5188653

خلیفہ غلام مجدد صدیقی: Ph:0300-7799744

ذکر صدیقی رحمۃ اللہ علیہ

از: پروفیسر ڈاکٹر محمد اسحٰق قریشی صاحب

یہ مضمون جمال نقشبند جو سلسلہ عالیہ نیریاں شریف پر لکھی گئی کتاب ہے سے لیا گیا ہے۔ یہ کتاب مرشدِ کریم رحمۃ اللہ علیہ کی حیاتِ مبارکہ میں لکھی گئی تھی۔

پیر محمد علاؤ الدین صدیقی مدظلہ کی ذات سے اس دور کے متوسلین کو وہ اعتماد حاصل ہوتا ہے جو اسلاف کے کارناموں پر یقین کا باعث ہے۔ اگر اس دور انحطاط میں بھی ایسے راہنما موجود ہیں تو گزشتہ صدیوں کے اکابر کیسے ہوں گے؟ اسلاف کے تذکروں سے بعد میں آنے والے اپنا بھرم قائم رکھتے ہیں اور اپنی نیک نامی سے اُن کے وقار کی دلیل بنتے ہیں۔ یہی نیک نفسی اور خوش معاملگی کا تسلسل ہوتا ہے۔ پیر صاحب کو سلسلہ تصوف کی عظمت اپنے والد گرامی رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل ہوئی۔ گلستانِ روحانیت میں یہ ایک نوزائیدہ شاخ ہے کہ اس کی جڑیں ماضی بعید تک پھیلی ہوئی نہیں ہیں۔ بلاشبہ گھرانہ حسنات کی کفالت کرتا آ رہا تھا اور دینی اقدار کی پرورش اس خاندان کا امتیاز رہا تھا مگر مسند نشینی کی میراث نہ تھی ایک مردِ خوش اطوار نے ایک تعلق کو اپنی شناخت بنایا اور

پیوستہ رہ شجر سے امید بہار رکھ

کا ثبات حاصل کیا، تاریخ تصوف میں ایسی کم مثالیں ملتی ہیں کہ پہلا قدم ہی عظمت نشان بن گیا ہو اور یہ بھی کہ ایسی عظمت کا اعتراف اس تیزی سے ہوا ہو، اس پر یہ گھرانہ جتنا بھی ناز کرے کم ہے مگر اس کا دوام اس عظمت کی حفاظت میں پنہاں ہے، حالات کی چال گواہی دے رہی ہے کہ یہ سفرِ خیر یقیناً سفر نصیب ہوگا۔

pdfelement

Remove Watermark Now

حضرت خواجہ غلام محی الدین غزنوی ؒ کی محنت آپ کی حیات ظاہرہ میں ہی ثمر بار ہوگئی تھی ، نیریاں شریف کے جنگل نما خطے میں جو شجر حسنات حضرت بابا جی محمد قاسم موہڑوی ؒ نے کاشت کیا تھا وہ تقدس میں بوئے جانے والے شجر نخیل کی طرح تاریخ کا جزو بن کر ہی زندہ نہیں رہا بلکہ اپنی لہلہاتی شاخوں کے حوالے سے اب بھی پر بہار ہے۔ تاریخ کے سینے میں رفعتوں کے کئی ایسے نشان دفن ہیں کہ صرف یادگار ہیں۔ کھلے اور مرجھا گئے صرف یاد چھوڑ گئے، عظمتوں کی کاشت کا سب سے بڑا المیہ یہ ہوتا ہے کہ وہ غنچہ آسا ہی ہوں کہ بکھر جائیں ، خوش قسمت ہوتا ہے وہ سلسلہ جو پوری آب وتاب سے پھلے اور پھیلتا ہی جائے۔ نیریاں شریف کی شاخِ تصوف نے پر بہار رہنے کا حوصلہ پالیا ہے، خواجہ غزنوی ؒ نے نہ صرف یہ کہ اپنی زندگی کو تابدار بنایا اپنی نسل میں بھی سدابہار رہنے کا جوہر ودیعت کر دیا، نیکی کبھی بھی تنہا نہیں رہتی اس کی مہکار گردونواح کو عطر بیز ضرور کرتی ہے نیریاں شریف کے شجر حسنات کے ساتھ یہی معاملہ ہوا۔ پیر محمد علاؤالدین صدیقی ؒ کے کندھے پر بہت بڑی ذمہ داری آن پڑی تھی ،سب کی نظریں ایک وجود پر تھیں کہ اس خاندان کی روحانی وسعت کی حفاظت کے ساتھ ساتھ معتقدین ومتوسلین کو اک سلک جواہر میں پروئے رکھنا بھی آپ کی ذمہ داری تھی پیر صاحب کی خوش قسمتی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں ذمہ داری نبھانے کا حوصلہ بھی دیا تھا اور نشر خیر کا سلیقہ بھی عطا کیا تھا۔ یہ کوئی تاریخ کے دھندلکوں میں اٹی ہوئی داستان نہیں۔ لاکھوں انسانوں کا مشاہدہ ہے کہ حضرت پیر صاحب نے کس ہوش مندی اور کس عزم کے ساتھ شجر غزنوی کی آبیاری کی ہے کہ آج یہ سلسلہ تصوف نقشبندیت کا ایک معتبر حوالہ ہے جہاں مجدد دی ایقان پرورش پاتا ہے۔

حضرت پیر صاحب کو قدرت نے نیریاں شریف سے ایسی نسبت عطا کی کہ 1938ء میں جب آپ پیدا ہوئے تو یہ خاندان نیریاں شریف میں سکونت اختیار کر چکا تھا۔ والدہ ماجدہ کشمیر سے ہی تعلق رکھتی تھیں اور یہ حضرت خواجہ غزنوی ؒ کی پہلی اہلیہ تھیں، آپ صاحبزادگان میں سے دوسرے تھے کہ پیر نظام الدین قاسمی ؒ سب سے بڑے بیٹے تھے۔ عمروں کا زیادہ تفاوت نہ تھا اس لئے ابتدائی مشاغل میں ہم عناں رہے، تعلیم کا سلسلہ بھی اکٹھے ہی شروع کیا اور مقامی سکول سے ہی ابتداء کی، حیرت ہے کہ یہ افغان مہاجر خاندان تعلیم کے بارے میں کس قدر محتاط تھا کہ موجود ذرائع کی کم دستیابی کے باوجود سلسلہ تعلیم موخر نہ ہونے دیا۔ حضرت خواجہ غزنوی ؒ کو یہ ذوق ابتداء سے ہی ودیعت ہوا تھا۔ حالات کی ناسازگاری کے باوجود مروجہ تعلیم کا ادارہ قائم کر دیا جہاں قرب وجوار کے طلبہ جو علمی پیش رفت سے آشنا نہ تھے جوق در جوق آنے لگے۔ یوں اشاعتِ علم کا سلسلہ جاری ہوگیا ،اس گھرانے کا مزاج دنیاوی تعلیم کا زیادہ شائق نہ تھا۔ نوشت وخواند کی منزل کا ہدف دینی تعلیم ہی تھا۔ اس لئے جونہی حرف شناسی کا جوہر پیدا ہوگیا اور ضروری اسباق پڑھ لئے تو مقصود کی جانب رُخ ہوگیا۔

تعلیم:

دینی درسیات میں مہارت کے لئے جامعہ رحمانیہ ہری پور کے اساتذہ مولانا فضل الرحمن حافظ محمد یوسف اور مولانا غلام محمود صاحبان سے استفادہ کا فیصلہ کرلیا گیا کہ ان اساتذہ کی شہرت تھی اور دور دور سے تلامذہ ان کے سامنے زانوے تلمذ

pdfelement

Remove Watermark Now

قرآن فہمی کے جذبے نے وزیر آباد کا سفر کرایا جہاں ابو الحقائق مولانا عبدالغفور ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ کی مسند علم بچھی تھی اور قرآنی علوم کے متلاشی طالب علم دور دور سے وزیر آباد کا رُخ کر رہے تھے پیر صاحب کا تو مشن ہی یہی تھا کہ ہر اُس در پر دستک دی جائے جہاں کوئی فیض رساں صاحب علم موجود ہو، چنانچہ وزیر آباد آگئے اور دورہ قرآن میں شریک ہوگئے۔ باخبر سامع پیر صاحب کے ارشادات میں بعض اوقات مولانا ہزاروی مرحوم کی آواز سنتا ہے۔ وہی بااعتماد لہجہ، وہی استخراج مسائل کی سطوت اور وہی سامعین کو اپنی گرفت میں لے لینے کی قوت، وزیر آباد میں ترجمہ قرآن پڑھا کہ وہاں لفظ لفظ پر عقیدت کا پہرہ تھا اور حرف حرف کی حرمت کا احساس تھا۔ تفسیری نکات سے بہرہ ور ہوئے کہ کس طرح قرآن مجید کے حرف حرف سے عظمتِ رسالت ہویدا ہوتی ہے۔ یہ طرز استدلال آج بھی پیر صاحب کے ہر جملے سے عیاں ہے۔

قرآن مجید کے اسرار سے فیض یافتہ یہ طالب علم لائل پور کا راہی ہوا کہ وہاں علم کو وقار عطا ہوتا تھا۔ قرآن اگر الٰہی فرامین کا مجموعہ ہے تو حدیث ان فرامین کی عملی تطبیق کی حکایت ہے۔ حدیث کے مطالعہ کے بغیر قرآن مجید کی علمی تعبیر سامنے نہیں آتی اور قرآن مجید ایک ضابطہ حیات کی صورت نہیں لیتا۔ لائل پور میں درس حدیث کا منصب حضرت شیخ الحدیث مولانا سردار احمد رحمۃ اللہ علیہ کو حاصل تھا۔ حضرت شیخ الحدیث کا طرز تدریس حروف والفاظ سے لغوی ومعجمی آشنائی پر ہی کفایت نہ کرتا تھا بلکہ ہر ہر کلمہ کے ذریعے ذاتِ رسالت کی موجودگی کا احساس دلاتا تھا یہاں حدیث پڑھائی ہی نہ جاتی تھی۔ اس کا وجدان عطا کیا جاتا تھا۔ پیر صاحب اس وجدان

کے متلاشی تھے اس لئے لائل پور (اب فیصل آباد) آگئے۔ مختلف اساتذہ سے استفادہ کیا۔ یہ استفادہ دراصل حضرت شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ کی حاضری کی تمہید تھی مولانا حافظ احسان الحق رحمۃ اللہ علیہ مولانا سید عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر اساتذہ سے کسبِ فیض کر ہی رہے تھے کہ حضرت شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے حلقہ درس میں بلا لیا حالانکہ تیاری کے مراحل مکمل طور پر طے نہ ہوئے تھے۔ محسوس ہوتا ہے کہ حضرت شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ کی کیمیا گر نظر نے بھانپ لیا تھا کہ اس طالب علم کو مزید تیاری کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ تیز رو طالب علم اب اختتامی تربیت کا مستحق ہو چکا ہے۔

جامعہ رضویہ فیصل آباد کے علمی ماحول نے مشکل سے مشکل اسباق اس تیزی سے ازبر کرائے کہ دورہ حدیث سے سیرتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ڈھل جانے کا ذوق فراواں ہوگیا، حضرت پیر صاحب کا منتہی علم، قرب کی منزلوں سے آشنا ہوتا جا رہا تھا کہ حضرت شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ کا علمی فیضان احاطہ کئے ہوئے تھا۔ دارس ومدرّس مطمئن تھے کہ منزلِ مراد قریب آتی جا رہی ہے۔ آخر دستارِ فضیلت سجا دی گئی۔ یہ دستار رسمی نہ تھی۔ حقیقتاً دستارِ عظمت تھی۔ واپس لوٹے تو وہ نہیں تھے جو جامعہ رضویہ میں آئے تھے ایک بدلی ہوئی شخصیت ایک مکمل نیا وجود جس کے دامن میں علم کی خیرات بھی تھی اور حسنات کی سوغات بھی۔

تکمیل علم کے بعد نیریاں شریف تشریف لائے، والد گرامی رحمۃ اللہ علیہ جو رفعتِ علم چاہتے تھے حاصل ہو چکی تھی، ایک ایسا جوان سامنے تھا جو ترویج خیر کا عزم لئے ہوئے تھا اور اس عزم میں صلاحیت بھی نمایاں تھی حضرت بابا فریدالدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کے ارشاد کے مطابق کہ خلافت کے لئے تین شرائط ہیں۔ علم، عمل اور اخلاص والد گرامی رحمۃ اللہ علیہ نے

Remove Watermark Now

ہر جانب صلاحیتوں کی جولانی دیکھی تو خلافت سے نواز دیا۔ یہ مستقبل کے کارہائے نمایاں کی تمہید تھی۔ پیر صاحب نے خلافت کو اعزاز سے زیادہ ذمہ داری سمجھا اور ہمہ تن اس ذمہ داری کو نبھانے کے لئے کمربستہ ہوگئے، نیریاں شریف کے باسیوں پر ہی نہیں، کشمیر و پاکستان کے اطراف میں خلافت کا یہ فیضان پھیلتا چلا گیا حتیٰ کہ برصغیر و یورپ میں بھی اس کے اثرات نظر آنے لگے، یورپ کا سفر پیر صاحب کا ہمیشہ سے معمول رہا کہ مشکل مراحل سے گزرنا آپ کو زیادہ پسند تھا اور یہ کہ یورپ کا ناآشنا ماحول متقاضی تھا کہ وہاں دینِ حق کی روشنی پھیلائی جائے، یہ یقیناً دشوار گزار مرحلہ تھا کہ مادی آسودگیوں میں غرقاب انسان روحانی عظمتوں سے بے بہرہ ہوتے ہیں مگر یہی تو وہ کام ہے کہ مردانِ خیر کو کرنا ہے اور اس اعتماد کے ساتھ آیا کہ۔

مرد باید کہ ہراساں نہ شود

شیخ العالم اسی عزم بلند کے ساتھ ہر مشکل سے ٹکرانے کا حوصلہ پاکر میدان تبلیغ میں اُترے۔ کشمیر کی وادی کو تو مرکز ہونے کا شرف حاصل تھا۔ آپ نے اسی کو مرکز بنایا اور اپنے مشن کا آغاز کیا۔ 1966ء کا سال وہ انقلابی دورانیہ ہے کہ آپ لندن کی سرزمین کو اپنی جولاں گاہ بنانے کے لئے وہاں تشریف لے گئے۔ برطانیہ میں مسلمانوں کی ایک کثیر تعداد بس چکی تھی۔ حصول رزق کے متعدد ذرائع دریافت ہو چکے تھے۔ مالی معاملات سے ذرا فراغتِ ہوئی تو عاقبت کی فکر بھی ہونے لگی۔ مسجدیں تعمیر ہونے لگیں، دینی اجتماع منعقد ہونے لگے تبلیغی ضرورت کے تحت مبلغین وواعظین کی ایک کثیر تعداد برطانیہ کو مسکن بنانے لگی مگر

ظرف کی تشنہ لبی محتاجِ ساقی تھی ابھی

pdfelement

یہی احتیاج پیر صدیقی مدظلہ کو برطانیہ لے آئی۔ راہنمائی کا سلیقہ حاصل تھا اور حالات کے تقاضوں سے بھی باخبری تھی بہت جلد پذیرائی ملی، شہر شہر اجتماع ہونے لگے اور ایک مربوط سلسلہ رشد قائم ہو گیا ایک مضبوط حلقہ اس مشن کی ترویج میں ہم راہ ہوا اور برطانیہ کے قریہ قریہ سے خوش آمدی دعوت نامے ملنے لگے۔ نیریاں شریف کا سلسلہ مائل بہ عروج تھا کہ خبر ملی حضرت خواجہ غلام محی الدین غزنوی ﷫ کی طبیعت بہت ناساز ہے اور اضمحلال بڑی تیزی سے جسم میں سرایت کرتا جا رہا ہے۔ جب اطلاعات تشویش ناک حدوں کو چھونے لگیں تو آپ نے واپس آنے کا فیصلہ کر لیا۔ اگست 1974ء کو نیریاں شریف آ گئے۔ والد گرامی کی ناسازی طبع اندوہناک ہوتی جا رہی تھی چنانچہ فیصلہ کر لیا گیا کہ راولپنڈی لے جایا جائے اور ملٹری یا سول ہسپتال میں علاج کرایا جائے۔ یہ سب اہتمام پیر صاحب کی نگرانی میں ہوا۔ ملٹری ہسپتال میں جتنے روز بھی قیام رہا آپ اپنے والد گرامی اور مرشد کریم کے پہلو میں رہے مگر تقدیر کا فیصلہ نافذ ہو چکا تھا۔ تقریباً چھ سات ماہ کی کشمکش کے بعد حضرت قبلہ عالم ﷫ کی روح آسمان کی بلندیوں کی جانب پرواز کر گئی یہ 11 اپریل 1975 دوپہر کا سماں تھا کہ نیریاں شریف کا راہنمائے اول اپنا مشن مکمل کر کے تہہ خاک آسودہ ہو گیا۔

حضرت پیر صاحب کو خلافت تو مل چکی تھی اب مسند نشینی کا مرحلہ تھا سات برادران تھے اور سات ہی چچا زاد اس طویل کہکشاں سے کسی ایک کو یہ منصب سنبھالنا تھا۔ حالات تو فیصلہ دے چکے تھے اب صرف رسم باقی تھی برادران کی نظر کا مرکز بھی ایک تھا اور عم محترم ﷫ کا فیصلہ بھی یہ تھا کہ پیر صدیقی مدظلہ اس مسند نشینی کے حقدار ہیں

Remove Watermark Now

چنانچہ اتفاق واتحاد سے آپ کو مسند آرائے نیریاں شریف مقرر کر دیا گیا اس طرح ایک خانقاہ کی سربراہی بھی آپ کو ودیعت ہوئی کہ مسند کے قیام کے مقاصد وفرائض آپ پہلے سے ہی ادا کر رہے تھے۔

مسند نشینی:

حضرت پیر علاؤالدین صدیقی مدظلہ 1975ء سے نیریاں شریف کے حلقہ احباب کے صدرنشین بنے حیرت ہے کہ آپ کا تبلیغی ولولہ پہلے سے بھی فزوں تر ہوا حالانکہ عام مشاہدہ یہ ہے کہ مسند نشینی فعالیت کی راہ میں رکاوٹ بنتی ہے۔عقیدتوں کا ہالہ سست روبنا دیتا ہے اور سہولتوں کی فراہمی آرام طلبی کو دعوت دیتی ہے مگر پیر صدیقی مدظلہ کے ہاں فعالیت پر جوبن آیا اور حرکت زیادہ پرخروش ہوئی، یوں محسوس ہوتا ہے کہ ہمہ جہت عمل پسندی کو فروغ ملا اور کام کرنے کی دسترس مزید جوان ہوئی، نیریاں شریف کو ظاہری طور پر بھی ایک مسند بنا دیا گیا اور روحانی برکات کی بھی فراوانی ہوئی۔حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کا دیدہ زیب مزار زائرین کی آنکھوں کی ٹھنڈک قرار پایا تو سجدہ گذاری کا ذوق مسجد کی زیبائی اور وسعت نے اور توانا کر دیا۔اب نیریاں شریف ایک مرکز تھا جہاں سے عُشاق کے قافلے پارسائی کے ہالے میں گزرتے اور دوروںزدیک کو ذوق بندگی عطا کرتے۔چک بیلی خان جو ابتداء ہی سے شوقِ عبادت کا نشان تھا شب زندہ دار وجود کا روپ دھار گیا۔اقبال نگر کا اقبال جاگا کہ

جھکنے والوں نے رفعتیں پائیں

اقبال نگر سجدہ گذاروں کا ایک مضبوط پڑاؤ بن کر اب گردونواح کو مہکا رہا ہے۔لالہ موسیٰ کے عقیدت مند بھی قرضِ محبت ادا کرنے میں کسی سے پیچھے

نہیں۔گجرات، گوجرانوالہ اور لاہور نقشبندیت کے روشن نشان قرار پائے فیصل آباد تو مرکزی مقام بنا کہ یہاں ایک وسیع اور عظیم مسجد کی تعمیر آخری مراحل میں ہے۔ طلبہ وطالبات کے لئے ایک لائق فخر تعلیمی ادارہ زیر تعمیر ہے۔ادارے کی وسعت دیکھ کر نقشبندیت کے دامنِ کرم کا پھیلاؤ یاد آتا ہے۔

یورپ میں پیر صاحب کے عملی اقدامات بہت بارآور ہو رہے ہیں پیر صاحب نے برمنگھم کے شہر کو اپنی مساعی کا مرکز بنایا۔برطانیہ اور پھر برمنگھم کے مہنگے شہر میں 8 کنال رقبہ اور بھی مرکزی علاقے میں ایک کاردارد ہے جہاں ایک خوبصورت مسجد کی تعمیر پیر صاحب کی حسن جمالیات کی شہادت دیتی ہے۔اتنا بڑا ہال کہ ہزاروں نمازی سجدہ ریز ہو سکیں پھر چاروں طرف دیدہ زیب رہائش گاہیں جو طلبہ واساتذہ کے لئے آرام گاہیں ہیں ایک بہت بڑے علمی مرکز کا نقشہ پیش کرتی ہیں، راقم الحروف کو اس ادارے میں چند روز قیام کا موقعہ میسر آیا تھا، ایک علمی فضا ہے جو چاروں طرف جلوہ فگن ہے۔یہاں پیر صاحب کی زیر نگرانی تبلیغی وتدریسی اجتماع ہوتے تھے جن میں حاضرین وسامعین کی تعداد برصغیر پاک وہند کے کسی کامیاب اجتماع سے کم نہیں ہوتی مزید یہ کہ حاضرین کا شوق وولولہ دیدنی ہوتا ہے وہاں حاضر ہو کر پیر صاحب کی مساعی کی کامیابی نظر نواز ہوتی ہے۔بلاشبہ دیارِ غیر کو مانوسیت کی یہ فضا مہیا کرنا پیر صاحب کا عظیم کارنامہ ہے۔یہ صرف برمنگھم پر ہی منحصر نہیں پورے برطانیہ میں علمی جمال اور صوفیانہ جلال کا روح پرور منظر ہر کہیں دکھائی دیتا ہے۔تحریر کنندہ ایسے روحانی اجتماعات کا چشم دید گواہ ہے۔سبحان اللہ

ایں کار از تو آید و مرداں چنیں کنند

pdfelement

Remove Watermark Now

برطانیہ کے علاوہ پیر صاحب دیگر یورپی ممالک میں بھی آتے جاتے رہتے ہیں۔یورپ کا تفصیلی دورہ بھی حال ہی کی بات ہے۔ناروے خصوصی طور پر دو مرتبہ جاچکے ہیں۔کینڈا کا بھی دو دفعہ دورہ کر چکے ہیں امریکہ بھی دو بار گئے ہیں ۔یہ سب دورے تبلیغی تھے۔ہر جگہ سے اللہ ہو کی صدائیں بلند ہوئی ہیں۔ان دوروں کے اثرات کا اندازہ یوں کیا جاسکتا ہے کہ گذشتہ سال یورپ کے عمومی دورے کے دوران تقریباً بیس ہزار یورپین باشندے اور آبادکار لوگ حلقہ ارادت میں آئے ہیں پاکیزہ نفسی کی ایسی بہار آئی ہے جو بتدریج سارے یورپی ممالک کو محیط ہوتی جارہی ہے۔

حال ہی میں پیر صاحب کا عزم جواں تعلیم بنات کی طرف متوجہ ہوا ہے دو کالج برائے خواتین پہلی پیش رفت ہے،عمارات خریدی گئی ہیں اور ماہر اساتذہ تعینات کئے گئے ہیں اور برمنگھم میں اور مانچسٹر کے قریب برلے میں خواتین کے تدریسی پروگرام کا آغاز ہو چکا ہے،یہ تعجب کی بات ہے کہ برطانیہ جیسے تعلیم یافتہ ماحول میں تعلیم وتدریس کے ساتھ تہذیب نفس کا کفیل ادارہ پورے برطانیہ کی توجہ لے رہا ہے پرخلوص کاوش یوں ہی بارآور ہوتی ہے کہا جاتا ہے کہ خلوص ایک ایسا جوہر پارہ ہے جو اپنی روشنی سے منور رہتا ہے اُسے کسی خارجی روشنی کی ضرورت نہیں ہوتی۔

نفاذِ اسلام کی کوشش:

پیر صاحب صرف مسند نشین ہی نہیں نہایت متحرک مبلغِ اسلام بھی تھے،آپ کے شبانہ روز ترویجِ اسلام اور نفاذ اسلام کی جدوجہد میں بسر ہوتے تھے اور جب بھی کسی جانب سے نفاذِ اسلام کی تحریک اٹھتی ہے آپ اپنے منصب اور مسند کو بھول کر

پیچھے چلنے پر تیار ہو جاتے ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس مشن کے ساتھ کس قدر اخلاص ہے وگرنہ بڑی سے بڑی تحریکیں بھی حصول قیادت کے افتراق کا شکار ہو کر دم توڑ دیتی ہیں، ایسا ہی ایک واقعہ کشمیر کی تاریخ کا حصہ ہے۔دعویٰ کیا گیا کہ حکومتی سطح پر اسلام کے نفاذ کی کاوش کرنا ہے۔کشمیر کے اکابر سیاستدان سردار عبدالقیوم خان اور سردار سکندر حیات خاں بھی اس تحریک کے دم ساز تھے۔نیریاں شریف میں عظیم اجتماعات ہوئے۔سردار صاحبان خود تشریف لائے،تحریک کے مقاصد بیان ہوئے تو اعانت کا اعلان کیا گیا یہ کہا جب وہ خود بھی اسلام کی حاکمیت کے قائل ہیں تو انکار کیسا ایک سازگار ماحول تشکیل پا گیا اور نفاذِ اسلام کی منزل قریب نظر آنے لگی، صادق الیقین مسلمان خوش تھے اور یوم نجات کا انتظار کرنے لگے تھے مگر یہ بھرپور تحریک بھی کامیاب نہ ہوسکی کہ پرخلوص اظہار ہمیشہ دل کی آواز نہیں ہوتا اور جذبے ہمیشہ صداقت شعار نہیں ہوتے۔قبلہ عالم کی شبانہ روز کی محنت یوں ضائع ہوئی تو صدمہ ہوا کہ تمام جدوجہد پادرہوا ثابت ہوئیں مگر یہ ناکامی مایوسی میں نہ ڈھلی،کوشش مسلسل جاری رہی۔آل پاکستان سنی کانفرنسوں میں شرکت اسی خواب کی تعبیر کے لئے تھی۔سچ ہے ارادے باندھنا ہی انسان کے بس میں ہے کامیابیاں تو قدرت کا انعام ہوتی ہیں۔

برادران کی تربیت:

پیر صاحب پر مسند کی ذمہ داری کے ساتھ برادران کی راہنمائی اور تربیت کا بوجھ بھی تھا،برادران میں سے زیادہ ابھی زیر تعلیم تھے۔اُن کی تعلیم کا انتظام کر کے

Remove Watermark Now

سرپرستی کا حق ادا کیا گیا، پھر صرف درسی تعلیم پر ہی اکتفا نہ کیا، تربیت کے مراحل میں بھی راہنمائی کی، اخلاقی راہبری اس دور کا سب سے مشکل مرحلہ ہے۔ مسلم تہذیب وثقافت سے آگہی عصرِ حاضر کا سب سے بڑا فریضہ ہے۔ صوفیاء کا تو کردار ہی تہذیب اسلامی کے نفاذ سے واضح ہوتا ہے۔ تہذیب دراصل اُن غیر ضروری شاخوں کے کاٹنے کا نام ہے جو ابھرتے ہوئے درخت میں اُگ آتی ہیں اور شجر کو پُر بہار نہیں رہنے دیتی۔ اسی طرح انسان کے اعمال وکردار سے وہ غیر مناسب لاحقے جدا کرنا ایک ماہر نگران کا کام ہوتا ہے۔ اسے ہی تہذیب کہتے ہیں، ثقافت تنوں کو سیدھا کرنے کا نام ہے کہ غیر مناسب جھکاؤ کسی اور کی نشوونما میں حائل نہ ہوجائے۔ تہذیب اگر وجود کی راستی کی حفاظت ہے تو ثقافت معاشرے کے نامناسب دباؤ کا سدباب کرنے کو کہتے ہیں۔ صوفیاء اپنے معتقدین کے لئے تہذیب نفس کا فریضہ بھی انجام دیتے ہیں اور معاشرتی حسن کے قیام کا بھی۔ پیر صاحب کے ذمے یہ دوہرا فریضہ تھا جو آپ نے اس احسن طریقے سے نبھایا کہ آج کردار کی پکی ہوئی فصل تربیت کے حسن کی گواہ ہے، سب برادران نقشبندیت کے فیضان کے مظہر ہیں اور دین حق کی چلتی پھرتی تصویریں ہیں۔

محی الدین اسلامک یونیورسٹی:

پیر صاحب کا ذہنی جھکاؤ شروع ہی سے اشاعت علم وحکمت کی طرف تھا اس لئے آپ کو جہاں موقعہ ملتا تدریسی وتربیتی کام کا آغاز کردیتے۔ یوں بہت سے ابتدائی ادارے معرضِ وجود میں آئے مگر یہ ادارے پیر صاحب کے عزم بلند کی تسلی کے لئے کافی نہ تھے، خیالات کی گردش کسی بڑے منصوبے کی تحریک دے رہی تھی،

دل ودماغ کا مجموعی فیصلہ کسی لائق التفات تعلیمی ادارے کا قیام تھا، شبانہ روز یہی خیالات اُفق ذہن کا احاطہ کئے رہے حتٰی کہ خوابوں میں بھی یہی خیالات امڈتے رہے۔ کہا جاتا ہے کہ خواب یا تو نامکمل خواہشات کی تکمیل کا اشارہ ہوتے ہیں یا آنے والے واقعات کا پیشگی عکس ہوتے ہیں، پیر صاحب کے ہاں دونوں صورتیں فعّال تھیں۔ ناتمام خواہش اتمام کی راہیں تلاش کررہی تھی اور مستقبل کے ارادے خوابوں میں جگمگانے لگے تھے۔ 1980 کا سال تھا کہ یہ خواہش منہ زور ہوگئی تھی۔ فرماتے ہیں کہ ایک خواب دیکھا کہ دربار کے سامنے غیر ہموار پہاڑی پر ایک عمارت ابھرتی ہوئی محسوس ہوئی، عمارت دیدہ زیب بھی تھی اور پر شکوہ بھی بس پھر یقین ہوگیا کہ خواب اپنی تعبیر کی طرف بڑھ رہا ہے۔ زمین کا جائزہ لیا۔ وسائل پر نظر ڈالی، احباب سے مشورہ کیا اور چند سالوں کی اندرونی تب وتاب ایک یقین میں ڈھل گئی۔

1988ء میں اللہ کا نام لے کر ایک ایسی عمارت کا سنگ بنیاد رکھ دیا جو پیر صاحب کے ذہنی نقشے کے مطابق تھی۔ اب کسی کی راہنمائی بھی درکار نہ تھی، خود ہی نقشہ نویس تھے خود ہی ماہر تعمیرات، خیال صورت مجسم میں ڈھلنے لگا اور دیکھتے ہی دیکھتے پہاڑ کی چوٹی ایک خوبصورت عمارت کا روپ لے گئی، خیال چونکہ حدود آشنا نہیں ہوتے اس لئے اُن کی تکمیل بھی بے کنار تھی، منزل پہ منزل تعمیر ہوتی گئی، کشادہ کمرے، پر بہار برآمدے یوں تعمیر ہوگئے کہ جیسے کسی ماہر تعمیرات کی نگرانی حاصل رہی ہو۔ سچی بات یہ ہے کہ صاحب خیال ہی بہتر صورت گر ہوتا ہے۔ عمارت تیار ہوگئی جو کشمیر کے بیشتر تعلیمی اداروں سے منفرد ہے، اس کی دیدہ زیبی ہی نشرِ علم کا پیغام ہے۔ یہ بھی حیرت کی بات ہے کہ جس نے ایسے اداروں میں تعلیم نہ پائی ہو، جو دینی

pdfelement

Remove Watermark Now

مدارس کے فرش پر حصولِ علم کا جو یار رہا ہو اُس کے وجدان میں ایک جدید یونیورسٹی کے خدوخال کیسے نمایاں ہوئے۔ یونیورسٹی بھی ایسی جو طلبہ کی تعلیمی سرگرمیوں کی بھی کفالت کرے اور رہائش کا وسیلہ بھی ہو۔

علم کدہ تو تیار ہو گیا اب مرحلہ اس کو آباد کرنے کا تھا۔ پیر صاحب نے اپنی مسندی عظمت کو اس تلاش میں حائل نہیں ہونے دیا۔ ہر اُس صاحبِ علم کے ہاں گئے، تعاون وراہنمائی کی اپیل کی، یہ بھی اعتراف کیا کہ آپ ایسے اداروں کے انتظام وانصرام سے مانوس نہیں ہیں۔ یہ بھی ہمارے معاشرے کی بدقسمتی ہے کہ فیصلے ماضی کے تجربات کے مطابق کیے جاتے ہیں راہیں تلاش کرنے کی ہمیں عادت نہیں، احباب نے خواہش کے اظہار کو سنا اور ناممکن قرار دے کر رد کر دیا۔ کسی نے نرسری سکول بنانے کا مشورہ دیا تو کسی نے زیادہ سے زیادہ مڈل سکول کی تاسیس کی حوصلہ افزائی کی، پیر صاحب جب بھی اس عمارت کو یونیورسٹی کہتے احباب مسکرانے لگتے اور خام خیال تصور کرتے مگر یہ بھی حقیقت ہے کہ عزم مصمم خارہ شگاف ہوتا ہے پیر صاحب کے پیش نظر یہ ارشاد ربانی تھا کہ

فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ. (آل عمران 159)

"جب عزم کر لو تو اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرو"۔

اسی سلسلے میں راقم الحروف سے ملاقات ہوئی اور تذکرہ ہوا، میرا نقطہ نظر یہ تھا کہ نیک ارادوں کے آگے بند نہیں باندھنے چاہیے، نیکی ایک قوت ہے وہ خود راستہ بنا لیتی ہے چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ 1998ء میں مجھے یہ خدمت سونپی گئی۔ پیر صاحب کے جواں جذبے پر رحمت کا سایہ تھا، دوسال کی جدوجہد کا نتیجہ محی الدین

اسلامک یونیورسٹی نیریاں شریف کی صورت میں سب کے لئے حیرت کا باعث بنی، اب تو ناممکن کہنے والے بھی دم بخود تھے، یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ تعمیر کے لئے محنت سے کئی گنا زیادہ عمل کے دوام کو حاصل ہوتی ہے۔ دعا ہے کہ یہ کارخیر مزید وسعتوں کا سبب بنے۔

محی الدین اسلامک یونیورسٹی کی راہ میں متعدد معاملات تھے، دور دراز علاقہ، سربلند پہاڑی آنے جانے کی مشکلات، اساتذہ کی فراہمی کی مشکل مگر ہمت جوان ہو تو مشکلات راہ نہیں کاٹتیں، محکمانہ منظوری اور خاص طور پر پارلیمنٹ کا تعاون اس قدر دشوار ہوتا ہے کہ کئی کئی سال اس تمہیدی کاوش پر لگ جاتے ہیں مگر یہاں تو سارے دستور ہی بدل گئے، طلبہ کی ایک بڑی تعداد دور دراز کے علاقوں سے حصولِ علم کے لئے حاضر ہو گئی، اساتذہ بھی مل گئے اور یونیورسٹی پوری آب وتاب کے ساتھ دیگر یونیورسٹیوں کی صف میں شامل ہو گئی۔

pdfelement

محی الدین میڈیکل کالج میرپور:

یونیورسٹی کے قیام کے ساتھ ہی پیر صاحب کا فعال ذہن کسی اور کارنامے کے بارے میں سوچنے لگا۔ ذہنی آسودگی اور تربیتی استحکام کے ساتھ توانا جسم کی بھی ضرورت ہوتی ہے اس لئے میڈیکل کالج قائم کرنے کا فیصلہ کر لیا گیا، یہ مرحلہ دشوار تھا کہ اس کے لئے ایسی جگہ درکار تھی جو آمدورفت کے لئے زیادہ پیچیدہ نہ ہو، میرپور ایک جدید شہر ہے وہاں کی آبادی کا تعلق برطانیہ سے نہایت گہرا ہے اس لئے علمی پیش رفت اور خصوصاً جدید تعلیم کی طرف توجہ زیادہ ہے۔ میرپور سے متصل زمین خریدی گئی جو

میڈیکل کالج کی تمام ضرورتوں کی کفالت کر سکے، تعمیراتی نقشوں پر وقت ضائع نہ کیا گیا۔ دو چار کالجوں کا جائزہ لیا گیا۔ وادی کشمیر میڈیکل کالج سے خالی تھی اس لئے پنجاب کے میڈیکل اداروں سے راہنمائی لی گئی اور ایک یادگار سنگِ بنیاد رکھ دیا گیا۔ عمارت کی تعمیر شروع ہوئی اور دیکھتے ہی دیکھتے ایک دیدہ زیب عمارت تیار ہو گئی جو جملہ ضرورتوں کے لئے کفالت کرتی ہے، اساتذہ کی دستیابی مشکل کام تھا مگر معاوضوں کی دلکشی نے یہ مرحلہ آسان کر دیا، مقصود مالی مفادات نہ تھے، تعلیمی سہولت تھی اس لئے ہر مرحلہ آسان ہوتا گیا۔ الحمد للہ داخلے ہو چکے پی۔ ایم۔ ڈی۔ سی کی منظوری حاصل ہو گئی اور تدریسی عمل کا اجراء ہو گیا۔ یہ ایک اور کارنامہ تھا جو پیر صاحب کے مستحکم ارادے سے عملی شکل لے چکا اور کامیابی سے رواں دواں ہے۔

النور ٹیلی ویژن:

عصرِ جدید کے تقاضے متنوع پیش رفت کا مطالبہ کرتے ہیں، تبلیغی مساعی جدید الیکٹرونک آلات کی مدد سے دو آتشہ ہو جاتی ہے اور خیر کا پیغام لمحوں میں جغرافیائی حد بندیاں عبور کر لیتا ہے۔ ٹیلی ویژن آج کے دور کا مضبوط میڈیا ہے جس کی آواز بیک وقت پوری دنیا کو محیط کر لیتی ہے۔ پیر صاحب کا ہمہ متحرک ذہن ہر دستیاب ذریعہ کو نشرِ حسنات کے لئے وقف کرنا چاہتا ہے اس لئے اس تجویز کو پذیرائی حاصل ہوئی کہ محی الدین ٹرسٹ کا ایک ٹیلی ویژن چینل ہونا چاہیے، تجویز ارادے میں ڈھلی اور حکومتی اداروں کو متوجہ کر لیا گیا۔ محنت تو ہوئی کہ مرحلہ آسان نہ تھا مگر کامیابی نصیب ہوئی اور النور ٹیلی ویژن کا برمنگھم سے اجراء ہو گیا، النور کی نشریات کا دائرہ پھیلتا چلا گیا

اور بہت جلد ایک سو ستر ممالک کے سامعین و ناظرین النور ٹیلی ویژن سے نورِ علم و حکمت حاصل کرنے لگے پروگراموں کا تنوع اس تیزی سے بڑھا کہ ناظرین ہمہ وقت اسی کے ہو رہے، پھر حضرت صاحب کے اپنے ارشادات جن میں امتیازی شان درس مثنوی مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ کو حاصل رہی یوں گوش گذار اور نظر نواز ہوئے کہ النور کا فیضان گھر گھر اُترنے لگا۔

مثنوی کا درس درحقیقت روحانیت کا پیغام ہے جس نے مشرق و مغرب کو متاثر کیا ہے پیر صاحب کا اندازِ تدریس خلوص کے جذبوں میں ڈھلا ہوا ہے اپنے اور مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ کی سچی آواز کا پرتو ہے اس لئے بہت مقبول ہے سماعتوں کو بھی جھنجھوڑ رہا ہے اور دلوں میں بھی انقلاب برپا کر رہا ہے۔

مضامین و موضوعات کی کثرت کے ساتھ ذریعہ اظہار میں بھی تنوع رہا، عربی، اردو، پشتو، گوجروی، انگریزی، گجراتی، بنگالی کے علاوہ بھی بعض علاقائی زبان اظہار کی کفالت کرنے لگیں ماہر قلمکار، جید علماء دین اور معروف دانش ور، النور کی بہار کے ذمہ دار ہیں، النور کی نشریات نے پیر صاحب سے رابطوں کو ہمہ وقت مضبوط رکھا، دینی معلومات، ثقافتی پیش رفت اور اجتماعی میلانات کو اس خوبصورتی سے صفحہ سکرین پر نمودار ہوتے دیکھ کر ناظرین میں قلبی موانست اور ذہنی ہم آہنگی کی آبیاری ہوئی ہے اور عقیدت مندوں کو اپنے مرشد کے حضور حاضر رہنے کی سعادت ملی ہے، یہ مواصلاتی رابطہ روز بروز مستحکم ہو رہا ہے اور خیر کی مہک عام ہوتی جا رہی ہے۔

نقشبندیت کی اشاعت:

پیر صاحب نقشبندی سلسلے کے مسند نشین ہیں یہ نہ خاندانی جبر کا نتیجہ ہے اور نہ کسی مسند کی حاشیہ برداری کا ثمر ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ حضرت صاحب اپنے ذہنی جھکاؤ اور قلبی تعلق کی بنا پر نقشبندی ہیں، معمولاتِ زندگی دیکھ لیجئے یا معاشرتی رویے پرکھ لیجئے، ہر معمول سے اور ہر رویے سے نقشبندیت آشکار ہوگی، نقشبندی اکابر سے آپ کی والہانہ محبت ہر میلان سے نمایاں ہے۔ مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ آپ کے محبوب اکابر میں سے ہیں، اُن کا ذکر آجائے تو پر مسرت جنبش پورے جسم پر چھا جاتی ہے، ایک وارفتگی کا سماں ذکر مجدد کا لازمی نتیجہ ہے۔ متوسلین کو راہنمائی عطا کرنا ہو تو حوالہ مجدد رحمۃ اللہ علیہ کا مرغوب ترین حوالہ ہے، تمام سلاسل اولیاء کے عقیدت مند ہیں مگر سلسلہ نقشبندیہ کے غلام ہیں، یہی وجہ ہے کہ اوراد و وظائف کی تلقین سے بڑھ کر شریعت مطہرہ کی متابعت پر زور دیتے ہیں، آداب شریعت کی پابندی نے انہیں نقشبندیت کا شیدا بنا دیا ہے۔

حضرت سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے عقیدت مندانہ وارفتگی تو نام سے عیاں ہے، گفتگو کسی موضوع پر ہو۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ذکرِ خیر ناگزیر ہے۔ یہ وابستگی کا دوام ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے خلاف ایک حرف بھی برداشت نہیں ہے۔ حال ہی میں برطانیہ کی فضاؤں میں تف کا خمار اٹھا اور ایک تسلیم شدہ مسئلہ کو معرضِ فساد بنانے کی سعی کی گئی، حیرت ہوتی ہے کہ رسالت مآب ﷺ کے فیصلے بھی ذاتی پسند و ناپسند کا ہدف بن گئے ہیں، اس فسادِ فکری میں پیر صاحب کی استقامت دیدنی تھی اور ہے، نہ کوئی مصلحت آڑے آئی اور نہ کوئی خلجان سدِ راہ بنا، افضل البشر بعد الانبیاء ہونے کا یقین اس قدر راسخ تھا کہ اس چوبائی حملے کا پوری جرأت اور ایمان

دارانہ اعتماد کے ساتھ مقابلہ کیا حتیٰ کہ حق کا روشن چہرہ روشن تر ہو گیا ایک مسند نشین صاحب سجادہ کی یہ استقامت سب کے لئے مشعلِ راہ ہے، پیر صاحب اس نعرہ مستانہ پر تبریک کے مستحق ہیں کہ عقائد و یقین کے اعتماد کو حوصلہ ملا ہے، النور ٹی وی نے اس حوالے سے شاندار خدمات انجام دی ہیں جس نے پیر صاحب کے ٹی۔وی چینل کے اجراء کے فیصلے کی توثیق کی ہے۔ راہنمائے قوم کا یہ منصب ہوتا ہے کہ وہ قوم کی صحیح دستگیری کرے۔ پیر صاحب نے اپنے منصب کا حق ادا کر دیا ہے جس پر آپ تحسین کے مستحق ہیں۔

اولاد:

پیر صاحب کو اللہ تعالیٰ نے دو بیٹوں اور ایک بیٹی سے نوازا ہے۔ بیٹے دنیاوی علوم کے ساتھ دینی علوم پر بھی تسلی بخش دسترس رکھتے ہیں۔ سلطان العارفین جامعہ ازہر سے تعلیم پا چکے ہیں اور ایک باصلاحیت جوان ہیں۔ ڈاکٹریٹ کے لئے سرگرم عمل ہیں۔ چھوٹا بیٹا نور العارفین ہے جو دینی علوم میں مہارت کے ساتھ ساتھ یونیورسٹیوں کی تعلیم سے بھی بہرہ ور ہے اور لائق اعتماد علمی صلاحیت کا حامل ہے۔ دونوں صاحبزادے غزنوی مشن کو آگے لے جانے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ یہ اس دور میں مسندوں کی ضرورت ہے جو نیریاں شریف کی مسند کو حاصل ہے۔

ارشادات:

پیر صاحب کی عمومی گفتگو بھی نصیحت افروز ہوتی ہے، آپ کا لہجہ اور آہنگ مسحور کن ہے، موضوع کوئی بھی ہو، بات کہنے اور سامع تک پہنچانے کا ملکہ آپ کو حاصل ہے۔ خطبات میں تو ارسال معنی کا وہ اہتمام ہوتا ہے کہ سامع کسی علمی سطح کا بھی

Remove Watermark Now

Remove Watermark Now

ہو گرویدہ ہو جاتا ہے، الفاظ آبشار کی طرح امڈے آتے ہیں، حکایات وروایات تجسیم کی صورت لیتی ہیں۔ درس مثنوی جو اپنی جاذبیت اور اثر آفرینی کے حوالے سے سامعین کے قلوب کو گرماتا ہے اس قدر مقبول ہوا ہے کہ النور ٹی۔وی کی شناخت بن گیا ہے، مولانا روم ؒ کی اشاراتی اور تلمیحاتی گفتگو جس سلیقے سے وضاحت کے مراحل طے کر رہی ہے کہ ہر سننے والا سپاس گزار ہے۔

تبلیغی دوروں میں اجتماعات کا انعقاد ہوتا ہے اور پیر صاحب کے مواعظ حاضرین کی سماعتوں میں رس گھولتے ہیں۔ ہر گفتگو کسی مقرر موضوع پر ہوتی ہے تفہیم کی ضرورت نظم ونثر کا حوالہ لیتی ہے قرآن وحدیث کا نور ہر گفتگو کا امتیاز ہوتا ہے۔ صالحین کی حکایات موقع کی مناسبت سے بیان ہوتی ہیں کبھی گفتگو اس قدر پھیل جاتی ہے کہ احساس ہونے لگتا ہے کہ موضوع کے دائرے سے نکل گئی ہے مگر سامعین کو حیرت ہوتی ہے جب اچانک پیر صاحب موضوع پر پہنچ جاتے ہیں اس سے یہ یقین آتا ہے کہ لفظوں نے بہکایا نہیں، پیر صاحب انہیں نہایت دانش مندی سے استعمال کر رہے ہیں یہ بارہا دیکھا کہ بیان کا زور بے قابو نہیں ہوا، حقیقت یہ ہے کہ پیر صاحب جو کہنا چاہتے ہیں وہ ہمیشہ اُن کے پیش نظر رہتا ہے۔ یہی کسی مقرر کی کامیابی ہوتی ہے کہ وہ راستوں کی بھول بھلیوں میں گھر کا راستہ نہ بھولے۔

پیر صاحب کا زورِ کلام اور اندازِ گفتگو سماعتوں کے لئے ایک نایاب سرمایہ ہے اس کا درست ادراک وہی کر سکے گا جو آپ کی محفل میں حاضر ہوا ہو۔ تعجب کی بات یہ ہے کہ مادری زبان پشتو ہے مگر اردو اس سلیقے سے بولتے ہیں کہ اہل زبان ہونے کا گمان ہوتا ہے۔ بعض احباب نے آپ کے ارشادات کو جمع کرنے کی کاوش بھی کی

ہے۔ بہتر ہوتا کہ ایک قلمکار شب وروز ساتھ دیتا کہ گفتگو کو صفحہ قرطاس پر منتقل کر دیتا تو اُن اصحاب تک بھی یہ روشنی پہنچ جاتی جو موجود نہ تھے۔ حقیقت یہ ہے کہ جس قدر اس حوالے سے کام ہونا تھا نہ ہو سکا۔ تلافی مافات کا اب بھی موقعہ ہے کہ یہ ایک مسند نشین کی گفتگو ہی نہیں نصیحت افروزی کے استعارے بھی ہیں۔

٭ جب علم وعمل مل جائیں تو علم جذبے دیتا ہے، عمل نشانِ منزل کا پتہ دیتا ہے اور جب تقویٰ نشۂ صبح گاہی دے تو محبوب کی بارگاہ سے آواز آتی ہے "اُدْنُ مِنِّی" میرے قریب ہو جاؤ۔

اگر چاہتے ہو کہ شکر کی توفیق ملے تو اپنے سے کمزور پر نظر رکھو، جھونپڑی میں رہنے والوں پر نظر رکھو گے تو شکر کی توفیق نصیب ہوگی اور ارشاد یہ ہے کہ

لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ ۔ (ابراہیم: 7)

شکر سے نعمتوں میں اضافہ ہو جائے گا۔

٭ ایک سوٹ کے بجائے دس سوٹ سلواؤ مگر پہننے کے بعد نظر عطا کرنے والے پر ہی رہنی چاہیے جو مال بندے اور بندہ نواز کے درمیان حجاب بنے اس سے غربت بدرجہا بہتر ہے جو بھوک تو دیتی ہے مگر دوزخ کی آگ تو نہیں دیتی۔

٭ تصوف اسلام کی روح ہے، نماز کو ہی لیجئے، اچھی طرح وضو کرو، صاف ستھرا پہنو، جگہ صاف ہو اور وقت صحیح ہو، قبلہ رو ہو کر اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ ناف پر باندھ لو، رکوع وسجود تمام ارکان کی تکمیل کرو یہ سب لوازمات ہیں، نیت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے لئے پڑھ رہا ہوں، ظاہری شریعت آپ کو نمازی کہے گی مگر تصوف کہتا ہے کہ جو فعل جس کے لئے ہے اُس کے تصور میں اس قدر گم ہو جاؤ کہ اس کے قلب وروح میں اُتر کر

pdfelement

Remove Watermark Now

آپ کو سرور کی کیفیت عطا کر دیں، یہ سرور اور یہ قرب کی کیفیت تصوف ہے ارکان کی تکمیل شریعت ہے مگر ان کے نور و سرور کی کیفیت تک رسائی تصوف ہے۔

٭ لوازمات حیات اور مقاصد حیات میں فرق ہے۔ بیوی، بچے، مکان، کاروبار، مال و دولت، عزت و شہرت جاہ و حشمت، یہ سب لوازماتِ حیات ہیں۔ مقاصدِ حیات، وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ۔ (الذریت:56) میں بیان ہوئے ہیں لوگوں نے لوازماتِ حیات کو مقاصدِ حیات سمجھ لیا ہے جو ان دونوں کے درمیان فرق نہیں کرتا وہ کامیاب انسان نہیں ہو سکتا، اولیاء کرام علیہم الرحمۃ نے ہمیشہ اپنی توجہ مقاصد حیات پر مرکوز رکھی ہے لوازماتِ حیات کے لئے اتنا ہی حکم ہے کہ انسان اتنا کمائے جس سے ضروریات پوری ہوتی رہیں، محتاجی قریب نہ آئے تا کہ صبر و شکر کا دامن ہاتھ سے نہ چھوٹے، صبر و شکر کا مطلب ہے کہ جو مل گیا صبر کرو اور جس کے پانے کی تمنا ہے اُس کے ملنے تک صبر کرو اور یہ مسئلہ وعظ و تقریر سے حل نہیں ہوتا ہاں جس کا دل اللہ کریم اپنی توفیق سے اس طرف پھیر دے یا کسی صاحبِ نظر کی نظر کے نشانے میں آجائے۔

٭ دنیا کی دوستی صرف صحت و تندرستی کی حد تک ہے، انسان محتاج ہو جائے تو دنیا ساتھ چھوڑ دیتی ہے بنیاد مضبوط ہو تو بھی قبر سے آگے رفاقت نہیں، دنیا کی رفاقت، اس کی عزت و وقار ایسا بے وفا ہے کہ انسان معذور ہو جائے تو یہ سب چیزیں ساتھ چھوڑ دیتی ہیں مگر ذکر و فکر والے انسان کی معیت ایسی نعمت ہے کہ انسان معذور ہو جائے یا اس دنیا سے چلا جائے، عزت و وقار پھر بھی ساتھ رہتے ہیں، قبر سے حشر کے میدان تک عزت انسان کے ساتھ رہتی ہے اس کی یہی ایک صورت ہے کہ انسان اپنا

دل و دماغ اور سوچ و فکر اپنے مالک سے دور نہ لے جائے، وہ قرب کی ایسی منزل میں رہے کہ مالک سے آشنائی اوّل اور دنیا سے آشنائی درجہ دوم میں رہے۔

٭ اللہ تعالیٰ کو ماننے والوں کے دو طبقے ہیں ایک وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ کو اپنا معبود مان کر عبادت کرتے ہیں، دوسرا طبقہ وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کو اپنا معبود اور محبوب مان کر اُس کی بندگی کرتا ہے۔ دونوں میں بڑا فرق ہے، معبود تو وہ شجر و حجر کا بھی ہے، فضا و خلا کا بھی ہے۔ صرف معبود جان کر عبادت کرنا عام روٹین ہے۔ محبوب جان کر عبادت کرنا اور بات ہے۔ اس لئے کہ صرف معبود جان کر بندگی کرو گے تو کبھی اطاعت کرو گے کبھی بغاوت، کبھی اپنی مرضی کرو گے اور کبھی اُس کی بات پر عمل کرو گے اور جب محبوب جان کر بندگی کرو گے تو اپنا اختیار ختم کر دو گے۔ پھر تمام اختیار آپ کے محبوب کا ہو گا، ایسے شخص کو محبوب کی ناراضگی کا ہر وقت خطرہ رہتا ہے، محبت کے لئے محبوب کی ناراضگی حجاب ہے اور سب سے بڑا عذاب ہے۔ ایسے لوگ صوفیاء ہیں، اہل تصوف ہیں، تصوف کا سفر سراسر ادب و محبت کا سفر ہے۔

یہ اور قسم کے متعدد ارشادات متوسلین کو یاد ہیں۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ اگر شروع سے ہی ان ارشادات کو محفوظ کرنے کا اہتمام کر لیا جاتا تو آج اہل محبت کے سامنے ایک روشن شاہراہ ہوتی اور ہر مسئلے کا حل ہوتا، اللہ تعالیٰ پیر علاؤ الدین صدیقی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے درجات بلند کرے۔

اللہ تعالیٰ معتقدین کو اس دربار سے منسلک رہ کر نقشبندیت کے فیضان سے سیراب ہونے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔ بجاہ النبی الکریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم۔

pdfelement

"آہ! علامہ پیر علاؤ الدین صدیقی رحمۃ اللہ علیہ"

علم وفن کا خورشید جہاں تاب ڈوب گیا۔!

از: علامہ محمد فروغ القادری

عالمی مبلغ اسلام، قائد تحفظ ناموس رسالت، عالم باعمل، حضرت پیر محمد علاؤ الدین صدیقی رحمۃ اللہ علیہ نقشبندی قادری وائس چانسلر محی الدین اسلامیک یونیورسٹی نیریاں شریف پاکستان، چیئرمین نور ٹی وی، برمنگھم انگلینڈ مورخہ 3 فروری 2017ء مطابق 6 جمادی الاوّل 1498ھ بروز جمعہ بوقت 11 بجے صبح ایک طویل علالت کے بعد یہاں برمنگھم انگلینڈ کے مقامی ہاسٹل میں وصال فرما گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

حیف در چشم وزن، محبت یار آخر شد
روئے گل سیر نے دیدو بہار آخر شد

قحط الرجال کے ان ساعد حالات اور پرفتن دور میں حضرت علامہ پیر محمد علاؤ الدین صدیقی رحمۃ اللہ علیہ نور اللہ مرقدہٗ کی پروقار شخصیت علمی، عملی، تحریکی، تنظیمی اور تعمیری اعتبار سے عوام وخواص میں درجہ ممتاز تھی۔ ان کے اچانک چلے جانے سے پورے یورپ خصوصاً برطانیہ میں اہلسنت کے بام ودر پران ہوگئے۔ ان کی حیثیت اجڑے ہوئے خانقاہی ماحول میں ایک شمع فروزاں کی تھی۔ جس کی روشنیوں سے مشرق و مغرب اور عرب وعجم میں آباد لاکھوں گم گشتگان راہ ہدایت کے قلب ونظر منور ہوئے۔ بلند و بالا آبشاروں، کوہساروں اور مرغزاروں کے دامن سیماب میں واقع مرکز روحانیت نیریاں شریف پاکستان کے پر عظیم تاجدار ان چند نفوس قدسیہ اور

ارباب روحانیت میں تھے۔ جن پر اہلسنت کو ناز تھا۔ آپ نے اوراندھی تقلید کے حامل مریدوں کے ہجوم میں تعویذ فروشی کا کاروبار کرنے کے بجائے محی الدین اسلامیک یونیورسٹی، محی الدین میڈیکل کالج (پاکستان) قائم کرکے فروغ علم وہنر کی ایسی ناقابل تسخیر تحریک کا آغاز کیا کہ جس سے طالبان علوم فیضیاب ہوئے ہیں جہالت وگمراہی کے اندھیرے شعور زندہ کی روشنیوں میں تبدیل ہوگئے۔ سراپا عجزو انکسار، راہ سلوک کے سچے مسافر، دین وسنت کی راہوں میں صحراء نوردی کا عظیم حوصلہ رکھنے والے میرے نہایت ہی محسن ومربّی حضرت علامہ پیر محمد علاؤ الدین صدیقی قادری نقشبندی اپنے دامن گوہر بار میں مہر وماہ سے بڑھ کر اجالے اور روشنیاں سمیٹے ہوئے تھے۔ بے حد نفیس، ساجد شفیق، سراپا اخلاص ومحبت اور اپنے اصاغر، پر اپنی کرم نوازیوں کے پھول برسانے والے، جن سے مل کر ایمان کو ایک نئی تازگی اور حرارت نصیب ہوتی تھی، آج ہماری نگاہوں سے اچانک اوجھل ہوگئے۔

زمانہ بڑے غور سے سن رہا تھا!
تم ہی سو گئے داستاں کہتے کہتے

حضرت علامہ پیر محمد علاؤ الدین صدیقی رحمۃ اللہ علیہ کے دست حق پرست پر امریکہ، یورپ اور پاکستان میں ہزاروں افراد نے بیعت کی اور اپنے دلوں میں عشق الٰہی کا چراغ روشن کیا۔ عصر حاضر کے پیشہ ور پیروں کے برخلاف ان کے اخلاق حسنہ کا دامن اتنا وسیع تھا کے جو بھی آپ کے قدموں میں حاضر ہوتا محروم قسمت واپس نہیں لوٹتا۔ منکر اسلام علامہ قمر الزماں اعظمی، علامہ ڈاکٹر شاہد رضا نعیمی اور راقم الحروف محمد فراغ القادری پر خصوصاً ان کی نظر عنایت رہی اور یہاں برمنگھم مرکز جامعہ محی الدین الاسلام

Remove Watermark Now

میں انعقاد پذیر جلسوں اور کانفرنسوں میں حد درجہ محبتوں کیساتھ مدعو فرماتے ۔ 1967ء
میں وہ پاکستان سے انگلینڈ تشریف لائے اور نصف صدی تک دیار فرنگ کے طول
وعرض میں تبلیغ دین وسنت کا فریضہ انجام دیا۔ ابتدائی طور پر یہاں کی دینی وتنظیمی
تحریکات میں قائد اہلسنت رئیس التحریر علامہ ارشد القادری مبلغ اسلام علامہ شاہ احمد
نورانی اور علامہ عبدالستار خاں نیازی کے ساتھ رہے اور کئی ایک اہم کانفرنسوں کے
انعقاد میں اہم کردار ادا کیا۔ جس زمانے میں یہاں برطانیہ میں باضابطہ مساجد موجود
نہیں تھے ، انھوں نے اہم شہروں میں مساجد کا قیام عمل میں لایا اور اس سے متصل
یہاں کے مغربی ماحول میں پروان چڑھنے والی نئی نسلوں میں اسلامی تعلیم وتربیت سے
باضابطہ آگاہی حاصل کرنے کے لیے درسگاہوں کا اہتمام فرمایا۔ وسیع وعریض رقبے
پر انگلینڈ کے علاقے برنلے میں ۔Burnley Girls College۔ بھی ان کی
تاریخ ساز زندگی کا ناقابل فراموش کارنامہ ہے۔ جس کے لئے وہ رہتی دنیا تک
ارباب علم ودانش سے دلوں کا خراج وصول کرتے رہیں گے۔ تقریباً نصف صدی تک
دیار فرنگ کے طول وعرض میں، مرد کامل اپنی مسیحا نفسی سے مردہ دلوں کی حیات تازہ
بخشا رہا۔

شمع کی طرح جلیں بزم گیر عالم میں
خود جلیں دیدۂ اغیار کو بینا کر دیں

ڈاکٹر ذاکر نائک کی PEACETV اور قادیانیوں کی "MUSLIM TV" نے
یہاں یورپ میں آباد لوگوں پر اپنے فاسد عقائد اور کفریہ نظریات کے جو اثرات کئے
تھے اس کے مد مقابل حضرت پیر محمد علاؤالدین صدیقی رحمۃ اللہ علیہ نے نورٹی وی () شروع

کر کے ایک عظیم کارنامہ انجام دیا ہے۔ جس کے دینی ، مذہبی او مسلکی پروگرامات
گذشتہ دس سالوں سے پوری دنیا کے سنی صحیح العقیدہ مسلمانوں کو عشق رسالت کا جام
پلا رہے ہیں۔ خدا کرے کے ان کے وصال کے بعد بھی اہلسنت وجماعت کے اس
اہم نشریاتی ادارے کا تسلسل باقی رہے آمین۔

ہر ماہ نورٹی وی اس کے ریڈیائی ماہرین اور عملے پر کم وبیش ایک کروڑ روپے کا خرچہ آتا
ہے۔ آج کے میڈیائی دور میں ہماری جماعت کا ایک بہت بڑا فرض تھا جو حضرت پیر
محمد علاؤالدین صدیقی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کاوشوں سے تن تنہا ادا کر رہے تھے۔ بقول شیخ الاسلام
حضرت علامہ سید محمد مدنی میاں چھچھوی کے۔

تُو نے پیری میں کئے کام جواں سالی کے
کتنی مضبوط وتوانا ہے نقاہت تیری!

برطانیہ میں ختم نبوت کا مسئلہ ہو یا پھر ناموس رسالت کے تحفظ کا معاملہ حضرت پیر
صاحب رحمۃ اللہ علیہ قبلہ نے یورپ کے خوش عقیدہ مسلمانوں کی ہر جگہ قیادت فرمائی اور کسی
مثبت نتیجے تک پہنچنے کے لئے تن، من، دھن کی بازی لگا دی۔ مسلمانوں خلاف امریکہ
سے INNOCENCE OF MUSLIMS نامی مذموم اور بدنام زمانے فلم
جب یہاں انگلینڈ میں آئی تو حضرت پیر صاحب قبلہ نے "ورلڈ اسلامک مشن" اور
جماعت اہلسنت برطانیہ کے ہزاروں علماء اور عوام کیساتھ برٹش
پارلیمنٹ HOUSE OF COMMONS LONDON کے سامنے اپنا
تاریخ ساز احتجاج درج کروایا اور حکومت برطانیہ پر زور دیا کے اس دل آزار اور مکروہ
فلم و پابندی عائد کی جائے اور برطانوی اراکین پالیمنٹ کے ذریعے ناموس رسالت

pdfelement

Remove Watermark Now

کے تحفظ کے لئے باضابطہ قانون سازی کی جائے اور جتنی جلد ہوا سے نافذ العمل کیا
جائے تاکہ آئندہ کو اس طرح کی جسارت نہ کر سکے۔ ساتھ ہی مستقل پابندی عائد
کرنے اور اہانت پیغمبر کے خلاف دستور سازی کے عمل کو تیز تر بنانے کے لئے برطانیہ
کی عدالت عظمیٰ میں بھی مقدمہ دائر کیا۔ یہاں بھی ان کی جرأت ایمانی خاموش
نہیں ہوئی اور انگلینڈ سے علمائے اہلسنت کی ایک ٹیم "BRUSSELS" پہنچے اور
وہاں یورپین پارلیمنٹ (EUROPEAN PARLIMENT) کا گھراؤ کیا۔
ظلمت میں خورشید جہاں تاب کی طرح ان کی زندگی کے ناقابل تسخیر کارنامے صدیوں
یاد رکھے جائیں گے۔

حسن فروغ شمع سخن دور ہے اسد
پہلے دل گداختہ پیدا کرے کوئی!

NOTE:.

INNOCENCE OF MUSLIMS FILM (02 JULY 2012) AN ANTI- ISLAMIC SHORT FILM THAT WAS WRITTEN AND PRODUCED BY NAKOULA BASSELEY NAKOULA EGYPTIAN BORN COPTIC CHRISTIAN A US RESIDENT.

مغرب کی وادیوں میں پچاس برسوں تک عشق وعرفاں کا نغمۂ جانفزاء
سنانے والا یہ بلبل ہزار داستان' اب ہمیشہ کے لئے خاموش ہوگیا۔ وہ رونق انجمن
تھے ایک بزم تھی جو ویران ہوگئی۔ وہ مغرب کی آبرو مشرق کی عزت اور بین الاقوامی

pdfelement

سطح پر اہلسنت وجماعت کے وقار تھے۔ انھیں عربی، فارسی، اردو، انگریزی پنجابی اور
پشتو زباں پر عبور حاصل تھا۔ ان کی اردو زبان حد درجہ نکھری اور شستہ تھی۔ فارسی قرآن
کی آبائی زبان تھی۔ درس مثنوی مولانا روم پر تو انھیں بلکہ حاصل تھا جسے وہ براہ راست
مولانا رومی کا عطیہ اور فیضان قرار دیتے تھے۔ نور ٹی وی برمنگھم انگلینڈ کی شہریت
پذیری میں ان کے درس مثنوی کے منفرد لب ولہجے اور دلوں کو مسخر کر لینے والی تشریح و
تعبیر کا بڑا دخل تھا۔ آج دنیا اس شوکت خطابت کے مخصوص رنگ و آہنگ سے محروم
ہوگئی۔ ایسا کہاں سے لاؤں کے تجھ سا کہوں جسے

حضرت علامہ پیر علاؤ الدین صدیقی ﷫ کسی خانقاہ کے روایتی پیر نہیں
تھے۔ بلکہ وہ ایک متبحر عالم دین بھی تھی۔ جنہیں علم حدیث وقرآن، تفسیر وفقہ، منطق
وفلسفہ، تصوف وکلام، فلکیات وریاضی، فصاحت وبلاغت اور زبان وادب پر گہری
دسترس حاصل تھی۔ ایسا عارف، ایسا متکلم، ایسا عاشق رسول اور کاروانِ ملت کا حدی
خواں صدیوں کے بعد پیدا ہوتا ہے اور شاید پھر صدیوں کے بعد پیدا ہو۔ ان کے
دھن کا ہر ترانے بانگ درا، ان کی جان حزیں کی ہر آواز رموز عجم، ان کے دل کی ہر
فریاد مثنوی معنوی اور ان کے افکار خیالات کی ہر پرواز بال جبریل تھا۔ مجھے حد درجہ
یقین ہے کہ ان کی زندگی کا ہر کارنامہ حسن رواح کیساتھ زندہ رہے گا۔ ملت اسلامیہ
کا یہ عظیم فرد اب اپنے اللہ کی رحمتوں میں ہوگا اور روح القدس کے انوار میں وقبول
ومغفرت کے پھول ان کے جسد خاکی پر برسائے جارہے ہوں گے۔ مقبولان بارگاہ
الٰہی کی آخری آرامگاہ ستاروں کی انجمن ہوتی ہے۔ حضرت پیر صاحب ﷫ قبلہ اپنے
زندہ کردار عمل کیساتھ آج ستاروں کی انجمن میں فروکش ہیں۔

Remove Watermark Now

حریم ذات ہے اس کا نشین ابدی!   نہ تیرہ خاک لحد ہے نہ جلوہ گاہ صفات

حضرت علامہ پیر علاؤ الدین صدیقی رحمۃ اللہ علیہ 1938ء میں نیریاں شریف کشمیر کے عظیم اور بابرکت خانوادے میں پیدا ہوئے جسے برصغیر پاک و ہند کے ارباب تصوف حد درجہ احترام کی نظروں سے دیکھتے ہیں۔ آپکے والد ماجد قدوۃ العارفین حضرت خواجہ غلام محی الدین غزنوی رحمۃ اللہ علیہ برصغیر میں سلسلۂ نقشبندیہ کے عظیم اور کامل بزرگ تھے۔ جو 1902ء میں غزنی (افغانستان) کے مضافاتی علاقہ پہلن میں پیدا ہوئے۔ آپکے والد گرامی ملک محمد اکبر خاں غزنی اور گردیز کے معزز ممتاز زمیندار و جاگیردار تھے۔ آپ نے دینی و روحانی تعلیم افغانستان کے نامور مدرسوں سے حاصل کی اور بسلسلۂ تجارت ہندوستان تشریف لائے تو موہڑہ شریف راولپنڈی (موجودہ پاکستان) میں شیخ المشائخ حضرت باباجی خواجہ محمد قاسم صادق موہڑوی کی خدمت میں حاضر دی اور پھر سب کچھ کہیں ترک کر سکتے ہیں اقامت گزیں ہو گئے۔ خرقہ اجازت و خلافت کے حصول کے بعد نیریاں شریف کشمیر کے ویران جنگلوں میں آ کر ڈیرہ جمایا، اس مقام کو قدرت نے وہ عزت، شہرت اور شرف بخش کے افغانستان اور پاکستان کے لاکھوں افراد عشق و عرفاں کے اس چشمۂ سیال سے فیوض و برکات حاصل کئے، اور اپنی دنیا و آخرت کو سنوارا۔

علامہ پیر محمد علاؤ الدین صدیقی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روحانی، علمی اور مذہبی خانوادے میں آنکھ کھول اور اپنے والد مکرم اور شیخ طریقت کی بزم بیعت وارشاد میں بیٹھ کر روحانی علوم کی دقت طراز منازل سے آشنائی حاصل کی۔ حضرت پیر صاحب قبلہ نے ابتدائی تعلیم اپنے برادر بزرگ حضرت علامہ پیر نظام الدین نقشبندی قاسمی سے

حاصل کی پھر مشکوۃ شریف، جلالین اور کتب متداولہ جامعہ حقائق العلوم حضرو میں پڑھیں۔ شیخ القرآن حضرت علامہ عبدالغفور ہزاروی سے کتب تفاسیر میں استفادہ کیا اور مفتی کتابوں کے پڑھنے کا اعزاز محدث اعظم پاکستان شیخ الحدیث حضرت مولانا سردار احمد صاحب قبلہ قادری حامدی رضوی کی درگاہ فیض جامعہ رضویہ فیصل آباد سے حاصل کیا اور یہی سے 1957ء میں سند فراغت سے نوازے گئے۔ حضرت پیر علاؤ الدین صدیقی صاحب رحمۃ اللہ علیہ جب تکمیل علوم کے بعد نیریاں شریف پہنچے تو آپ کے والد ماجد حضرت خواجہ غلام محی الدین غزنوی نے آپ کو خرقۂ خلافت سے سرفراز فرما کر کشمیر اور پاکستان کے مختلف علاقوں میں تصوف و طریقت کی تبلیغ کا حکم دی اجسے انھوں نے اپنی خداداد علمی و عملی صلاحیتوں کے بنیاد پر بطریق احسن انجام دیا۔ 75ء میں حضرت خواجہ محی الدین غزنوی نے اپنے وصلا سے چند روز قبل سجادہ نشینی کے لئے حضرت پیر علاؤ الدین صدیقی رحمۃ اللہ علیہ کو منتخب فرمایا اور خانقاہ عالیہ نقشبندیہ نیریاں شریف کی تمام ذمہ داریوں کی چابیاں ان کے حوالے کر دیں۔ حضرت خواجہ غلام محی الدین غزنوی کے عرس چہلم کے موقع پر تمام صاحبزادگان نے بالاتفاق پیر علاؤ الدین صدیقی رحمۃ اللہ علیہ کو آپ کا جانشین اور سجادہ قرار دیا اور آپکے محترم حضرت قدوۃ السالکین خواجہ محمد دراب خاں غزنوی المعروف قبلہ پیر ثانی صاحب نے تمام خانوادے کی طرف سے آپکی دستار بندی فرمائی جس میں خطۂ کشمیر اور پاکستان کے جلیل القدر علماء اور مشائخ عظام شرکت فرمائی۔

حضرت علامہ پیر علاؤ الدین صدیقی صاحب رحمۃ اللہ علیہ قبلہ اپنی مخصوص اور ذاتی محافل میں اپنے استاذ گرامی مناظر اہلسنت محدث اعظم پاکستان منافی الرّضا، شیخ الحدیث حضرت

Remove Watermark Now

مولانا سردار احمد چشتی قادری حامدی نور اللہ مرقدہ کا تذکرۂ جمیل حد درجہ محبتوں اور نیاز
مندیوں کے ساتھ فرمایا کرتے تھے۔ غالباً یہی وجہ تھی کے انھیں تعلیمات امام احمد رضا
فاضل بریلوی اور خانوادۂ اعلیٰ حضرت خصوصاً حضور مفتی اعظم علیہ الرحمۃ سے گہرا لگاؤ تھا۔

حضرت علامہ پیر علاؤ الدین صدیقی رحمۃ اللہ علیہ 1976ء سے اب تک تقریباً
نصف صدی اپنی زندگی کا بیشتر حصّہ برطانیہ (انگلینڈ) میں قیام پذیر رہے اور
یہاں ہزاروں کی تعداد میں ان کی عقیدت مند اور مریدین موجود ہیں۔ تاہم وہ یہاں
ہمیشہ غیر مستقل وزٹ (TEMPORARY VISIT VISA) پر ہی پاکستان
سے آمد ورفت فرماتے رہے۔ برطانوی شہریت اور پاسپورٹ کے حصول کی کبھی کوشش
نہیں فرمائی۔ حالانکہ 70ء کی دہائیوں میں نسبتاً پاسپورٹ کا حصول حد درجہ آسان تھا۔
عصر حاضر کے ارباب شخصیت ہیں ان کے ذات استغناء کا ایک واضح ثبوت ہے۔ بقول
مفتی اعظم پاکستان حضرت مفتی منیب الرحمٰن نعیمی کے وہ فرماتے ہیں کہ:

علامہ پیر علاؤ الدین صدیقی پیر طریقت اور سجادہ نشین ہونے کے ساتھ ساتھ
صاحب علم وبصیرت بھی تھے۔ ان کی خطابت اور مجلس گفتگو معلومات سے پر ہوتی تھی۔
جس سے ہر خاص وعام متاثر ہوئے بغیر نہیں رہتا۔ اللہ رب العزت نے انہیں بلند قامتی
اور حسین دلکش وجاہت سے بھی نوازا تھا۔ ان کی پرکشش شخصیت کی وجہ سے عوام اہلسنت
اور ان کے مریدین معتقدین انھیں فراخ دل سے مالی عطیات دیتے تھے۔ انھوں نے
عوام کے دیئے ہوئے مالی عطیات اور امانتوں کو اپنی ذاتی جاگیریں اور شہر شہر بنگلے بنانے
پر صرف نہیں کیا۔ بلکہ انھوں نے اصلاح وارشاد کے خانقاہی نظام کو روحانی جاگیرداری
میں تبدیل کرنے کے بجائے اسے اپنے شعار پر قائم رکھا اور دنیا بھر میں دینی، تعلیمی،

pdfelement

رفاہی اور قومی افادیت کے ادارے قائم کیے"۔ ان کے قائم کردہ اداروں میں محی الدین
اسلامک یونیورسٹی نیریاں شریف پاکستان۔ محی الدین میڈیکل کالج اینڈ ٹیچنگ ہاسٹل اور
برطانیہ کے دیگر اہم شہروں میں جامعہ محی الاسلام صدیقیہ کے نام سے درجنوں دینی مساجد
ومدارس، اسکول وکالج کا قیام قابل ذکر ہے۔ جو ان ایوان علم وعمل کی تاریخ میں ایک عظیم
باب کی حیثیت سے ہمیشہ روشن وتابناک رہیں۔

وہ بادۂ شباب کی سرمستیاں کہاں!
اٹھیے بس اب کے لذت خواب سحر گئی

مخدوم گرامی، نازش بزم سنیت، مبلغ مسلک اعلیٰ حضرت، معمار قوم ملت، محافظ تحریک
ناموس رسالت، شیخ المشائخ حضرت پیر علاؤ الدین صدیقی نقشبندی قادری کی نماز جنازہ
آسٹن پارک برمنگھم انگلینڈ میں مورخہ 4 فروری 2017ء مطابق جمادالاولیٰ 1438ھ
صبح گیارہ بجے ادا کی گئی۔ نماز جنازہ کی امامت ان کے صاحبزادے حضرت علامہ نور
العارفین نے فرمائی۔ نماز جنازہ برطانیہ عظمیٰ کے تمام شہروں سے علماء اہلسنت اور عوام
الناس کی کثیر تعداد شریک تھی۔ مقامی انگریزی میڈیا اور پریس نے بھی ان کے شرکاء
کی تعداد 30 ہزار سے زائد بتائی ہے۔ ایک غیر مسلم ملک میں بہت بڑی تعداد شمار کی
جاتی ہے۔ اگلے دن ان کے جسد خاکی کو بذریعہ طیارہ نیریاں شریف پاکستان لے
جایا گیا۔ جہاں انہیں ان کے والد ماجد مخدوم المشائخ حضرت علامہ غلام محی الدین
غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کے پہلو میں اسودہ خواب دوام کیا گیا۔

ابر رحمت ان کے مرقد پر گہر بارہ کرے!

واضح رہے کہ آسٹن پارک برمنگھم انگلینڈ یہی وہ وسیع وعریض میدان ہے
جہاں حضرت پیر علاؤ الدین صاحب قبلہ کی قیادت میں ہر سال جلوس عید میلاد النبی

Remove Watermark Now

کے موقعے سے برطانیہ کی عوام اہلسنت ہزاروں کی تعداد میں جمع ہوتی تھی۔ اس وصال بھی میرے تصورات کی شاہراہوں پر ان کی پرشکوہ قیادت کے جلوے اپنی تمام تر رعنائیاں کے ساتھ باعر بار ابھر رہے تھے۔ ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ حضرت پیر صاحب قبلہ آج بھی ہماری قیادت فرما رہے ہوں۔

مر کے کب ٹوٹا ہے سلسلہ قید حیات

فرق اتنا ہے کہ زنجیر بدل جاتی ہے!

ورلڈ اسلامک مشن انگلینڈ کے جملہ قائدین خصوصاً مفکر اسلام علامہ قمر الزمان اعظمی، علامہ ڈاکٹر شاہد رجا سیفی، علامہ قاری محمد اسماعیل مصباحی، علامہ محمد ممتاز احمد اعظمی، علامہ محمد اقبال مصباحی، علامہ محمد میاں مالیگ، مولانا محمد یونس مصباحی، مولانا نظام الدین مصباحی، مولانا محمد حسین، مولانا محمد کلیم، علامہ محمد ایوب اشرفی، علامہ سید محمد عرفانی میاں اشرفی قادری، مولانا محمد محسن رضا قادری، نے مولانا الشیخ علامہ پیر محمد علاؤالدین صدیقی کے وصال کو اہلسنت وجماعت کا ناقابل تلافی نقصان قرار دیا ہے۔ وہ ایسے وقت میں ہم سے دور چلے گئے جس وقت کے پوری سنی دنیا کو ان کی قائدانہ صلاحیتوں کی ضرورت تھی۔ مجھے یقیں ہے کہ حضرت پر صاحب قبلہ کے نامکمل مشن کو ان کے لائق وفائق اور ذی وقار صاحبزادگان اپنے اخلاص ومحبت سے مکمل فرمائیں گے۔ رب قدیر اس مرد حق آگاہ کی قبر پاک پر اپنی خصوصی رحمتوں کے پھول برسائے۔ اور ان کے کردہ اعمال خیر کو ان کے حق میں ذریعہ بخشش بنائے۔ آمین مجھے یقین ہے کہ ظلمتِ شب میں ان کے پاکیزہ کردار وعمل کے خورشید جہان تاب سے اہلسنت وجماعت کے بام ودر بہت دیر تک روشن رہیں گے۔

مثل ایوان سحر مرقد فروزاں ہو ترا

نور سے معمور، یہ خاکی شبستان ہو ترا

پیر محمد علاؤالدین نیک سیرت اور ہمدرد انسان تھے

عنایت الحق شاہ

راولپنڈی (جنرل رپورٹر) تحریک نفاذ اسلام کے چیئر مین پیر سید عنایت الحق شاہ سلطانپوری نے کہا ہے کہ پیر طریقت رہبر شریعت سجادہ نشین نیریاں شریف روحانی پیشوا مبلغ اسلام پیر محمد علاؤالدین صدیقی رحمۃ اللہ علیہ نیک سیرت اور ہمدرد انسان تھے ساری زندگی خوف خدا اور عشق مصطفی ﷺ میں گزاری ان کی وفات سے عالم اسلام ایک عظیم علمی، ادبی اور روحانی شخصیت سے محروم ہو گیا پیر محمد علاؤالدین صدیقی رحمۃ اللہ علیہ کی ساری زندگی ایک مکمل کتاب کی طرح تھی خوف خدا اور عشق محمد ﷺ ان میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا انہوں نے اپنی زندگی ترویج واشاعت، رفاعی وفلاحی کاموں میں گزاری مدارس، سکول، کالج اور یونیورسٹی کا قیام عمل میں لائے جہاں سے لاکھوں لوگ استفادہ حاصل کر رہے ہیں ان کی دینی، مذہبی اور روحانی جلائی ہوئی شمع کبھی بجھنے نہیں دیں گے ان خیالات کا اظہار تحریک نفاذ اسلام کے زیر اہتمام منعقدہ تعزیتی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ اس موقع پر تحریک نفاذ اسلام کے سربراہ مفتی قاضی سعید الرحمٰن قادری نے کہا کہ پیر صاحب کی رحلت سے ملک ایک عظیم اسکالر اور روحانی شخصیت سے محروم ہو گیا ہے ان کی زندگی کے مذہبی اور اسلامی پہلو آنے والی نسلوں کیلئے مشعل راہ اور قابل تقلید ہیں صاحبزادہ خالد محمود ضیاء جنرل سیکرٹری مولانا عبد اللطیف قادری نے کہا کہ پیر محمد علاؤالدین صدیقی رحمۃ اللہ علیہ کی سیاسی فکری، نظریاتی وتحریکی اور مذہبی خدمات کی شمع جو انہوں نے روشن کی وہ شمع تا قیامت روشن رہے گی اس موقع پر مرکز اسلام ادارہ فیضان رسالت پیر مہر علی شاہ ٹاؤن غوث اعظم روڈ سابقہ چکری روڈ میں سجادہ نشین نیریاں شریف روحانی پیشوا مبلغ اسلام پیر محمد علاؤالدین

Remove Watermark Now

صدیقی رحمۃ اللہ علیہ کی روح کے ایصال ثواب کیلئے فاتحہ خوانی اور قرآن خوانی کی گئی اور حضرت کی دین اسلام کیلئے خدمات پر انھیں خراج تحسین پیش کیا گیا اللہ تعالیٰ پیر صاحب کے درجات بلند فرمائے اور ہمیں ان کے مشن کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے ۔ آمین ۔ آخر میں دعا کرتے ہوئے کہا کہ اللہ تعالیٰ صدیقی صاحب کے درجات بلند فرمائے اور اُن کے جانشین اُن کے مشن کو لے کر آگے چلیں تا کہ شمع صدیقی صاحب نے روشن کی ہے وہ تا دیر فروزاں رہے۔

يُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ (الزمر)

قطعہ تاریخ رحلت

”ممدوحِ دہر شیخ العالم پیر محمد علاؤالدین صدیقی“ رحمۃ اللہ علیہ

2017ء

شُد علاؤ الدین خواجہ محسن اسلامیاں — کاشفِ رمزِ نہاں، معجز بیاں، شیریں زباں
در شریعت بے مثال و در طریقت باکمال — سینہ اس روشن زحبِّ سرور کون و مکاں
خدمتِ اسلام و انساں کرد بے حد و شمار — مخزنِ انوار و رحمت شدز لطفش نیریاں
پنجم از اولیٰ نکتہ دانی شدزِ وسلش پائمال — طالبان ہم مخلصاں اور فرقتش ژولید جاں
مرقدش رایا الٰہی کن فروزاں دائما — مسکنش اور اعطا کن در جوارِ قدسیاں
مصرعِ سالِ وصالش گفتہ ام فیض الامیں — ”شُد بجنت آں علاؤالدیں سراجِ سالکاں“

نتیجہ فکر صاحبزادہ پیر فیض الامین فاروقی سیالوی ۔ مونیاں شریف

pdfelement

منقبت

محبت ہی محبت ہے علاؤالدین صدیقی
یہ سر تا پا شرافت ہے علاؤالدین صدیقی
کہ جس کو دیکھتے ہی دل بھری محفل میں جھوم اٹھے
یہ اک ایسی صداقت ہے علاؤالدین صدیقی

محبت بانٹنے والا دلوں کو جوڑنے والا
عزیزو، دست شفقت ہے علاؤالدین صدیقی

یہ ایسا پیمبر ہے جو علم کا فیضان پھیلائے
یہ ہم گھر کی ضرورت ہے علاؤالدین صدیقی

خلوص و پیار کا دریا ہے محسوس کرتا ہوں
یہ پوشیدہ بجرامت ہے علاؤ الدین صدیقی

یہ ہے لحر دلو کا غازی یہ قول و فعل میں یکساں
یہ میرے دل کی عظمت ہے علاؤالدین صدیقی

یہ نسل نو کو دیتا ہے پیام حسنِ آگاہی
متاع شان ملت ہے علاؤالدین صدیقی

Remove Watermark Now

غدام احمد مختار خادم بے بس و بے کس
فقیہہ شہر رحمت ہے علاؤالدین صدیقی

ہمیں ان کے ادھورے مشن کی تکمیل کرنی ہے
بڑی پاکیزہ دعوت ہے علاؤالدین صدیقی

مترجم مثنوی حضرت مولائے روم آزاد
عیاں روشن حقیقت ہے علاؤ الدین صدیقی

منقبت

جناب پیر علاؤالدین صدّیقی نقشبندی

آستانہ عالیہ نیریاں شریف

پیکر سادگی علاؤالدین منبعِ عاجزی علاؤالدین
زاہدو متقی علاؤالدین مہربانی وسخی علاؤالدین
حسن انداز سے ہیں سمجھاتے معنوی مثنوی علاؤالدین
آپ کو دیکھ کر ہوا معلوم کیا ہے دریا دلی علاؤالدین
زندگی بخشتی ہے ایماں کو گفتگو آپ کی علاؤالدین
ذمہ داری سے کہ رہا ہوں عروسؔ ہیں خدا کے ولی علاؤالدین

صاحبزادہ محمد نجم الامین عروس فاروقی

pdfelement

بیاد حضرت پیر محمد علاؤالدین صدیقی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت پیر علاؤ الدین صدیقی پھول تھا گلشن میں کھلا ہوا
اُس پھول کی مہک سے گلشن تھا مہکا ہوا
روشنی جس کے دم سے گلشن میں ایسا وہ چمکا ہوا
مالک کو اچھا لگا لے گیا، مالک کا تھا جانچا ہوا
صدیقی کے سے پھول کھلنے کے واسطے ہزاروں سال لگتے تھے
روتا ہے چمن بے نوری پہ پھول تب ایسے کھلتے ہیں
گرد ایسے انمول پھولوں کے بھنورے کروڑوں روز مچلتے ہیں
ہوئے پھول نایاب میں ایسے کہاں آسانی سے ملتے ہیں
وہ پھول جو صدیقی کی صورت کھلا نیریاں کی چوٹی پر
مہک پہنچی اس گل نایاب کی شرق و غرب بحروبر
وہ چلا گیا مگر تا ابد رہے گا اس کی مہک کا اثر
کہاں گیا؟ وہ تو یہیں کہیں موجود ہے مثل شمس و قمر
کہا تھا حضرت علاؤ الدین صدیقی بس دلوں کا سلطان تھا
انگ انگ اس ہستی کا عشق رسول ﷺ کا ترجمان تھا
صدیقی دل موڑ گیا سوئے مدینہ وہ محمد ﷺ کا پاسبان تھا
جرت و بہادری جس کی بے مثال وہ اللہ کا ارسلان تھا
صلہ محمد ﷺ سے وفاؤں کا اسے خوب مل گیا

Remove Watermark Now

دنیا سے گیا جا فردوس میں وہ کھل گیا
قفس عنصری سے نکلا نور، جا نور میں ڈھل گیا
مرا تو نہیں صدیقی بس اپنا ٹھکانہ وہ بدل گیا
مرید سلسلہ صدیقی اکبر نقشبند خاص غلام حضور ﷺ تھا
کئی زبانوں پر حضرت علاؤالدین صدیقی کو عبور تھا
چھلکتا بدن پاک صدیقی سے عشق محمد ﷺ کا نور تھا
دم بدم برسے رحمت اس ہستی عاشق رسول ﷺ پر
رہے ہر دم روضہ مبارک خاص نور رحمت سے منور
ملے جناتاں میں انہیں بے جوڑ موتیوں کا اعلیٰ گھر
الیاس ---حضرت صدیقی تاحیات رہے قابل فخر

محمد الیاس

pdfelement

عشق نبی ﷺ کے جام پلا کے چلے گئے

از: علامہ محمد نواز ہزاروی صدیقی برطانیہ

عشق نبی ﷺ کے جام پلا کرے چلے
خوابیدہ بستیوں کو بسا کر چلے
روشن تھی جن کی صورت نورِ الٰہی سے
مستوں کو دید اپنی کرا کے چلے گئے
دکھ بانٹتے سبھی کے ماں باپ کی طرح
دکھیار اپنے سینے لگا کر چلے گئے
دنیا کی مستیوں میں سراپا کر چلے گئے
راہ خدا پہ ان کو چلا کر چلے گئے
یورپ کی سرزمین ہو یا مشرق کی وادیاں
گھر گھر نبی ﷺ کا فیض لٹا کر چلے
مجلس ہو کر کوئی ذکر کی یا درس مثنوی
قرب نبی ﷺ کا راز بتا کر چلے گئے
راہ وفا سب ہی نبھا کر چلے گئے
مجھ سا نکما بھی تو دامن میں لے لیا
دنیا کی گردشوں سے بچا کر چلے گئے
سالکؔ وہ گذرے سال بھی لمحوں میں ڈھل گئے
قدموں میں تھا کہ آنکھ ملا کر چلے گئے

Remove Watermark Now

قطعۂ تاریخ وصال

"قدسی نہاد مبلغ اسلام" 1438ھ — "بحر علوم شیخ العالم" 1438ھ

والا فطرت علامہ پیر محمد علاؤ الدین صدیقی نقشبندی 2017ء

بے رحم، موت کی ہے ہر ایک کد و کاوش — رکھتی نہیں اُدھار کبھی بھی تُو اے قضا

دارِ فنا میں مستقل سکونت کے نصیب — دارِ بقا سے دَم بدم ہے آرہی صدا

اُٹھا جہاں سے نازش و اعزازِ نیریاں — صد فخر، جس کی ذات پہ تھا دین کو بجا

ہستی تھی اُس کی فخر المشائخ، خدا قسم — نازاں تھے اُس پہ شروع و طریقت کے رہنما

سرکارِ دو جہاں ﷺ کی محبت کا تھا نقیب — عشقِ نبی ﷺ کا پیہم اس نے درس دیا

سرکوبِ گمرہاں تھا اُس کا وجودِ زیست — گستاخِ مصطفیٰ ﷺ کا تعاقب تھا مشغلہ

دُنیا میں دُھوم اُس کے مقامات کی مچی — وہ تھا حقیقی معنوں میں صوفی باصفا

لاریب تھا وہ رہبرِ دُنیا و دینِ حق — اُس نے بڑھائی عظمتِ کردار کی جلا

رُوحانیت کو اُس نے کیا سربلند یوں — دامن پہ اُس کے کوئی بھی دھبہ نہ آسکا

رُومی رحمۃ اللہ علیہ کو اُس نے کر دیا دُنیا میں عام فہم — اسرارِ مثنوی کا وہ حافظ تھا، حبّذا

حضرات نقش بند کا پیغام بر تھا وہ — پھیلایا اُس نے نورِ محبت کا ہر جگہ

افکار اُس کے نکہت دیں کا سبب بنے — مُردہ دلوں نے پائی ہے اُس ہاتھ سے شفا

تعلیم کے فروغ میں اُس نے کمایا نام — علم و عمل کا پُر کیئے رکھا ہر اک خلا

انسانیت کا اُس کی نظر میں تھا احترام — فوز و فلاحِ خلقِ خدا ٹھہری مدعا

طرزِ رواں سے ہٹ کر نئی آب و تاب سے — پیری کو اُس نے تازہ آہنگ کیا عطا

اسلامیوں کو اُس پہ رہے گا ہمیشہ ناز — تبلیغ دینِ حق کا کیا اُس نے حق ادا

ممنون اُس کے کے لُطف کا ہر شعبۂ حیات — اس ضمن میں ہیں اُس کی خدمات بے بہا

یہ تا ابد رہے گا دلوں کے وہ آس پاس — قائم وہ کر گیا ہے ایسی حسین فضا

دامن گرفتہ اس کے ہیں لاکھوں وفا شعار — گریاں جو اُس کی یاد میں ہیں آج جابجا

رحلت سے آپ کی ہو گئے اہلِ نظر یتیم — سایہ کرم کا جن کے سروں سے ہے اُٹھ گیا

نعم البدل اب اُس کا میسّر کہاں سے ہو — قحط الرّجال کا ہے مقدر سے سامنا

فیضان اُس کا جاری و ساری سدا رہے — صبح و مسا یہی ہے لب پر بجی دُعا

مہجور، حکم ہاتفِ غیبی سے سالِ وصل — " ممدوحِ عشق، زینت المشائخ" برملا

قطع تاریخِ رحلت

"مردِ صالح العالم علامہ پیر محمد علاؤ الدین صدیقی رحمۃ اللہ علیہ"

2017ء

بجھ گیا روشن دیا اور بڑھ گئیں تاریکیاں — ہو گئے رخصت علاؤ الدین میر کارواں

اُن کے سینہ میں تھی روشن مشعلِ عشقِ نبی — اُن کو حاصل تھا جہاں میں اک وقار و رعب و شاہ

ان کا درسِ مثنوی ہوتا تھا الہامی بیاں — جس سے ہوتے تھے کئی اسرار سربستہ عیاں

تھا جہانِ فتن میں مغتنم ان کا وجود — نور ٹی وی کے تھے بانی محسنِ اسلامیاں

بھول پائے گی نہ دنیا اُن کی اِن کی خدمات کو — ان کی یادوں کا مہک افزا رہے گا بوستاں

پانچویں اولیٰ جمادی کی تھی اور جمعہ کا دن — دارِ فانی سے ہوئے وہ جانبِ عقبیٰ رواں

وقتِ رخصت چہرہ تھا اُن کا تبسم آفریں — مردِ مومن کی یہی پہچان ہے، یہ ہی نشاں

ہوگئی بے نور بزمِ علم و فکر و آگہی — نکتہ دانی خوش بیانی آج ہے گریہ کناں

حشر تک مرقد رہے اُن کی خدایا عنبریں — پائیں وہ خلد بریں میں قربِ شاہِ سلاں

یوں کہا فیض الامین نے مصرعِ سالِ وصال — " کر گئے رحلت علاؤ الدین بدرِ کاملاں"

نتیجہ فکر

صاحبزادہ پیر فیض الامین فاروقی سیالوی۔ مونیاں شریف (گجرات)

pdfelement

Remove Watermark Now

نذرِ عقیدت

از: محمد عظیم باہو جھنگ روڈ فیصل آباد

عشق ہی آغاز جن کا عشق ہی انجام
پیر علاؤ الدین ٹھہرا اُس ہستی کا نام
اللہ کے سفیر ہیں یہ دنیا میں عظیم
چومتے ہیں چوکھٹ جنکی شاہ و گدا تمام

ہمیشہ کمی محسوس ہوگی حضرت علاؤ الدین کی
کیسے سنیں گے مثنوی اُس رازداں کے بعد
شجر و حجر تمام ہوئے سرنگوں عظیم
افسردگی چمن پر ہے اُس باغباں کے بعد

فیضان کا سرچشمہ تھے حضرت علاو الدین
ظلِ الٰہی اصل اور حقیقت سے آشنا
طالبان راہِ حق کو عمر بھر عظیم
سکھاتے رہے جی جان سے وہ عشق مصطفیٰ ﷺ

راہ سلوک کے بڑے شہسوار تھے
تصوف عشق و مستی کے روشن مینار
پیر علاؤ الدین صحیح معنوں میں عظیم
طریقت کے لحاظ سے باغ و بہار تھے

منقبت

تلاش اُن کو میں کر رہا ہوں
ہر ایک اجڑے ہوئے نگر میں
بکھرتی موجوں میں ٹھہرے پل میں
خزاں کے پتوں کی راہ گزر میں

ہر ایک شب میں ہر اک سحر میں
خزاں کی رُت کے پیامِ نو میں
میں عکس دیکھوں جو خونِ دل کا
اُسی چراغِ سحر کی لو میں

کبھی میں رومی رحمۃ اللہ علیہ کی مثنوی میں
وہی شگفتہ کلام ڈھونڈوں
کبھی ستاروں کی انجمن میں
میں اپنا ماہِ تمام ڈھونڈوں

کبھی میں صحرا کی خاک چھانوں
کبھی سرابوں میں اُن کو ڈھونڈوں
کبھی حقیقت سے جاکے اُلجھوں
کبھی میں خوابوں میں اُن کو ڈھونڈوں

pdfelement

Remove Watermark Now

نہ سو سکوں دو گھڑی میں شب کو
نہ دن میں لمحہ قرار پاؤں
نہ دل کے زخموں کو چین آئے
دوا اگرچہ ہزار پاؤں

کبھیں کسی روز پھر سے آکر
وہ میری پلکوں سے اشک چن لیں
اُدھوری باتیں جو رہ گئی تھیں
وہ اپنی آنکھوں سے آکے سن لیں

کبھی میں پوچھوں ہوا سے جاکر
کہ خوشبو اُن کی کہیں ملی ہے
کبھی گلستاں میں جاکے دیکھوں
کہ زرد رُت میں کلی کھلی ہے

کبھی یہ ممکن بھی ہو خدایا
کہ زرد رُت میں گلاب مہکیں
اُداس جنگل میں رونقیں ہوں
عذاب آنکھوں میں خواب مہکیں
عذاب آنکھوں میں خواب مہکیں

(کلام آصف امین)

منقبت بارگاہ مرشد کریم

ٹھنڈ سینے پاؤندا جے نظارا صدیقی پیر دا
کنڈ لگن دین دائیں جے سہارا صدیقی دا اللہ اللہ اللہ........
ولایت دے آسمانے دا ایہ آفتاب و ماہتاب
اوج تک مارے چمک تارصدیقی پیردا اللہ اللہ اللہ........
علم دی شمع جلاؤ تے غریباں نوں اُٹھاؤ
گونجے ساری دنیاں تے ایہ نعراصدیقی دا اللہ اللہ اللہ.......
مرشد دے ہر حکم لوکی مال لٹاندے رہندے نے
انج لگدا اے دِلاں تے اجاراصدیقی پیردا اللہ اللہ اللہ........
محبت خدا دے لئی ایہ مِلدے آونٹر والے نوں
اسے لئی ہراک جانڑیں اوپیاراصدیقی پیردا اللہ اللہ اللہ........
دین دُنی دے علم اُتھے نال آداب صُوفیاء
نوری نبی ﷺ داونڈے ہرادارصدیقی پیردا اللہ اللہ اللہ.......
دین دُنی دے علم اُتھے نال آداب صُوفیاء
نورنبی ﷺ داونڈے ہرادارہ صدیقی پیردا اللہ اللہ اللہ.......
علم و حکمت دے ہر ویلے خزانے لٹائے جاندے نے
ولایت جتھے ملدی اے اودوارا صدیقی پیردا اللہ اللہ اللہ........

Remove Watermark Now

بابا جی رحمۃ اللہ علیہ تے قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ اُتے کرم کماندے رہنے نے۔

بنڑ جاندا اے جیڑا یارو پیار صدیقی پیر دا اللہ اللہ اللہ........

سالک تینوں ڈر کس دا تری مرشد نے لج پالی اے

بنڑائے گا تری بگڑی اک اشارہ صدیقی پیر دا اللہ اللہ اللہ.......

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محترم ومکرم ومعظم عزتِ مآب جناب پیر علاؤالدین صدیقی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

بلا شبہ آپ کا وجود ایک روحانی عظمت تھا

اُن کا وجود صداقت اسلام کی دلیل تھا

انھیں دیکھا تو گویا دیکھ لی رحمت پیمبر ﷺ کی

وہ قطب الاقطاب تھے شیخ یاالعصر تھے

قامت اُن کی غیرت اسلام کی دلیل محکم تھے

وہ سچے دِلوں کے فاتح تھے وہ سخاوت کا آبشار تھے

ایک انسان امریا بالمعروف کی آواز تھا

فطرحق و صداقت محبت دین ہدیٰ

مرد کامل چلا گیا۔ اللہ تعالیٰ ان پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے کامل مرد کے صدقے ہماری بخشش فرمائے آمین ثم آمین۔

محمد ارشد نمبردار

کھڑیانوالہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نذرِ عقیدت بخدمت گرامی حضرت خواجہ پیر محمد علاؤالدین صدیقی رحمۃ اللہ علیہ

محب مصطفیٰ حضرت علاؤالدین صدیقی

ہیں مقبول خدا حضرت پیر علاؤالدین صدیقی

شفیق ہر گدا حضرت علاؤالدین صدیقی

رفیق بے نوا حضرت علاؤالدین صدیقی

ہیں جان اولیاء حضرت علاؤالدین صدیقی

وقار اصفیاء حضرت علاؤالدین صدیقی

بفیضانِ محی الدین ہیں ناشر علم و عرفاں کے

ولی حق نما حضرت علاؤالدین صدیقی

امین معرفت ہیں اور نباض زمانہ بھی

ہیں صدرِ اتقیاء حضرت علاؤالدین صدیقی

حیات پاک ان کی علم و حکمت کا مرقع ہے

محبت کی نواء حضرت علاؤالدین صدیق

ہے نازاں نیریاں شریف کی سرزمیں اپنے مقدر پر

ہیں فخر ازکیاء حضرت علاؤالدین صدیقی

pdfelement

Remove Watermark Now

یقیناً مظہرِ اوصاف حضرت غزنوی رحمۃ اللہ علیہ ہیں یہ
طریقت کی بقا حضرت علاؤالدین صدیقی

درخشندہ ہے جس سے مسندِ حق و صداقت بھی
وہ دُر بے بہا حضرت علاؤالدین صدیقی

ہیں بے شک درجِ عرفان ویقیں کے گوہر ماباں
شریعت کی ضیاء حضرت علاؤالدین صدیقی

وہ جن کی شخصیت پر نقشبندیت بھی نازاں ہے
ہر ایک دل کی صدا حضرت علاؤالدین صدیقی

معظم اور مکرم بھی، مقرب اور معزز بھی
ہیں کتنے خوش لقا حضرت علاؤالدین صدیقی

ریاضِ قلب کی پژمردہ کلیاں مسکرا اٹھیں
نسیمِ جاں فزا حضرت علاؤ الدین صدیقی

رہے فیضان جاری تا قیامت آستانے کا
ہے میری یہ دُعا حضرت علاؤالدین صدیقی

زیارت جیتے جی تابش قصوری کو بھی ہوجائے
ہے دل کا مدعا، حضرت علاؤالدین صدیقی

تابش قصوری

"نذرِ محبت"

بخدمت گرامی خواجہ پیر محمد علاؤالدین صدیقی مدظلہ العالی

عاشق خیر البشر خواجہ علاؤالدین ہیں
صد ارباب نظر خواجہ علاؤالدین ہیں

شخصیت والا گہر خواجہ علاؤالدین ہیں
ایک ذات معتبر خواجہ علاؤالدین ہیں

خوش خیال و خوش خصال و خوش جمال و خوش مقال
خوش ادا و خوش نظر خواجہ علاؤالدین ہیں

حق ادا حق نواز و حق بیان حق پسند
حق شناس و حق نگر خواجہ علاؤالدین ہیں

ناشر احکامِ قرآن و احادیث رسول ﷺ
دینِ حق کے راہ بر خواجہ علاؤالدین ہیں

عالمِ دین، فاضلِ دوراں، فقیہہ نکتہ داں
اہلِ ایماں کی سپر خواجہ علاؤالدین ہیں

--- عرفان و تصوّف کی نظر میں بالیقیں
--- و مقتدر خواجہ علاؤالدین ہیں

ہے قمر ان کی زیارت وجہ تسکین نظر
راحت قلب جگر علاؤالدین ہیں

قمر یزدانی (پنوانہ) ضلع سیالکوٹ

pdfelement

Remove Watermark Now

حرف آغاز

ہمارے ایشین تصوف کی دنیا اور قیامت کے قریب دور کی بدنصیبی ہے کہ:

ہمارے شہر میں بے چہرہ لوگ بستے ہیں
کبھی کبھی کوئی چہرہ دکھائی پڑتا ہے

جاں نثار اختر

اور جب کوئی چہرہ دکھائی پڑتا ہے تو نہ صرف محروم لوگ اس کے گرد جمع ہو جاتے ہیں بلکہ ”وَمَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰہِ رَفَعَهُ اللّٰهُ“۔

اخرجه من حديث ابى هريرة: احمد، ومسلم فى البر، والترمذى

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”جو اللہ کی رضا کے لئے عاجزی اختیار کرلے تو اللہ تعالیٰ اسے دونوں جہانوں میں سربلند وسرخرو کردیتا ہے۔“

کے مصداق اللہ کریم ایسے لوگوں کو عزت وشہرت عطا فرماتا ہے۔ اسی لئے حضرت شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ نے حکیمانہ مشورہ دیا ہے کہ:

دلا گر تواضع کُنی اختیار
شَود خلق دنیا تُرا دوست دار

کریمائے سعدی رحمۃ اللہ علیہ

اے دل ناداں! اگر تو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے عاجزی اختیار کرلے تو خلق خدا تیری دوست بن جائے گی۔ یعنی خلقِ خدا تمہارے ساتھ تعلق پر فخر کرے گی۔

جبکہ:

تکبر بُوَد عادتِ جاہلاں
تکبر نیایدز صاحبدِلاں

کریمائے سعدی رحمۃ اللہ علیہ

تکبر کرنا۔ گنوار اور جاہلوں کی عادت ہے۔ اصحاب دل کبھی تکبر اختیار نہیں کرتے۔

لہٰذا ایسے بلند مرتبہ لوگوں کی معاشرے میں پذیرائی دیکھ کر کچھ لوگوں کی رال ٹپکنا شروع ہوجاتی ہے۔ تو وہ اپنا مکروہ چہرہ مکمل کرنے کیلئے کئی کئی طرح کے بہروپ اختیار کرتے ہیں۔ جیسا کہ کچھ لوگ رسول اللہ ﷺ کے موئے مبارک کے نام پر دھوکہ دیتے ہیں۔ ان دنوں کچھ لوگوں نے گز گز لمبے بال اٹھار کھے ہیں حالانکہ موئے مبارک جن کی پوری تاریخ محفوظ ہے ان میں سے کچھ ترکی کے ”توپ کاپے سرائے“ میں انتہائی احترام کے ساتھ محفوظ ہیں۔ حضرت مفتی محمد تقی عثانی دامت برکاتہم نے زیارت کے بعد ”جہانِ دیدہ“ میں بہت عمدگی سے تاریخ بیان کی ہے۔

دوسرا موئے مبارک جس کی تاریخ محفوظ ہے وہ ”حضرت بل، سرینگر مقبوضہ کشمیر“ میں محفوظ ہے۔ راقم الحروف نے اپنی ”ہجرت کشمیر“ میں اس کی مکمل ومدلل تاریخ بیان کردی ہے۔

تبرکات نبوی ﷺ:

حضرت علامہ مفتی محمد تقی عثانی دامت برکاتہم ”جہانِ دیدہ“ میں رقمطراز ہیں

Remove Watermark Now

کہ ترک ''سلطان دسویں صدی ہجری میں یہ تبرکات مصر سے استنبول لے کر آئے اور یہ اہتمام کیا کہ ''توپ کاپے سرائے'' میں ان کو محفوظ رکھنے کے لئے ایک مستقل کمرہ تیار کیا۔سلطان کی طرف سے ان تبرکات کی قدردانی اور ان سے عشق ومحبت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ جب تک سلطان سلیم زندہ رہے استنبول میں مقیم رہنے کے دوران اس کمرے میں خود اپنے ہاتھ سے جھاڑو دیتے اور اس کی صفائی کیا کرتے تھے۔اس کے علاوہ اس کمرے میں انہوں نے حفاظ قرآن کو مقرر کیا کہ وہ چوبیس گھنٹے یہاں تلاوت کرتے رہیں۔حفاظ کی ڈیوٹیاں مقرر تھیں اور ایک جماعت کا وقت ختم ہونے سے پہلے دوسری جماعت آکر تلاوت شروع کر دیتی تھی۔اس طرح یہ سلسلہ بعد کے خلفاء نے بھی جاری رکھا۔اس طرح دنیا میں شاید واحد جگہ ہے جہاں چار سو سال تک مسلسل تلاوت قرآن ہوتی رہی اور اس دوران ایک لمحے کے لیے بھی بند نہیں ہوئی یہاں تک کہ خلافت کے خاتمے کے بعد یہ سلسلہ موقوف ہو گیا''۔

عرض کرنے کا مقصد یہ ہے کہ ان میں سے کوئی ایک موئے مبارک بھی آج تک بڑھ کر لمبا نہیں ہوا اور نہ ہی ان سے اور بال پیدا ہوئے ہیں۔مگر یہ عجیب بال ہیں جو بچے بھی دیتے ہیں اور روز بروز لمبے بھی ہوتے جاتے ہیں۔بلکہ حد یہ ہے کہ اب کچھ لوگوں نے سوشل میڈیا پر نعلین مبارک بھی دکھانے شروع کر دیئے ہیں۔

وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا۔

چونکہ تبرکات نبوی ﷺ امت مسلمہ کا مشترکہ ورثہ اور جزو ایمان ہیں مگر افسوس کہ بعض لوگ امت کی دل آزاری کرتے ہیں۔

الحمدللہ کہ اس صورت حال کے مقابل حضرت اقدس پر محمد علاؤالدین صدیقی صاحب

أَعَزَّنَا اللّٰهُ تَعَالٰى بِطُوْلِ حَيَاتِهٖ کا طرۂ امتیاز وہ خلق عظیم ہے جو انہیں ورثے میں ملا ہے۔

اردو، عربی، فارسی، پشتو اور بعض دیگر علاقائی زبانوں میں مہارت کے ساتھ ساتھ آپ ایک جید عالم وخطیب، معلم وادیب، مزکی ومربی اور انتہائی شفیق شیخ وسماجی کارکن ہیں جن سے مل کر ایمان تازہ ہوتا ہے۔حضرت پیر صاحب گناہ گار کے بجائے گناہ سے نفرت کا درس دیتے ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ آپ کی محفل میں بیٹھ کر ہر کسی کو احساس کمتری کے بجائے سکون ملتا ہے۔لہٰذا میں نے آپ کی مجلس میں جو محسوس کیا وہ اس کتابچے میں اس احساس ذمہ داری سے لکھ دیا ہے کہ یہ میرے اعمال نامے کا حصہ ہے اور:

چلو کہ اپنی محبت سبھی کو بانٹ آئیں
ہر ایک پیار کا بھوکا دکھائی پڑتا ہے
جو اپنی ذات سے اک انجمن کہا جائے
وہ شخص تک تنہا دکھائی پڑتا ہے

جان نثار اختر مرحوم

مجھے فخر ہے کہ حضرت پیر صاحب دامت برکاتہم نے نہ صرف میری طرف سے یہ کتابچہ قبول فرمانے کی حامی بھر لی بلکہ فرمایا کہ مجھے تمہاری دوستی پر فخر ہے۔جس کے جواب میں یہی عرض کر سکتا ہوں کہ

صرف میرے لئے نہیں رہنا
تم مرے بعد بھی حسین رہنا

اسلم کولسری

pdfelement

Remove Watermark Now

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ خَیْرًا مِّمَّا یَظُنُّوْنَ وَاغْفِرْلِیْ مِمَّا لَا یَعْلَمُوْنَ۔

آمین

محتاج دعاء بندۂ ناچیز وحقیر بر تقصیر

محمد اشرف قریشی۔ برمنگھم

26۔ جمادی الثانیہ۔ 1436

بدھ وار 15 اگست 2015ء

09: بجے صبح۔ برمنگھم۔ برطانیہ

pdfelement

فہرست مضامین

Remove Watermark Now

pdfelement

Remove Watermark Now

حضرت پیر صاحب دامت برکاتہم کا مختصر تعارف

حضرت کے دادا جان ملک محمد اکبر خان مرحوم علاقہ غزنی میں اپنے دور کے بڑے ملک صاحب کہلاتے تھے اور ملک سے مراد نسبی ملک نہیں بلکہ مقامی زبان میں خاندان اور علاقے کی بڑی شخصیت کو ملک کہتے ہیں۔

حضرت پیر صاحب کے والد گرامی شیخ المشائخ حضرت پیر خواجہ غلام محی الدین غزنوی رحمۃ اللہ علیہ، بانی سلسلۂ نیریاں شریف آزاد کشمیر اپنے آبائی وطن کی نسبت سے غزنوی مشہور ہیں۔

جبکہ حضرت پیر صاحب خود صدیقی نسبت سے معروف ہیں جس کی وجہ خیر الخلائق بعد از انبیاء، سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے غلبۂ محبت و عقیدت ہے جو آپ کی عملی زندگی میں جا بجا نظر آتا ہے۔ جیسا کہ رسالے کے آخر میں آپ کے سماجی کاموں کی ایک طویل فہرست موجود ہے۔

کچھ اس لیے بھی مرا نام معتبر ہے بہت
تمہارے نام کے کچھ حرف اس میں شامل ہیں

شعیب الطاف

سلسلہ نسبت:

جبکہ آپ کا سلسلۂ نسبت اسلام کے معروف سپہ سالار و فاتح اور صحابی حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے جا ملتا ہے جنہیں رسول اللہ ﷺ نے ''سَیْفٌ مِّنْ سُیُوْفِ اللہِ'' کا تمغۂ بسالت عطا فرما رکھا ہے۔ چونکہ حضرت صاحب جس راہ پہ

گامزن ہیں وہاں زادِ راہ کے طور پر حسب و نسب کے بجائے اعمال صالح کام آتے ہیں لہٰذا آپ۔

چوں بندۂ عشق شدی، ترک نسب کن جامی
کہ در راہِ ایں فلاں ابن فلاں چیزے نیست

مولانا عبد الرحمٰن جامی رحمۃ اللہ علیہ

''جب بندۂ عشق کہلانا چاہو تو نسب پر فخر کرنا ترک کر دو کیونکہ اس راہ میں فلاں بن فلاں کہلانے کی کوئی وقعت نہیں۔''

کے مصداق حضرت جامی رحمۃ اللہ علیہ کی طرح صرف قبیلۂ عشق کے ساتھ نسبت پر فخر محسوس کرتے ہیں اور یہی آپ کا سرمایۂ افتخار ہے۔

آں شنیدی کہ شاہدے بہ نہفت
با دل از دست دادۂ می گفت
تا ترا قدر خویشتن باشد
پیش چشمت چہ قدر من باشد

گلستان سعدی رحمۃ اللہ علیہ

تو نے سنا نہیں کہ ایک معشوق اپنے دل پھینک عاشق سے کیسی راز کی بات کہہ گیا۔ جب تک تیری نظروں میں تیری اپنی قدر موجود ہے اس وقت تک تیری نظروں میں میری کیا قدر و وقعت ہو گئی؟

pdfelement

Remove Watermark Now

حضرت پیر صاحب سے پہلی ملاقات

شیخ المشائخ، استاذ العلماء، الشیخ، النبیل، العلامة

حضرت اقدس پیر محمد علاؤالدین صدیقی صاحب اَعَزَّنَا اللهُ تَعَالٰی بِطُوْلِ حَیَاتِهٖ وَسِیَادَتِهٖ، سے میری پہلی ملاقات کا واقعہ مختصر الفاظ میں میرے لئے صرف اتنا کہ سرِ راہِ اور اتفاقاً:

تیرا رستے میں گاؤں پڑ گیا ہے
یہ رستہ میرے پاؤں پڑ گیا ہے

مرشد سعید ناصر

مگر اس کا پس منظر اور تفصیل میری زندگی کا ایک ناقابل فراموش بات ہے:

آفتاب صفت پیشانی، مہتاب صفت چہرہ جیسے چاندنی کا پھول، پیشانی پر متبسم ستاروں جیسی فرخندگی، گہری سوچ میں ڈوبی صبح آسا روشن آنکھوں کے نیچے نوکدار سی ناک، گول ٹھوڑی پر پھیلی مسنون گھنی داڑھی، صحراؤں وسعتیں لیے ہوئے کھلا سینہ، نظر میں کشمیر کے شیریں چشموں جیسی پاکیزگی، فلک آسا شہرت، زمین آسا انکسار، ابر آسا سخاوت، گفتگو میں کوہسار آسا پختگی، تیتر آسا لہجہ، رومی آسا تحمکن کے ساتھ گفتگو اور زائرین کے ساتھ پدر آسا شفقت۔

سُبْحَانَ اللهِ۔ مَا اَبْلَجَكَ۔ مَا اَدْعَجَكَ۔ مَا اَفْلَجَكَ۔

سُبْحَانَ اللهِ۔ کیسا ہشاش بشاش وبارونق چہرہ ہے۔ کیسی سیاہ وکشادہ آنکھیں اور کیسے خوبصورت وریخ دار اور چمکتے دانت ہیں۔

این است کہ خوں خوردہ ودل بردہ بسے را
بسم اللہ گر تابِ نظر ہست کسے را

یہ وہی تو ہیں کہ جنہیں دیکھ کر رگوں میں خون خشک اور سینے سے دل باہر آ جاتا ہے اگر تمہاری نظر میں تاب نظارہ ہے تو بسم اللہ آؤ شرف زیارت حاصل کرلو۔

شیخ المشائخ حضرت علامہ پیر محمد علاؤالدین صدیقی صاحب دامت برکاتہم مؤسس جامع مسجد محی الدین صدیقیہ اور نور ٹی وی برمنگھم، نہ صرف آزاد کشمیر، برطانیہ اور یورپ بلکہ عالمی سطح پر شہرت کے حامل ایسے صوفی بزرگ، جید عالم دین، پختہ خطیب، عمدہ ادیب اور حلیم وکریم سماجی کارکن ہیں جن کا خِلقی اور خُلقی حسن کسی بھی زائر اور آپ کے درمیان فاصلہ نہیں رہنے دیتا۔ اور میرے نزدیک قیامت کے قریب ایک ایسے پرفتن دور اور مسموم فضا میں کہ آزادانہ اور بے فکر سانس لینا بھی مشکل ہے کیونکہ:

حرم و دیر کی سیاست ہے
اور سب فیصلے ہیں نفرت کے

جون ایلیا

یہی سب سے بڑی ولایت اور کرامت ہے۔ امت مسلمہ کا اس بات پر اتفاق ہے کہ حضرات انبیائے کرام علیہم السلام کے بعد سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہی کائنات میں أرحم وأرأف اور افضل ہستی ہیں اور اس کی وجہ صرف اتنی نہیں کہ آزاد مردوں میں اولین ایمان لانے والے ہیں۔ بلکہ جانِ رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ "اَرْحَمُ اُمَّتِیْ بِاُمَّتِیْ اَبُوْبَکْرٍ"

pdfelement

أخرجه ابن أبي شيبة فى مصنفه باب ماذكرفى ابن بكر الصديق واخرجه الخلال فى "ألسنة" عن أبي قلابة والترمذى فى كتاب المناقب باب معاذبن جبل وزيد بن ثابت وأبي عبيدة بن الجراح رضى الله عنهم عن أنس بن مالك رضى الله عنه، تحفة الأشراف برقم 952۔

حضرت ابوقلابہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:"میری امت میں سے، میری امت پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سب سے بڑھ کر مہربان ہیں۔" یعنی میرے بعد میری امت پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے سب سے زیادہ احسانات ہیں۔ جس کا مطلب ہے:

عشق میں یہ بھی کھلا ہے کہ اٹھانا غم کا
کارِ دشوار ہے اور بعض نہیں کر سکتے

پروین شاکر

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہجرت حبشہ کی نیت سے نکلے تھے کہ یمن کے ساحل سمندر بَرْكُ الْغِمَاد کے مقام پر قبیلہ قارہ کے سردار ابن الدَّغِنَہ جو مکہ مکرمہ میں آپ کا پڑوسی اور اسلام نہیں لایا تھا سے ملاقات ہوگئی۔ اس نے پوچھا:"اے ابوبکر! کہاں کا ارادہ ہے؟"

فرمایا:"میری قوم نے مکہ میں رہنا دشوار کردیا ہے۔ اور کسی ایسے مقام کی تلاش میں نکلا ہوں جہاں یکسوئی سے عبادت کرسکوں۔" ابن الدَّغِنَہ نے کہا:"آپ جیسا شخص جلا وطن نہیں کیا جاسکتا۔ کیونکہ آپ صلہ رحمی کرتے ہیں، مصیبت زدوں کی مدد کرتے ہیں۔ قرابت داروں کا خیال رکھتے ہیں، مہمان نوازی کرتے

ہیں، مصیبت زدوں کی مدد کرتے ہیں۔" میری ضمانت پر واپس چلو اور جہاں چاہو جتنی چاہو عبادت کرو۔

اللہ کریم نے "ثَانِيَ اثْنَيْنِ" کی مدح میں ابن الدغنہ کی زبان پر وہی الفاظ جاری کردیئے جو سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے پہلی وحی کے موقعہ پر رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں کہے تھے:"كَلَّا وَاللهِ مَا يُخْزِيكَ اللهُ اَبَدًا اِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ وَتَحْمِلُ الْكَلَّ وَتَكْسِبُ الْمَعْدُومَ وَتَقْرِى الضَّيْفَ وَتُعِينُ عَلٰى نَوَائِبِ الْحَقِّ" صحیح بخاری: کتاب الوحی۔

جس کا مطلب یہ ہے کہ مذہب اور پارسائی کے نام پر لوگوں کی کمائی کھانا اور ان سے خدمت کرانا نیکی اور اللہ تعالیٰ کے ہاں پسندیدہ کام نہیں بلکہ:

عَنْ اَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ "اَلْخَلْقُ كُلُّهُمْ عِيَالُ اللهِ وَاَحَبُّهُمْ اِلَى اللهِ اَنْفَعُهُمْ لِعِيَالِهِ۔

ساری مخلوق اللہ کے کنبے کی حیثیت رکھی ہے اور اللہ کا محبوب بندہ وہ ہے جو اُس کے کنبے کو زیادہ سے زیادہ نفع پہنچاتا ہے۔

هذا الخبررواه ابويعلى فى مسنده والبزار وغيرهما،من طريق يوسف بن عطية،قال حدثنا ثابت عن أنس بن مالك رضى الله عنه أن النبى ﷺ قال: وهذا أسناد ضعيف جداو يوسف بن عطية متروك الحديث وقد حكى الاتفاق على ضعف هذا لخبر: الفوائد المنتقاة من شرح تجريد التوحيد للعلوان۔

شمس العلماء مولانا الطاف حسین حالی نے اسی حقیقت کو منظوم فرمایا ہے۔

ہے پہلا سبق یہ کتابِ ہدیٰ کا
کہ مخلوق ساری ہے کنبہ خدا کا

Remove Watermark Now

اس حقیقت پر ایمان رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی خدمت کرنا، اُن کے دکھ درد میں شریک ہونا، اُن کی خیر خواہی کرنا اللہ تعالیٰ کو پسند ہے۔ اور جو ایسا کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے نہ صرف اپنا بلکہ محبوبِ خلائق بناتے ہوئے دوام بخش دیتا ہے۔ زمین میں اس کی جڑھیں روز بروز گہری سے گہری ہوتی چلی جاتی ہیں۔

يَضْرِبُ اللّٰهُ الْحَقَّ وَالْبَاطِلَ، فَاَمَّا الزَّبَدُ فَيَذْهَبُ جُفَآءً ۚ وَاَمَّا مَا يَنْفَعُ النَّاسَ فَيَمْكُثُ فِي الْاَرْضِ. (13:الرعد:17)

اللہ تعالیٰ حق اور باطل کے معاملے کو واضح کرنے کے لئے ایک مثال بیان کرتا ہے کہ جو جھاگ ہے وہ اڑ جایا کرتا ہے۔ اور جو چیز انسانوں کے لئے نافع ہے وہ زمین میں ٹھہر جاتی ہے۔ "یعنی پانی"۔

حضرت پیر صاحب بھی اسی سلسلے کی ایک ایسی خوبصورت، سنہری، مُنعَم و مُنعِم اور موبائل کڑی اور ایک ادارہ ہیں کہ جن سے ملتے ہی حضرت شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ شعر زباں پہ آ جاتا ہے

مُنعِم بکوه و دشت و بیان غریب نیست
هرجا که رفت خیمه زد و بارگاه ساخت
وان را که بر مرادِ جهان نیست دسترس
در زاد بومِ خویش غریب ست و ناشناخت

دولت مند سخی پہاڑ، جنگل اور بیابان میں بھی مسافر نہیں ہوتا۔ کیونکہ اس کا حال یہ ہے کہ جہاں بھی گیا اپنا خیمہ نصب کیا اور دربار سجا لیا۔ جبکہ وہ شخص جو دنیا اور دنیا والوں کے حالات سے بے خبر ہے وہ اپنے گھر اور وطن میں بھی مسافر اور اجنبی کی

طرح ہے۔

میرا ذاتی مشاہدہ ہے کہ حضرت پیر صاحب دامت برکاتہم جہاں بھی خیمہ نصب کر لیں محفل سج جاتی ہے۔

حسن ہی حسن، جلوے ہی جلوے
صرف احساس کی ضرورت ہے
ان کی محفل میں بیٹھ کر دیکھو
زندگی کتنی خوبصورت ہے

قابل اجمیری

جبکہ زندگی میں بعض نشیب و فراز کے بعد میرا حال یہ ہے کہ:

وقت کے ساتھ ہوں تو زندہ ہوں
ٹھہر جاتا تو مر گیا ہوتا

فاروق عابدی سید

pdfelement

اس کے باوجود عرصہ دراز سے ایک شہر میں رہنے اور نور ٹی وی پر آپ کے درس مثنوی سننے کے باوجود حضرت سے سوائے ایک بار کے کبھی بالمشافہ ملاقات نہیں کر سکا۔ البتہ حضرت کے چند خلفائے کرام، صدیق کریم حضرت علامہ مفتی عبدالرسول منصور الازہری اور حضرت علامہ محمد نصیر اللہ نقشبندی صاحب سے دو طرفہ دوستی کا شرف حاصل ہے۔ میری تصنیفات کے سلسلے میں حضرت مفتی صاحب ہمیشہ مجھ سے تعاون فرماتے رہتے ہیں۔ اسی طرح حضرت علامہ نقشبندی صاحب ریڈیو پر توجہ سے میرا درس سنتے اور فراخ دلی سے تحسین فرماتے رہتے ہیں۔ اس مرتبہ میرے

Remove Watermark Now

پاس تشریف لائے تو میری تازہ تالیف ''ہجرت کشمیر'' کے دو نسخے لے گئے۔ اور حضرت پیر صاحب دامت برکاتہم کی خدمت میں پیش کرتے ہوئے میرا تذکرہ بھی کر دیا کہ:

اسے کسی کی محبت کا اعتبار نہیں
اسے زمانے نے شاید بہت ستایا ہے

بشیر بدر

اس طرح 23 رمضان 1435ھ۔ 2014ء کو میں دو بجے صبح ریڈیو سٹیشن کے لئے نکل رہا تھا کہ فون کی گھنٹی بجی یہ حضرت علامہ نقشبندی صاحب کا فون تھا۔ علیک سلیک کے بعد فرمایا کہ حضرت قبلہ پیر صاحب آپ سے بات کرنا چاہتے ہیں۔ اور پھر انتہائی دھیمے اور شیریں سے لہجے میں ''السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ علامہ صاحب کیا حال ہے؟'' کے الفاظ نے ماحول اور سماعت کو معطر کر دیا۔ لرزتے ہوئے وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ عرض کرتے ہی نہ صرف حضرت نے تحسین کے ساتھ ساتھ دعاؤں اور شفقتوں کی بارش کر دی بلکہ فرمایا کہ میری طرف سے دعوت افطار قبول کریں۔ مجھے بتایا گیا تھا کہ:

بہت لگتا ہے دل صحبت میں اس کی
وہ اپنی ذات میں اِک انجمن ہے

الطاف حسین حالی

کے باوجود ہچکچاہٹ تھی مگر وعدہ کر چکا تھا۔ لہٰذا اپنی تالیفات ''ہجرت کشمیر'' اور ''زنبیل'' کا ایک ایک نسخہ لیے حسب وعدہ جب دو روز بعد عصر کے قریب حاضر

خدمت ہوا تو حضرت ماہِ تمام کی طرح اپنے محبین کے ہالے میں ضیا بار گھرے بیٹھے تھے۔ چونکہ چند روز بعد حضرت نے پاکستان اور پھر سرینگر کے دورے پر روانہ ہونا تھا اس لئے مختلف شعبہ ہائے زندگی سے وابستہ لوگ بھی الوداعی سلام عرض کرنے پروانہ وار اُمنڈ پڑے تھے۔ جو سلام عرض کرتے ہوئے ہلکی پھلکی گفتگو اور مشاورت بھی کرتے مگر باضابطہ حلقۂ ارادت میں داخل لوگ گویا منہ میں زبان نہیں رکھتے تھے اور غالباً ان میں سے ہر ایک عبدالغفور کشفی صاحب کی طرح اسی سوچ میں ڈوبا محو مراقبہ تھا کہ:

خود اُس کے مراسم تو زمانے سے ہیں لیکن
مجھ کو وہ کسی اور کا ہونے نہیں دیتا

جس کی وجہ یہ ہے کہ بقول پیر رومی ''ہر کہ خدمت کرد او مخدوم شد'' کے مصداق حضرت پیر صاحب کی سماجی و دینی خدمات کی ایک طویل فہرست اور مستقل موضوع ہے۔ لہٰذا ہر زائر برگدی چھاؤں میں پہنچتے ہی راحت واطمینان اور سکون محسوس کرتے ہوئے جوش ملیح آبادی کی طرح اقرار کیے بغیر نہیں رہ سکتا کہ:

آواز دو کہ جنسِ دو عالم کو جوش نے
قربان یک تبسمِ جاناں نہ کر دیا

حضرت خدیجہ کے بیٹے ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ نے رحمتِ عالم ﷺ کا جو حلیہ مبارک بیان فرمایا ہے اس کا ایک جملہ اس طرح ہے:

''وَاِذَا الْتَفَتَ اِلْتَفَتَ جَمِیْعًا''

جانِ رحمت ﷺ جب کسی کو شرف تخاطب بخشتے تو اس کی طرف پوری

pdfelement

طرح پلٹ جاتے۔ البدایہ والنھایہ ترجمہ ھند بن ابی حالہ۔

ہمارے دور میں کہ جہاں خُلقِ عظیم کے بجائے دُزدیدہ نظری، طنزیہ لہجہ، منافق دل، مسموم گفتگو، لفظوں کا جال اور جاہلانہ تکلفات کو بطور شعار اپنالیا گیا ہے۔ الحمدللہ کہ حضرت پیر صاحب دامت برکاتہم اپنے زائرین میں سے ہر ایک کے ساتھ مسنون طریقے سے توجہ فرما ہوتے ہوئے کم بولتے اور زیادہ سنتے ہیں۔ اور جب بھی گویا ہوتے ہیں تو لہجے سے کشمیر کی وادیوں میں فرازِ کوہ سے پھوٹتے آبشاروں اور نشیب میں ابلتے چشموں کے گرد نغمہ سرا کوئل، بلبل، پپیہا اور تیتر کی یادیں تازہ کردیتے ہیں۔ اس طرح:

خواہش مجھے نہیں تھی مگر پھر بھی ایک شخص
اپنے کمال لہجے سے دل میں سما گیا

سرفراز حسین ضیاؔ

کوئی بھی صاحب ذوق شخص جسے آپ کی مجلس میں بیٹھنے کا اتفاق ہوا ہو وہ گواہی دے گا کہ:

گلے میں اس کے عجیب برکت ہے
وہ بولتا ہے تو اک روشنی سی ہوتی ہے

بشیر بدرؔ

ایک ایک جملے سے حکمت رومی ٹپکتی ہے۔ اس طرح انہیں کسی اجنبی سے اجنبی کے دل میں اترتے ہوئے نہ دیر لگتی ہے اور نہ تکلف کرنا پڑتا ہے۔ عصرِ حاضر میں، امین جسّؔ پوری صاحب اسی اخلاق کریمانہ کے مفقود ہوجانے کا نوحہ کرتے ہوئے

کہتے ہیں کہ:

ستارے کتنے یہاں ڈوبتے ابھرتے ہیں
کروڑوں سال میں بنتا ہے آفتاب کوئی

اور یہ کوئی مبالغہ نہیں بلکہ حقیقت ہے کہ بعض لوگ اور ادارے جو ہزاروں پونڈ خرچ کرتے ہوئے سالانہ کانفرنسیں اور جلسے منعقد کرتے ہیں ان کے ہاں اتنے سامعین نہیں ہوتے جتنے روزانہ حضرت پیر صاحب کے دسترخوان پر خوب سیر ہوتے ہیں۔ جامع مسجد محی الدین صدیقیہ، کی نمازوں میں جلسے کا سماں ہوتا ہے مگر مسجد میں کسی کی آواز بلند نہیں ہوتی، ہر شخص مؤدب کھڑا یا بیٹھا ہوتا ہے۔ جس سے معلوم ہوا کہ:

سارا نشہ رکھا ہے تیرے خمار میں
جھوٹا ہے جو کہے یہ جام وسبو میں ہے

کلندیر گل غزن آبادی

ادھر مسجد کے ملحق کچن کا عالم یہ ہے کہ ایک مشاق ذاکر کے دل کی طرح ہمہ وقت دیگچے جوش میں ابلتے اور متحرک رہتے ہیں۔ گھر سے خوب سیر ہوکر نکلنے کے باوجود لذیذ کھانوں کی مہک متوجہ کرلیتی ہے۔ غالباً فارسی شاعر کرمانیؔ نے بھی کسی ایسے منظر سے متاثر ہوکر کہا تھا کہ:

گمان مبرکه در آفاق اهل حسن کم ند
ولیک پیشِ وجودِ تُو جمله کا لعدم ند

خواجوی کرمانی

یہ گمان مت کر کہ دنیا میں حسین لوگ کم ہیں۔۔۔ ہاں۔ ہیں۔ لیکن

pdfelement
Remove Watermark Now

Remove Watermark Now

تمہارے وجود کے سامنے وہ سب کالعدم ہیں۔

سُبْحَانَ اللّٰہِ مَا اَجْوَدَكَ. مَا اَمْجَدَكَ. مَا اَنْجَدَكَ.

سبحان اللہ۔ آپ کتنے سخی ہیں۔ کتنے بزرگ ہیں، اور کتنے خوبصورت ہیں!

احوال دیدہ:

جیسا کہ میں نے عرض کیا کہ جب حاضر خدمت ہوا تو حضرت ماہِ تمام کی طرح اپنے محبین کے ہالے میں ضیا بار گھرے بیٹھے اور مصروف تھے۔ میں آہستہ سے السلام علیکم عرض کرتے ہوئے حجرے کے دروازے کے ساتھ بیٹھ گیا۔ چند منٹ بعد جب حضرت زائرین کی طرف ملتفت ہوئے تو آپ کی نظر مجھ پر ٹھہر گئی۔ فرمایا: ''آپ آگے تشریف لائیں مجھے آپ میں کچھ روحانیت نظر آتی ہے۔'' دست بوسی کرتے ہوئے اپنا نام عرض کیا تو حضرت نے والہانہ استقبال فرماتے ہوئے اپنے پاس بٹھالیا۔ اور کچھ دیر کیلئے میرے ماسوا سے بے خبر ہو گئے۔ میں نے اپنی تالیفات ''ہجرت کشمیر'' اور ''زنبیل'' کا ایک ایک نسخہ پیش کیا تو کافی دیر پوری توجہ سے ورق گردانی فرماتے رہے۔ جس کے بعد اپنے متوسلین سے میرا تعارف کراتے ہوئے میری حوصلہ افزائی اور تحسین فرمائی۔

اِدھر زائرین سے حجرہ کھچا کھچ بھرا تھا اور دوسری طرف مسجد کا حال۔ اور یہ سب حضرات روزانہ کی طرح افطاری کے لئے جمع ہو رہے تھے اس کے باوجود اگر کوئی دور کا زائر جانا چاہتا تو افطاری سے پہلے اس کا رخصت ہونا طبیعت پر نہایت گراں گزرتا محسوس ہوتا۔ حافظ شیرازی نے کسی ایسے ہی پس منظر میں بڑی پتے کی

بات کہی ہے۔

آسائشِ دو گیتی تفسیر این دو حرف ست

بادوستاں تلطف بادشمناں مدارت

یعنی: دونوں جہانوں کی راحت اور کامیابی صرف ان دو حرفوں کی تفسیر ہے دوستوں کے ساتھ لطف وکرم اور دشمنوں کے ساتھ مدارت وخاطر مدارت وتواضع کے ساتھ پیش آتے۔

اور یہی وہ مقام ہے کہ جہاں حافظ شیرازی جیسے اصحاب دل بھی ہمت ہار بیٹھتے ہیں۔

دل می رود زدستم صاحبدلاں خدارا

دردا کہ راز پنہاں خواہد شد آشکارا

اے دل والو! خدا کے لئے میرے ہاتھ سے دل نکلا جاتا ہے اور افسوس ہے کہ پوشیدہ راز آشکارا ہوا چاہتا ہے۔

اور میں یقین کے ساتھ عرض کرتا ہوں کہ اگر حضرت علامہ پیر نصیر الدین نصیر صاحب کو بھی یہ واقعہ ادھر ہی پیش آیا ہے تو یقیناً وہ اپنی قسم میں حانث نہیں ہیں۔

اُن کی محفل میں نصیرؔ اُن کے تبسم کی قسم
دیکھتے رہ گئے ہم، ہاتھ سے جانا دل کا

اسی دوران مسلم ہینڈز کے چیئرمین حضرت علامہ صاحبزادہ سید لختِ حسنین صاحب دامت برکاتہم اور حضرت علامہ محمد نصیر اللہ نقشبندی صاحب بھی تشریف لے آئے اور انہیں بھی اپنے قریب ہی برگدی سائے میں بٹھالیا یہاں تک کہ افطار کا وقت

pdfelement

Remove Watermark Now

ہوا چاہتا تھا۔ حضرت ہم سب کو ہمراہ لیے مسجد کے ہال میں داخل ہوئے تو سب زائرین نے نظریں جھکائے اور دل بچھائے اس طرح باادب استقبال کیا کہ:

"وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ" کہنے کے بعد گویا زبانیں مقفل ہوگئیں ہوں۔ معلوم ہوتا ہے کہ پیر نصیر الدین نصیرؔ صاحب نے یہیں کا تجربہ بیان کیا ہے کہ:

مجال ہے جو کوئی آنکھ بھر کے دیکھے
تری جبیں صفتِ آفتاب ہے ساقی

حضرت پیر صاحب چونکہ بوجہ ضعف اور پیرانہ سالی فرش پر نہیں بیٹھ سکتے تھے اس لیے آپ کی طرف سے کسی ہدایت کے بغیر ہی آپ کی منشا کے مطابق، محراب کے قریب ہی آپ کی کرسی کے ساتھ مزید دو کرسیوں کا اضافہ کر دیا تھا۔ چنانچہ اپنی دائیں جانب مجھے اور بائیں جانب حضرت صاحبزادہ صاحب کو بٹھاتے ہوئے آپ درمیان میں تشریف فرما ہوگئے۔ ہال میں اگرچہ ڈھائی تین سو زائرین اور بہت سارے مشائخ وعلمائے کرام موجود اور آپ کے سامنے تشریف فرما تھے مگر آج کی شام گویا حقیر راقم الحروف اور حضرت صاحبزادہ صاحب کے نام تھی۔

آنکھ سے دل تلک سفر کیا ہے
کون سا دور ہے چلے آؤ
اس سے پہلے، بدل نہ جائے رت
وقت مخمور ہے چلے آؤ

جمیل قمر

جب ہمارے سامنے لگے میز سمیت قطار میں بڑے بڑے دستر خوان پر

لذیذ ترین ماکولات ومشروبات رکھے گئے تو حرمین میں افطاری کے مناظر لمحہ موجود کی طرح آنکھوں کے سامنے آتے ہی حافظ شیرازی بھی یاد آ گئے۔

اے بادشاہ صورت و معنی کہ مثل تو
نادیدہ ہیچ دیدہ ونشنید ہیچ گوش

اے صورت وسیرت کے بادشاہ کہ تجھ جیسا نہ کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ ہی کان نے سنا۔

سب کے سامنے وہی لذیذ ترین ماکولات ومشروبات وافر مقدار میں موجود تھے جو حضرت صاحب اور آپ کے مہمانوں کے سامنے۔ اور اس مقام پر یہ بات یاد رکھنے کی ہے کہ ہمیشہ درویش ہی اللہ تعالیٰ کی صفت "اَلرَّزَّاقُ" کے مظہر ہوتے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ انہیں دنیا چھوڑتے ہوئے مال دار بخیلوں کی طرح پچھتاوا نہیں ہوتا۔

pdfelement

فدائے دوست نکردیم عمر ومال دریغ
کہ کار عشق زما ایں قدر نمی آید

حافظ شیرازی

افسوس کہ زندگی اور مال کو ہم نے دوست پر قربان نہ کیا۔ یہ کیا کہ عشق کی دنیا میں ہم اتنا سا کام نہ کر سکے۔

اور یہ اسلامی اخوۃ ومساوات کی ایک عمدہ مثال تھی۔ جبکہ حقیر راقم الحروف اور حضرت صاحبزادہ صاحب کے لئے حضرت صاحب بذات خود کھانے چنتے اور اسی طرح ملتفت رہے جس طرح کوئی شفیق باپ اپنی اولاد کے لئے۔ لہٰذا:

Remove Watermark Now

اس شخص میں بات ہی کچھ ایسی تھی
ہم اگر دل نہ دیتے تو جان چلی جاتی

افطاری سے فارغ ہوتے ہی مغرب کے لئے تکبیر کہی گئی تو اس میں حضرت کی کرسی کے دائیں جانب کھڑا تھا۔ اچانک بائیں کندھے پر دست شفقت کا لمس محسوس ہوا اور ساتھ ہی یہ حکم کہ ”علامہ صاحب جماعت کراؤ“ غالباً شاعر نے کسی ایسی ہی ہستی کی سوچ کو منظوم کر دیا ہے کہ:

ہم اہل درد ہیں سب کو گلے لگاتے ہیں
ہماری دنیا میں کوئی برا نہیں ہوتا

چونکہ حضرت کی کرسی مصلی کے محاذات میں لگی تھی جس سے مجھے تردد ہوا مگر بتقاضائے ”اَلْمُطَاعَۃُ فَوْقَ الْاَدَبِ“ یعنی امتثال امر واطاعت کو ظاہری ادب پر فوقیت حاصل ہے۔ مجال انکار نہ تھی۔ سلام کہتے ہی عرض کی کیا کہ حضرت جب سے مجھے شعور حاصل ہوا ہے میں نے قصداً کبھی بزرگوں کی طرف پیٹھ نہیں کی۔ اور آج گھر سے نکلتے ہوئے اسی اہتمام کی نیت تھی مگر افسوس کہ امتثال امر میں اہتمام نہ ہو سکا۔ حالانکہ میرے لیے ابن انشاء کی طرح یہ ایک لمحہ منتظر تھا:

جگ کے چاروں کوٹ میں گھوما، سیلانی حیران ہوا
اس بستی کے، اس کوچے کے، اس آنگن میں ایسا چاند؟
ہر اک چاند کی اپنی دھج تھی، ہر اک چاند کا اپنا روپ
لیکن ایسا روشن روشن، ہنستا باتیں کرتا چاند

بلکہ اگر حضرت اجازت فرمائیں تو یہاں ایک پنجابی شعر بہت جچتا ہے۔ اور یہ بھی کوئی مبالغہ نہیں بلکہ میرا احساس ہے۔

چن ویکھاں یا تیرے ول
دو ہاں پاسے اکو گل

سرفراز انور مفتی

شاید کہ آپ کو میرے چہرے سے کیفیت کا ادارک ہو چکا تھا اس لیے فرمایا:

”جب شرعاً کوئی قباحت نہیں تو بے فکر رہیں۔“

اس کے باوجود یہ ایسا لمحہ تھا جسے میں الفاظ میں بیان نہیں کر سکتا اور مجھے برملا اعتراف ہے کہ:

اک ترا حسن ہی مرے بیان کی زد میں نہیں آتا
سخنوری میں دیگر سبھی کمال میں رکھتا ہوں

اظہر ناظر

نماز کے بعد حضرت کے ساتھ حجرہ میں علمائے کرام کے ساتھ کھانے کا اہتمام تھا جس دوران آپ کے استفسار پر میں نے زیر طباعت نئی تالیف ”کتاب النکاح“ کا تفصیلی تعارف کرایا تو حضرت نے بہت عمدہ الفاظ میں نہ صرف حوصلہ افزائی فرمائی بلکہ فرمایا کہ عمدہ ومعیاری طباعت کو ملحوظ رکھیں اور اخراجات کی فکر نہ کریں، اس صدقہ جاریہ میں میرا حصہ بھی شامل ہوگا۔ اس طرح اڑھائی تین گھنٹے بعد جب رخصت ہونا چاہا تو حضرت نے کھڑے کھڑے ایک بار پھر سے شرف تخاطب بخشتے ہوئے فرمایا: میرے دل کا ایک مخصوص حصہ ایسا ہے جسے میں نے

pdfelement

Remove Watermark Now

"یارستان" کا نام دے رکھا ہے جہاں صرف مخصوص ومحبوب دوست مکیں ہیں اور آج سے تم بھی۔"

آؤ اور آ کے بس جاؤ
دل محبت کی راجدھانی ہے
واقف انصاری

میرے جیسا ایک گمنام طالب علم جو عرصہ سے بقول بہادر شاہ ظفر:

نہ کسی کی آنکھ کا نور ہوں، نہ کسی کے دل کا قرار ہوں
جو کسی کے کام نہ آ سکے، میں ایک مشتِ غبار ہوں

کے لئے اتنی بڑی شخصیت کی طرف سے اس طرح کی مخلصانہ دعوت کو ٹھکرانا ہرگز ممکن نہ تھا۔ اس طرح:

ان کے گھر جانے سے پہلے مجھ کو اندازہ نہ تھا
جسم آ جائے گا واپس میں وہاں رہ جاؤں گا
محمد محمود احمد

اعتراف عظمت:

قرآن کریم نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے تعارف میں فرمایا ہے کہ:

"اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ كَانَ اُمَّةً" بلاشبہ ابراہیم اپنی ذات سے ایک پوری امت تھے۔ (16: النحل:120)

حضرت امام عبداللہ النسفی رحمۃ اللہ علیہ نے اس آیت مبارکہ کی تفسیر میں بہت جامع کلمات تحریر فرمائے ہیں:

اِنَّهٗ كَانَ وَحْدَهٗ اُمَّةً مِّنَ الْاُمَمِ لِكَمَالِهٖ فِيْ جَمِيْعِ صِفَاتِ الْخَيْرِ۔ تفسیر النسفی

یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام بحیثیت جامع صفات الخیر، امم عالم میں ایک مستقل امت کی حیثیت رکھتے ہیں۔ قرآن کریم کے اسی خوبصورت تصور کو عربی کے معروف شاعر ابونواس المتوفی 146-198ھ نے عباسی خلیفہ ہارون الرشید کے زیرک اور اسم بامسمّٰی وزیر فضل بن الربیع کی مدح میں نظم کیا تھا۔

لَيْسَ عَلَى اللّٰهِ بِمُسْتَنْكَرٍ
اَنْ يَّجْمَعَ الْعَالَمَ فِيْ وَاحِدٍ

اللہ تعالیٰ کے ہاں کچھ ناممکن نہیں کہ وہ کسی ایک شخصیت میں دنیا جہان کی خوبیاں جمع کر دے۔

پھر اسی حقیقت کو شاعر مشرق حضرت علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے اس طرح سے اردو قالب عطا کر دیا کہ اردو ادب میں یہ شعر ضرب المثل ہے۔

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں جو تخلیقی معیار مقرر ہے اُس کے مطابق "لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْۤ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ" کے مصداق اس کائنات میں انسان ہی اشرف واحسن المخلوقات ہے مگر جب کسی شخص میں کچھ اخلاقی واضافی خوبیاں سمٹ آئیں تو بلاشبہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں بھی مقبول اور امر ہو جاتا ہے۔ اسی منظر میں حافظ

pdfelement

Remove Watermark Now

شیرازی نے ہمیں مشورہ دیا ہے کہ:

چناں زندگانی کن اندر جہاں
کہ چوں مردہ باشی نگویند مُرد

دنیا میں اس طرح زندگی بسر کر کہ جب تو دنیا سے رخصت ہو تو لوگ یہ نہ کہیں کہ فلاں مرگیا۔ بلکہ کہیں کہ امر ہو گیا۔

الحمد للہ کہ ہمارے دور کے تصوف کی دنیا میں حضرت پیر صاحب بھی ایسی ہی باکمال سماجی شخصیت ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے علم وفضل کے ساتھ ساتھ انتہائی عمدہ انسانی اخلاق سے متصف فرمایا ہے۔

سُبْحَانَ اللهِ مَا اَرْحَمَكَ، مَا اَكْرَمَكَ مَا اَعْظَمَكَ۔

سبحان اللہ! آپ کتنے رحمدل وکریم اور عظیم شخصیت ہیں۔

اور جب کوئی شخص دنیا میں اپنی تن پروری کی خاطر انسانی معیار سے گر کر زندگی بسر کرتا ہے تو "ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِيْنَ" کے مصداق اللہ تعالیٰ کی نظر میں مردود قرار پاتا ہے۔ جس کے بعد بقول حافظ شیرازی:

سگِ برآں آدمی شرف دارد
کہ دلِ مَردماں بیا زارد

اُس شخص پر کتے کو فضیلت حاصل ہے جو لوگوں کے دلوں پر مرہم رکھنے کے بجائے ان کو آزردہ اور دکھی کردے۔

اور اس مقام پر یہ بات بھی یاد رکھنے کی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ اور عشق کی دنیا میں:

جمال شخص نہ چشم ست و زلف و عارض و خال
ہزار نکتہ دریں کاروبار دلداری ست

حافظ شیرازی

کسی شخص کا حسن فقط آنکھ، زلف ورخسار اور تل تک ہی محدود نہیں بلکہ دلداری کے اس کام میں ہزاروں نکتے پنہاں ہیں۔

اور یہ میرا ذاتی مشاہدہ ہے کہ حضرت پیر صاحب دامت برکاتہم اس کاروبار والداری میں اس طرح کے نکتوں سے مالا مال اور وحید العصر ہیں۔

Millionaire

بعض حضرات کو اکثر کہتے سنا گیا ہے کہ حضرت پیر صاحب بہت مالدار بلکہ Millionaire ہیں۔ جس کی وجہ سے خود میرا بھی یہی خیال تھا اور اس خوش فہمی کی وجہ دراصل حضرت کی سرپرستی میں چلنے والے ادارے، غریب پروری اور عام مہمان نوازی ہے۔ لیکن اصل بات یہ ہے کہ پوری زندگی میں اب تک حضرت کبھی صاحب نصاب نہیں رہے کہ زکوٰۃ ادا کرنے کی نوبت آئے۔

البتہ حضرت دل کے Millionaire ہیں۔ کسی بھی زائر کا کھانا کھائے بغیر رخصت ہونا طبیعت پر سخت گراں گزرتا ہے۔ بلاشبہ آپ امت کے ان خوش نصیب حضرات میں سے ہیں جن کے ذریعے اللہ کریم رزق کی تقسیم فرماتا ہے۔

عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ يَخْطُبُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ يُّرِدِ اللهُ بِهٖ خَيْرًا يُّفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ، وَاِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ، وَيُعْطِي اللهُ، وَلَنْ يَزَالَ اَمْرُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ مُسْتَقِيْمًا حَتّٰى تَقُوْمَ

pdfelement

السَّاعَةُ، وَحَتّٰی یَأْتِیَ اَمْرُ اللّٰہِ۔

رواہ البخاری فی الجہاد، باب قول اللہ تعالیٰ:(فأن للہ خمسہ وللرسولﷺ،وفی العلم ،باب من یرد اللہ بہ خیرایفقھہ فی الدین ،وفی الاعتصام،باب قول النبیﷺلاتزال طائفۃ من أمتی ظاھرین علی الحق: ومسلم فی الامارۃ،باب فضل الرمی والحث علیہ وذم من علمہ ثم نسیہ۔

حضرت امام زہری رحمۃ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے کہ حضرت امیر المومنین معاویہ بن سفیان رضی اللہ عنہما نے خطبہ دیتے ہوئے یہ حدیث شریف بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ جس شخص کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے اسے دین کی سمجھ عطا کرتا ہے۔ یادرکھو کہ اللہ کریم عطا کرنے والا ہے اور میں مخلوق میں (قاسم) تقسیم کرنے والا ہوں۔ اور یہ سلسلہ اسی طرح چلتا رہے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا فیصلہ آجائے اور قیامت قائم ہوجائے''۔

ارشادِ گرامی کا مطلب یہ ہے کہ رزاق کے خزانے اور اس کی کنجیاں اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہیں اور درحقیقت وہی ذات باری ''اَلرَّزَّاقُ'' ہے۔ لیکن دنیا کا نظام قائم رکھنے اور مخلوق کو ایک دوسرے کے قریب لاتے ہوئے ایک نظام میں پرونے کے لئے وہ اپنے بندوں میں سے بعض کو تقسیم رزق کے کام میں شریک کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے بعد کائنات میں سب سے بڑے قاسم تو رسول اللہ ﷺ ہی ہیں پھر اس کے بعد درجہ بدرجہ صالحین امت رحمہم اللہ تعالیٰ ۔ اور یہ سلسلہ قیامت تک جاری وساری رہے گا۔

حضرت پیر صاحب دامت برکاتہم چونکہ تقسیم میں بخل سے کام نہیں لیتے لہٰذا

اللہ تعالیٰ بھی اسی حساب سے دیتا چلا جاتا ہے۔ جس سے بعض حضرات کو سمجھنے میں غلط فہمی ہوجاتی ہے۔

ستارے، چاند مرا ہاتھ چومنے لگ جائیں
سراپا اُن کا میں لکھ دوں اگر سلیقے سے

واقف انصاری

باعث تحریر آنکہ:

میں آخر میں یہ وضاحت ضروری سمجھتا ہوں کہ یہ سطور لکھنے کا باعث کیا ہے؟ اس کے دو محرکات ہیں:

01: پہلی بات یہ کہ قرآن کریم نے معاشرے میں امن اور بھائی چارہ قائم رکھنے کے لئے اللہ کریم کا ایک اصولی حکم بیان فرمایا ہے:

وَلَاتَعَاوَنُوْا عَلَی الْبِرِّ وَتَّقْوٰی وَلَاتَعَاوَنُوْ عَلَی الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَاتَّقُوا اللّٰہَ اِنَّ اللّٰہَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ ۝ 5:المائدہ:2

نیکی اور تقویٰ کے کاموں میں ایک دوسرے سے تعاون کرو۔ اور گناہ اور ظلم کے کاموں میں تعاون نہ کرو۔ اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو بے شک اللہ تعالیٰ سخت سزا دینے والا ہے۔

حضرت امام بغوی رحمۃ اللہ علیہ نے آیت مبارکہ کی تفسیر میں لکھا ہے کہ ''اَلْبِرُّ: اَلْاِسْلَامُ :وَالتَّقْوٰی: اَلسُّنَّۃُ : یعنی ''اَلْبِر'' سے مراد تمام اسلامی احکام ہیں اور ''التَّقْوٰی'' سے رسول اللہ ﷺ کی سنت مبارکہ۔ جس کے بعد ''اِنَّ اللّٰہَ شَدِیْدُ

Remove Watermark Now

الْعِقَاب" کے اضافے سے واضح ہو جاتا ہے کہ اس حکم کی خلاف ورزی ایسا سنگین جرم ہے جس میں ملوث لوگ دنیا میں باعث فساد اور آخرت میں مستحق عذاب ہیں۔

مگر افسوس کہ ہماری مسلکی اور سیاسی وابستگیاں ایسی ہیں کہ ہم کسی ایسے شخص کی کسی اچھائی، عبادت، نیکی اور سماجی کام کی محض اس لیے تحسین نہیں کرتے کہ خدانخواستہ اس طرح مخالف کے مسلک کی تائید اور اپنا مذہب بھرشٹ ہو جاتا ہے۔ حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا ایک حکیمانہ شعر ہے کہ:

وَعَيْنُ الرِّضَا عَنْ كُلِّ عَيْبٍ كَلِيْلَةٌ

وَلٰكِنَّ عَيْنَ السُّخْطِ تُبْدِي الْمَسَاوِيَا

حضرت امام رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ محبت کی آنکھ محبوب کے ہر عیب سے اندھی ہوتی ہے۔ جس طرح نفرت کی آنکھ ہمیشہ خوبیوں کے بجائے چھپے ہوئے عیب سامنے لا رکھتی ہے۔

مجھے اور آپ سب کو اس بات کا تجربہ ہے کہ ہم لوگ تعصب کی عینک پہنے اپنی اپنی جماعت کی صفوں میں ہرایرے غیرے نتھو خیرے اور لچے لفنگے کو غوث، قطب اور ابدال کا درجہ دیئے بیٹھے ہیں مگر اختلاف رائے کے باعث درحقیقت بزرگان دین کی توہین کا ارتکاب کرتے ہوئے انجام سے بے خبر دنیا و آخرت تباہ کرتے ہیں۔

تمام ملک اندھیرے میں ڈوب جائے تو کیا

وہ چاہتے ہیں کہ سورج انہی کے گھر میں رہے

بشیر بدر

مگر دین کے طالب علم کی حیثیت سے بعض فروعات و جزئیات میں حضرت پیر صاحب کے ساتھ اختلاف رائے کے باوجود میرے نزدیک قرآن کریم کی یہ آیت تقاضا کرتی ہے کہ آپ کے محاسن کا اعتراف کروں۔ جان رحمت ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ:

"عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ عَطِيَّةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: مَنْ لَمْ يَشْكُرِ النَّاسَ لَمْ يَشْكُرِ اللهَ"

رواه الترمذي: باب ما جاء في الشكر لمن احسن اليك: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَالأَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ، وَالنُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وحكم الألباني: صحيح لغيره۔

حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص لوگوں کا شکر گزار نہیں ہوتا اسے اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بندہ بننے کی توفیق میسر نہیں آتی۔"

حضرت امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث شریف کے لئے باب قائم کیا ہے: "بَابٌ: مَا جَاءَ فِي الشُّكْرِ لِمَنْ أَحْسَنَ إِلَيْكَ" یہ باب اس بات کی اہمیت واضح کرنے کے لئے قائم کیا گیا ہے کہ تم پر ایسے شخص کا شکریہ لازم ہے جو تم سے نیکی کے ساتھ پیش آئے۔

مسند امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ میں یہ روایت ان الفاظ کے ساتھ مروی ہے:

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ: "مَنْ لَمْ يَشْكُرِ الْقَلِيلَ، لَمْ يَشْكُرِ الْكَثِيرَ، وَمَنْ لَمْ يَشْكُرِ النَّاسَ، لَمْ يَشْكُرِ

Remove Watermark Now

اللہ۔ التَّحَدُّثُ بِنِعْمَةِ اللهِ شُكْرٌ، وَتَرْكُهَا كُفْرٌ، وَالْجَمَاعَةُ رَحْمَةٌ، وَالْفُرْقَةُ عَذَابٌ۔

قولہ:من لم يشكر الناس لم يشكر الله۔ صحيح لغيره اخرجه احمد في مسنده:حديث النعمان بن بشير:واخرجه القضاعي في "مسند الشهاب" والبيهقي في "شعب الايمان" وغيرهم۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے منبر شریف پر خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ جو کسی چھوٹی نعمت پر شکر گزار بندہ نہیں بنتا اسے بڑی نعمتوں کا شکر ادا کرنے کی توفیق میسر نہیں آتی۔ اور جو شخص لوگوں کا شکر گزار نہیں ہوتا اسے اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بندہ بننے کی توفیق میسر نہیں آتی۔ تحدیث نعمت اللہ تعالیٰ کے شکر کی ایک شکل ہے۔ جس کا ترک کر دینا کفران نعمت ہے۔ مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ وابستگی باعث رحمت اور علیحدگی باعث عذاب ہے۔

02: اور دوسری وجہ یہ ہے کہ متنبی نے ایک بڑا خوبصورت شعر کہا ہے:

إِذَا أَنْتَ أَكْرَمْتَ الْكَرِيْمَ مَلَكْتَهُ
وَإِنْ أَنْتَ أَكْرَمْتَ اللَّئِيْمَ تَمَرَّدَا

جب تم کسی شریف النفس اور کریم الخصال انسان پر احسان کرو گے تو تم اسے "هَلْ جَزَاءُ الْإِحْسَانِ إِلَّا الْإِحْسَانُ" کے مصداق اپنا ممنون اور پہلے سے زیادہ احسان مند پاؤ گے۔ لیکن اگر تم کسی کم مرتبہ اور کمینے کا اکرام کرو گے تو وہ پہلے کی نسبت زیادہ کمینگی اختیار کرے گا۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ زندگی میں کسی کو اگر عملاً کوئی ایسا موقعہ میسر

آجائے کہ وہ اپنا نام شرفا کی فہرست میں شامل کرا سکتا ہے تو اسے تاخیر نہیں کرنی چاہیے۔

مجھے معلوم ہے کہ میرے یہ الفاظ حضرت پیر صاحب دامت برکاتہم کی شان میں اضافہ نہیں کر سکتے مگر میرا ضمیر متقاضی تھا کہ میں نے جو دیکھا اور محسوس کیا سپرد قلم کر دوں اور وہ صرف یہ ہے کہ:

"حضرت پیر صاحب کی خدمت میں حاضری کے لئے اگرچہ ایک لحہ چاہیے مگر واپسی کیلئے طویل عمر درکار ہے۔"

آں دل کہ رم نمودہ از خوب رو جواناں
دیرینہ سال پیرے بروش بیک نگاہے

وہ مضبوط دل جو بڑے بڑے حسین و جوان چہرے دیکھ کر کبھی نرم نہیں ہوا تھا ان عمر رسیدہ بزرگ نے پہلی نگاہ میں اپنا گرویدہ بنا لیا۔

یعنی اپنی بزم "یارستان" مجھے شامل فرماتے ہوئے مجھ پر احسان فرمایا۔

اس موقعہ پر میرا جی چاہتا ہے کہ میں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا تصور مستعار کرتے ہوئے حضرت پیر صاحب دامت برکاتہم کے حق میں ان الفاظ کے ساتھ اپنی گواہی ریکارڈ کرا دوں کہ:

"كَلَّا وَاللهِ مَا يُخْزِيْكَ اللهُ اَبَدًا، اِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ وَتَحْمِلُ الْكَلَّ وَتَكْسِبُ الْمَعْدُوْمَ وَتَقْرِي الضَّيْفَ وَتُعِيْنُ عَلٰى نَوَائِبِ الْحَقِّ" صحیح بخاری: کتاب الوحی

pdfelement

مشاہدات

حضرت پیر صاحب دامت برکاتہم کے ساتھ میری اس پہلی تفصیلی ملاقات کے بعد آپ پاکستان اور مقبوضہ کشمیر کے دورے پر روانہ ہو گئے تھے جس کے بعد واپسی پر چند ملاقاتوں کے درمیان جو میں نے محسوس کیا ہے اس کی تلخیص اس طرح ہے۔

01: زائرین پر شفقت:

عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ قَالَ: اَتَی النَّبِیَّ ﷺ رَجُلٌ فَکَلَّمَهٗ فَجَعَلَ تَرْعَدُ فَرَائِصُهٗ فَقَالَ لَهٗ "هَوِّنْ عَلَیْكَ فَاِنِّیْ لَسْتُ بِمَلِكٍ اِنَّمَا اَنَا ابْنُ امْرَاَةٍ تَاْکُلُ الْقَدِیْدَ۔

قال ابو عبد الله اسماعیل وحده وصله: هذا اسناد صحیح رجاله ثقات وصححه الألبانی: انفرد به ابن ماجه تحفة الاشراف. سنن ابن ماجة فی: الأطعمة باب القدید: ط: دار المعرفة بیروت۔

فتح مکہ کے موقعہ پر ایک صاحب بارگاہ رحمت ﷺ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے مگر جلال نبوی ﷺ کی تاب نہ لا سکے اور ان پر تھرتھراہٹ طاری ہو گئی۔ رحمت عالم ﷺ نے مصافحہ کے لئے دست مبارک بڑھاتے ہوئے ارشاد فرمایا: "گھبراؤ نہیں کیونکہ میں کوئی بادشاہ نہیں بلکہ قریش میں سے ایک ایسی خاتون کا بیٹا ہوں جو دھوپ میں خشک کیے ہوئے گوشت کے ٹکڑے کھایا کرتی تھی۔"

رسول اللہ ﷺ نے ایک جملے میں اپنی والدہ ماجدہ سیدہ آمنہ کا جو تعارف

پیش فرمایا ہے، اس کی تفسیر میں ایک رسالہ لکھا جا سکتا ہے۔ آپ ﷺ کے ارشاد گرامی کا مطلب یہ تھا کہ میں ایسی جفاکش اور خوددار عورت کا بیٹا ہوں جو اپنی خودداری کی حفاظت اور خودی کی بلندی کے لئے دھوپ میں خشک کیے ہوئے گوشت (قَدِیْد) کے ٹکڑے کھایا کرتی تھیں نہ کہ کسی مغرور شہزادی کا جسے محنت کش کے ساتھ ہاتھ ملاتے ہوئے تردد ہو۔ لہٰذا گھبراؤ نہیں بے تکلف بات کرو۔

حضرت پیر صاحب دامت برکاتہم اسی مسنون اور کریمانہ طریقے پر سب سے پہلے بلا امتیاز ہر ایک زائر کا دلکش مسکراہٹ کے ساتھ استقبال فرماتے ہیں جس کے بعد معانقہ یا دونوں ہاتھوں سے مصافحہ جس کے بعد سر اور چہرے کو دونوں ہاتھوں کے ہالے میں لے لیتے ہیں۔ اس طرح دکھی لوگ کچھ عرض کرنے سے پہلے ہی اپنے دکھ درد بھول جاتے ہیں۔

بات کردار کی ہوتی ہے وگرنہ عارفؔ
قد میں انسان سے سایہ بھی بڑا ہوتا ہے

راشد عارفؔ

میں نے اپنی تالیف "ہجرت کشمیر" میں بزعم خویش بعض مشائخ سے اپنی ملاقاتوں کی تفصیل لکھی ہے۔ جن میں ایک صاحب حال کے سوا کسی ایک سے دوبارہ ملنے کی کبھی خواہش پیدا نہیں ہوئی۔ مگر یہاں معاملہ اس کے برعکس دیکھا گیا ہے:

اک نظر جو بھی دیکھ لے تجھ کو
وہ ترے خواب دیکھتا رہ جائے

تہذیب حافی

Remove Watermark Now

اور شاعر مشرق حضرت علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے بھی کسی ایسی ہی صورت حال کو نظم کر دیا ہے:

ہجوم کیوں ہے زیادہ شراب خانے میں
فقط یہ بات کہ پیر مغاں ہے مرد خلیق
مرید سادہ تو رو رو کے ہو گیا تائب
خدا کرے کہ ملے شیخ کو بھی یہ توفیق
اگر ہے عشق تو ہے کفر بھی مسلمانی
نہ ہو تو مرد مسلماں بھی کافر و زندیق

02: علماء کا اکرام:

حضرت پیر صاحب کو اللہ تعالیٰ نے ایک اور بڑی صفت سے نوازا ہے اور وہ ہے میرے جیسے طلبہ اور رفقائے کار کے ساتھ شفقت کے علاوہ علمائے کرام کا فراخدلی سے اکرام اور تحائف پیش فرمانا۔ اور ان کی صلاحیتوں کا اعتراف کرتے ہوئے انہیں اظہار کا موقعہ دینا۔ میرے نزدیک جو حضرات اس معاملے میں کوتاہی کے مرتکب ہوتے ہیں وہ اپنے آپ کے ساتھ ظلم کرتے ہیں کیونکہ:

”عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَيْسَ مِنْ اُمَّتِيْ مَنْ لَّمْ يُجِلَّ كَبِيْرَنَا وَيَرْحَمْ صَغِيْرَنَا وَيَعْرِفْ لِعَالِمِنَا حَقَّهٗ“

رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ۔ مجمع الزوائد: باب فی معرفۃ حق العالم۔

pdfelement

حضرت عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”ایسا شخص میری امت میں سے نہیں ہے جو اپنے سے بڑے کی عزت نہیں کرتا۔ جو اپنے سے چھوٹے پر رحم نہیں کرتا اور ہمارے دین کے حامل عالم کا حق اور مقام کی پہچان کرتے ہوئے اس کے تقاضے پورے نہیں کرتا۔

حقیقت یہ ہے کہ دنیا کے بظاہر و بزعم خویش بڑے لوگ اور جبابرہ و فراعنہ، اکاسرہ وقیاصرہ کا قرب انتہائی متعفن ہوتا ہے جن کے اہل وعیال، رفقائے کار اور ماتحت انتہائی وحشت وحراست اور نفرت کی زندگی گزارتے ہیں جیسا کہ عربی میں ایک ضرب المثل مشہور ہے:

اَلْوَضِيْعُ اِذَا ارْتَفَعَ تَكَبَّرَ وَاِذَا حَكَمَ تَجَبَّرَ۔

نیچ وکم ظرف اور کم ذات کو جب مرتبہ واقتدار یا مال ودولت مل جائے تو متکبر و مغرور ہو جاتا ہے اور اگر کہیں جج بنایا جائے تو جبر سے کام لیتا ہے۔ لہٰذا:

نیچاں دی آشنائی کولوں، پھل کسے نہیں پایا
کیکرتے انگور چڑھایا تے ہر گچھا زخمایا

حضرت میاں محمد بخش صاحب رحمۃ اللہ علیہ

مگر شریف النسب اور اعلیٰ ظرف کے لوگوں کا خاصہ ہے کہ وہ اپنے رفقائے کار اور ماتحت عملے کی ضروریات، احساسات وجذبات اور عزت نفس ووقار کو ملحوظ خاطر رکھتے ہیں اس طرح:

ہر کہ خدمت کرد او مخدوم شد
ہر کہ خود را دید او محروم شد

Remove Watermark Now

دوسروں کی خدمت کا جذبہ رکھنے والے بالآخر اللہ تعالیٰ کی طرف سے جزا کے طور پر مخدوم بنالیے جاتے ہیں اور خود پسند محروم رہ جاتے ہیں۔

سوچنے کی بات ہے کہ جو اخلاق غیروں کو گرویدہ بنالیتا ہے وہ اپنوں کو کیوں قریب تر نہ کردے گا۔

03: اخوہ کی پاس داری:

بیعت عَقَبَۂ ثانیہ 12 نبوی ﷺ میں انصار مدینہ کے بہتر (72) نفوس قدسیہ پر مشتمل ایک وفد نے منیٰ میں مقام عقبہ پر رسول اللہ ﷺ کے دست اقدس پر بیعت فرمائی تھی۔رسول اللہ ﷺ نے ان کے سامنے اپنی دعوت رکھتے ہوئے فرمایا۔

”اُبَایِعُکُمْ عَلٰی اَنْ تَمْنَعُوْنِیْ مِمَّا تَمْنَعُوْنَ مِنْهُ نِسَاءَ کُمْ وَاَبْنَاءَ کُمْ۔“

میں تم لوگوں سے اس عہد پر بیعت لے رہا ہوں کہ تم اسی طرح میری حفاظت میں کمر بستہ رہو گے جس طرح اپنے بیوی بچوں کی حفاظت کے لئے سینہ سپر ہو جاتے ہو۔

یہ سن کر حضرت براء بن معرور رضی اللہ عنہ نے آپ کا دست مبارک تھامتے ہوئے عرض کیا: یارسول اللہ! اس ذات باری کی قسم جس طرح ہم اپنی عزت وناموس کے لئے کٹ مرتے ہیں اسی طرح آپ کے اشارے پر کٹ مریں گے بس آپ بلاتاخیر ہم سے بیعت لیجیے۔

pdfelement

مگر حضرت ابو الھیثم التَّیِّھان رضی اللہ عنہ نے حضرت براء بن معرور رضی اللہ عنہ کی بات کاٹتے ہوئے عرض کیا: ”یارسول اللہ! آج تو آپ ہمارے ساتھ جانے کے لئے تیار ہیں اس صورت میں یہود یثرب کے ساتھ ہمارے حلیفانہ معاہدے خود بخود ختم ہو جائیں گے لہٰذا کل ایسا نہ ہو کہ جب آپ کو اقتدار اور قوت حاصل ہو جائے تو آپ ہمیں تنہا چھوڑ کر اپنے گھر اور قوم میں واپس مکہ مکرمہ آجائیں؟“

حضرت ابو الہیثم التھیان رضی اللہ عنہ کے ان تحفظات پر رسول اللہ ﷺ نے مسکراتے ہوئے اس دنیا میں پہلی بار ان الفاظ میں دوستی کا منشور متعارف کرایا:

”لَا بَلِ الْاَبَدَ الْاَبَدَ، اَلدَّمَ الدَّمَ، اَلْهَدَمَ الْهَدَمَ اَنْتُمْ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْکُمْ، اُحَارِبُ مَنْ حَارَبْتُمْ وَاُسَالِمُ مَنْ سَالَمْتُمْ۔“

اللباب فی علوم القرآن:سورۃ آل عمران :تالیف الامام حفص عمر بن علی ابن عادل الدمشقی الحنبلی رحمہ اللہ تعالی المتوفی بعد 88 من الهجرة الطبعة لاولی : ج 5 الصفحة 443 ط: المكتبة الشاملة: واخرجه السهیلی فی ”روض لانف وابن کثیر فی السیرۃ النبویۃ“: قصة بیعة العقبة الثانیة۔

بالکل نہیں بلکہ ابدالآباد تک ایسے نہیں ہوسکتا۔یاد رکھو! تمہارا خون میرا خون ہے تمہارا ذمہ میرا ذمہ اور تمہاری عزت وناموس میری عزت وناموس شمار ہوگی۔آج سے تم میرے اور میں تمہارا ہوگیا جس نے تمہارے خلاف تلوار اٹھائی میں تمہاری حفاظت کے لئے سینہ سپر ہو جاؤں گا اور جس نے تم سے وفا کی میں اس کا وفادار رہوں گا۔

ہجرت کے بعد رسول اللہ ﷺ نے مدینہ طیبہ میں اپنی جماعت کے مہاجرین وانصار ارکان کے درمیان بھائی چارہ قائم فرمایا تھا جس میں حضرت

Remove Watermark Now

عبدالرحمٰن بن عوف مہاجر اور حضرت سعد بن الربیع انصاری رضی اللہ عنہما دینی بھائی قرار دیئے گئے تھے جس کے بعد حضرت سعد بن الربیع نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کو ساتھ لے جا کر اپنے گھر کا تمام اثاثہ دکھاتے ہوئے فرمایا:

"اِنَّ لِیْ مَالًا فَهُوَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ شَطْرَانِ ،وَلِيَ امْرَاَتَانِ فَانْظُرْ اَيَّتُهُمَا اَحْبَبْتَ حَتّٰى اُخَالِعَهَا فَاِذَا حَلَّتْ فَتَزَوَّجْهَا"۔

• أسد الغابة في معرفة الصحابة تاليف الامام عزالدين ابن الأثير ابي الحسن علي بن محمد الجزري المتوفى سنه 630هج رحمه الله تعالى عليه: باب العين والباء ترجمة عبدالرحمن بن عوف: تحقيق وتعليق الشيخ علي محمد معوض والشيخ عادل احمد عبدالموجود، الناشر دار الكتب العلمية بيروت۔

یہ جو کچھ بھی میرے پاس ہے اس میں سے ہر ایک چیز کا نصف آپ کا ہوا۔ میرے نکاح میں چونکہ دو بیویاں ہیں لہٰذا انہیں دیکھ کر مجھے بتاؤ ان دو میں سے آپ کس کو پسند کرتے ہیں تاکہ میں اسے فارغ کر کے عدت گزرنے پر آپ سے نکاح کر دوں۔

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے اگرچہ احتیاج کے باوجود دعائیں دیتے ہوئے یہ پیشکش قبول نہیں فرمائی مگر بھائی چارے کے باب میں یہ واقعہ جس طرح ہمارے لئے باعث سبق ہے اسی طرح انسانی تاریخ میں بے مثال ہے۔

دنیا کا کوئی مذہب اپنے پیروکاروں میں ایسے بھائی چارے کی مثال پیش نہیں کرسکتا۔ الشریف العقیلی نے کسی ایسی ہی صورت کی روشنی میں کہا ہے کہ:

خَيْرُ اَصْدِقَاءِ الْمَرْءِ لِلْمَرْءِ
شَارَكَهُ فِي النَّفِيْسِ وَالْمَالِ

آدمی کے لئے دوستوں میں بہترین دوست وہ ہے جو اپنی ذات اور مال میں اپنے دوست کو شریک رکھے۔

یعنی وہ صرف دامے درمے سخنے بلکہ اپنے نفس سے بھی ان کی خدمت کرے۔ میرا ذاتی مشاہدہ ہے کہ حضرت پیر صاحب اپنے ماتحت رفقائے کار کے ساتھ اسی طرح حسن سلوک سے پیش آتے اور نہ صرف ان کے حالات سے باخبر رہتے ہیں بلکہ مجلس میں بار بار پوچھتے رہتے ہیں۔ مجھے اس مقام پر حضرت شیخ سعدی یاد آ گئے ہیں

بزار خویش که بیگانه از خدا باشد
فدائے یک تنِ بیگانه کاشنا باشد

گلستان سعدی رحمۃ اللہ علیہ

ہزار اپنے قریبی جو اللہ کریم سے بیگانے ہوں اس ایک بیگانے پر قربان کہ جو خدا شناس ہے یعنی اللہ تعالیٰ کے احکامات کی پیروی کرتا ہے۔

جو تم پوچھتے نہ اپنے دین کو مسلک کی عینک سے
تو پھر مسلم نہ اک دوجے سے ایسی دشمنی کرتے

سرفراز حسین ضیاء

pdfelement

04: فَاِنَّ كُلَّ ذِيْ نِعْمَةٍ مَحْسُوْدٌ:

رواه العقيلي في الضعفاء وابن عدي في الكامل وابونعيم في الحلية من

Remove Watermark Now

طریق سعید بن سالم العطار عن ثَوْرِبْنُ یَزِیْدَ عن خَالِدِبْنِ مَعْدَانَ عن معاذ به مرفوعا،وأورده ابن الجوزی فی الموضوعات.وقال ابوحاتم فی العلل حدیث منکر ."وآفته سعید بن سلام العطار فھو کذاب.ولکن صححه الألبانی رحمه الله تعالی۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ہر ذی نعمت شخص محسود ہوتا ہے۔" یعنی معاشرے میں جولوگ کسی بلند مرتبے پر فائز ہوتے ہیں ان پر حسد کرنے والے بھی پیدا ہوجاتے ہیں۔ اس کلمے کے حدیث ہونے میں علمائے رجال کے درمیان اختلاف رائے ہے مگر شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح قرار دیا ہے ۔مگر ضرب المثل کے طور مسلمہ ہے ۔جس کی اصل قرآن کریم میں واقعہ حضرت یوسف علیہ السلام ہے ۔جس کے تحت حضرت امام رازی رحمہ اللہ نے اپنی "التفسیر الکبیر" میں اس کلمے کو بطور حدیث ذکر فرمایا ہے۔

إِذْ قَالَ يُوسُفُ لِأَبِيهِ يَا أَبَتِ إِنِّي رَأَيْتُ أَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَأَيْتُهُمْ لِي سَاجِدِينَ ۝ قَالَ يَا بُنَيَّ لَا تَقْصُصْ رُؤْيَاكَ عَلَىٰ إِخْوَتِكَ فَيَكِيدُوا لَكَ كَيْدًا ۖ إِنَّ الشَّيْطَانَ لِلْإِنسَانِ عَدُوٌّ مُّبِينٌ ۝ ۔12:یوسف:5-4

جبکہ یوسف نے اپنے باپ سے ذکر کیا کہ ابا جان میں نے گیارہ ستاروں اور سورج کو دیکھا کہ وہ سب مجھے سجدہ کر رہے ہیں۔ یعقوب علیہ السلام نے کہا: بچے اپنے اس خواب کا ذکر اپنے بھائیوں سے نہ کرنا، ایسا نہ ہو کہ وہ تیرے ساتھ کوئی فریب کاری کریں کیونکہ شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے۔

حضرت یعقوب علیہ السلام کے ارشاد گرامی کا مطلب یہ تھا کہ بیٹے فی الحال تو تمہیں سوتیلے بھائیوں سے کوئی خاص اور بڑا خطرہ نہیں لیکن جب انہیں معلوم ہو جائے گا کہ اللہ تمہیں بلند مرتبہ عطا فرمانے والا ہے تو یہ حسد کرتے ہوئے تیری جان کے دشمن بن جائیں گے جبکہ:

كُلُّ الْعَدَاوَةِ قَدْ تُرْجَى إِزَالَتُهَا
إِلَّا عَدَاوَةَ مَنْ عَادَاكَ مِنْ حَسَدٍ

ہر عداوت اور دشمنی کے ازالے کی امید کی جاسکتی ہے سوائے اس شخص کے جس کی عداوت اور دشمنی کی بنیاد حسد پر مبنی ہے۔

اور دوسری بات یہ کہ عربی کے معروف شاعر الراعی المنیر ی کہتے ہیں:

هَجَوْتُ زُهَيْرًا ثُمَّ إِنِّي مَدَحْتُهُ
وَمَا زَالَتِ الْأَشْرَافُ تُهْجَى وَتُمْدَحُ

میں نے پہلے تو زہیر کی ہجو کی پھر اس کی تعریف۔ اصل بات یہ ہے کہ ہمیشہ سے اشراف کے ساتھ ایسے ہی ہوتا ہے کہ کچھ لوگ ان کی ہجو کرتے ہیں اور کچھ مدح بیان کرتے ہیں۔

حضرت پیر صاحب دامت برکاتہم بھی چونکہ اشراف امت میں سے ہیں اس لیے جہاں ان کے محبین ومتوسلین لاکھوں کی تعداد میں موجود ہیں وہاں کچھ حاسدین بھی پائے جاتے ہیں جو اپنے مکروہ چہروں کی طرح نامہ اعمال کو بھی سیاہ کرنے میں مصروف رہتے ہیں۔

اس طرح کی صورت میں عربی کے شہرہ آفاق شاعر متنبی نے بہت

pdfelement

Remove Watermark Now

خوبصورت قاعدہ کلیہ بیان کیا ہے۔

إِذَا أَتَتْكَ مَذَمَّتِي مِنْ نَاقِصٍ
فَهِيَ الشَّهَادَةُ لِي بِأَنِّي كَامِلٌ

اے دوست! جب کوئی نیچ تمہارے سامنے میری برائی بیان کرے تو سمجھ لینا کہ میں مکمل اور اس کی برائی سے بلند ہوں۔

متنبی کے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ جب کوئی ایسا نیچ جس کی تربیت میں کمی رہ گئی ہو وہ تمہاری برائی بیان کرے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ تم بلند مرتبہ ہو جہاں حاسدین کی موجودگی لازم تو ہے مگر وہ تمہارے مقام کو چھو نہیں سکتے۔ اس لیے ایک روز وہ اپنی موت خود مر جائیں گے اور تم امر ہو جاؤ گے۔

ایڑیاں اتنی اٹھاتا ہے کہ گر جاتا ہے
چاہتا ہے وہ مرے قد کے برابر ہونا
عطاءالحسن

ہاں! اگر کوئی بلند مرتبہ بزرگ اور دینی و روحانی شخصیت تمہاری اصلاح کریں تو ان کی بات پلے باندھ لینا۔ اسی میں تمہاری بھلائی اور نجات ہے۔ یا پھر اس فارمولے پر عمل کر لینا چاہیے کہ:

ہمیں تشہیر کی خواہش نہیں، بس روشنی کی ہے
کسی کو مت بتانا یہ دیئے ہم نے جلائے ہیں

یعنی مخلوق خدا کے درمیان رہتے ہوئے اور سماجی خدمات کے صلے میں اچھی شہرت بھی انعام الٰہی ہے جس کے نتیجے میں حاسدین کی موجودگی لازم ہے۔ ہاں

اگر حاسدین اور دشمن گوارا نہیں تو پھر کسی گوشہ تنہائی میں بیٹھ کر اللہ اللہ کرتے رہو مگر یاد رکھو کہ مردان راہ حق کے نزدیک یہ پسپائی کا راستہ ہے۔ جان رحمت ﷺ اور حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کا طریق زندگی نہیں۔

زاهد نه داشت تابِ جمالِ پری رُخاں
کنجِ گرفت و یادِ خدا را بهانه ساخت
مرزا قتیل

زاہد کو پری رخوں کے دیکھنے کی تاب نہیں ہے جس کی وجہ سے وہ یاد خدا کو بہانہ بنائے گوشہ تنہائی میں چھپا بیٹھا ہے۔

آگے بڑھنے سے پہلے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ عنوان کی مناسبت سے ایک حکایت بیان کر دی جائے۔

کُلُّ اِنْسَانٍ یُّعْطِیْ مَا عِنْدَہٗ:

ہماری تاریخ میں سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ایک قول محفوظ اور ضرب المثل کے طور پر مشہور ہے۔: "کُلُّ اِنْسَانٍ یُّعْطِیْ مَا عِنْدَہٗ"

رواہ ابن عساکر عن ابن المبارک... الجد الحثیث فی بیان مالیس بحدیث تالیف فضیلۃ العلامۃ احمد بن عبدالکریم الغزی العامری ت 1143 ھج: ک: تحقیق فواز احمد زمرلی، الناشر دار ابن حزم بیروت۔

جس کا مطلب یہ ہے کہ انسان کے پاس جو ہوتا ہے (دل میں یا جو اس نے سیکھا ہے) وہی دوسروں کو منتقل کرتا ہے۔

واقعہ یہ ہے کہ ایک روز حضرت عیسیٰ علیہ السلام کچھ لوگوں کے پاس سے گزرے

pdfelement

Remove Watermark Now

تو انہوں نے بلا وجہ آپ کو گالیاں دینا شروع کر دیں مگر آپ ان کے لئے دعائے خیر فرما کر آگے چل دیئے۔۔۔اب آگے راستے میں کچھ اور لوگ مل گئے جو پہلے والوں سے زیادہ بدلحاظ و بدبخت ثابت ہوئے۔ انہوں نے گالیاں دینے میں انتہا کر دی۔ مگر آپ نے ان کے حق میں بھی پہلے سے زیادہ دعائے خیر فرمائی۔ یہ معاملہ دیکھ کر آپ کے حواریوں میں سے ایک نے عرض کیا کہ اے نبی اللہ! آپ نے ان شریروں کے شر کے بدلے جس خیر اور رحمت کا مظاہرہ فرمایا ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ ان کے شر و غرور کا باعث بن جائے؟

تب آپ نے ارشاد فرمایا:

"کُلُّ اِنْسَانٍ یُّعْطِیْ مَا عِنْدَہٗ"

"انسان کے پاس جو ہوتا وہی دوسرے کو دیتا ہے۔" ان کے پاس شر ہی شر تھا جس میں انہوں نے ہمیں شریک کیا اور ہمارے پاس خیر ہی خیر ہے جس کا مظاہرہ ہم نے کیا۔

حضرت آدم علیہ السلام سے حضرت خاتم النبیین رحمۃ للعلمین ﷺ تک ہم جو ایسے واقعات پڑھتے اور سنتے ہیں تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ حضرات انبیاء علیہم السلام کو عزت پیاری نہیں ہوتی۔ یا وہ انتقال پر قادر نہیں ہوتے بلکہ یہاں ایک مسئلہ سمجھنے کی ضرورت ہے۔

اور وہ یہ کہ حضرات انبیاء علیہم السلام اور اولیائے کرام درجہ بدرجہ اللہ تعالیٰ کی "صفتِ خیر" کا مظہر ہوتے ہیں جس کے باعث حالات خواہ جتنے بھی ناموافق ہوں ان سے خیر ہی کا صدور ہوتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ حضرت خاتم النبیین رحمۃ للعلمین ﷺ کا ارشاد ہے کہ شیطان میری شکل پاک میں آ کر کسی کو دھوکہ نہیں دے سکتا۔ یعنی جب میری طرف سے کسی شر کا ظہور ہی مقدر نہیں تو اس کا میری شکل میں ظاہر ہونا ہی اللہ تعالیٰ نے ناممکن بنا دیا ہے۔

اور یہی وجہ ہے کہ آپ کے کامل متبعین بھی ہمیشہ خیر ہی کی نمائندگی کرتے آئے ہیں جبکہ شیطان لعین "شر" ہی کا مظہر ہے۔ اسی لیے نہ صرف شیطان بلکہ انسانوں میں سے اس کے ساتھ ہمیشہ شر کی نمائندگی کرتے آئے ہیں۔ ان سے کبھی خیر کا ظہور نہیں ہو سکتا۔

جبکہ حضرات انبیائے کرام علیہم السلام کے ایسے مواقع پہ دعا فرمانے کی دوسری وجہ یہ ہے کہ عوام الناس میں اتنی سمجھ یا حوصلہ نہیں ہوتا۔ تو وہ دعا فرماتے ہیں کہ اے اللہ کریم! اس سے پہلے کہ ایسے لوگ کسی اور کے لیے آزمائش بنیں اگر آپ کی حکمت کے خلاف نہ ہو تو انہیں ہدایت نصیب فرما دے۔

میں نے کئی بار مشاہدہ کیا ہے کہ حضرت پیر صاحب **زَیَّنَ اللّٰہُ وَجْھَہٗ فِی الدَّارَیْنِ** کے سامنے جب آپ کے حاسدین کا ذکر ہوتا ہے تو آپ کسی منفی ردعمل کا اظہار فرمائے بغیر کوئی کلمہ خیر ارشاد فرما دیتے یا پھر خاموشی۔

عشق ہونا وجود کا جلنا
جیسے جنگل میں عود کا جلنا

افراسیاب کامل

pdfelement

Remove Watermark Now

05:مُلَاحَاةُ الرِّجَالِ:

عَنْ عُرْوَةَ بْنِ رُوَيْمٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اِنَّ اَوَّلَ مَا نَهَانِيْ عَنْهُ رَبِّيْ بَعْدَ عِبَادَةِ الْاَوْثَانِ وَشُرْبِ الْخَمْرِ لَعْنُ مُلَاحَاةِ الرِّجَالِ۔

الجماع فی الحدیث لابن وهب، ابو محمد عبدالله بن وهب بن مسلم المصری القرشی المتوفی 197۔الباب فی الکلام لمالا ینبغی ولا یحسن: تحقیق الدکتور مصطفی حسن حسین محمد ابو الخیر استاذ الحدیث وعلومه المساعد کلیة اصول الدین، القاهرة ،الناشر دار ابن الجوزی رحمة الله تعالیٰ. الریاض ،الطبعة الاولی 1416۔1995م: وأخرجه ابن ابی الدنیا فی الصمت والطبرانی فی الکبیر والبیهقی من حدیث ام سلمة بسند ضعیف وقد رواه ابوداود فی المراسیل من حدیث عروة بن رویم۔

حضرت عروہ بن رویم ؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے مجھے بتوں کی پوجا اور شراب نوشی کے بعد سب سے پہلے جس چیز سے منع فرمایا وہ ہے: لوگوں کا باہم لڑائی جھگڑا، لعن طعن اور گالی گلوچ کرنا''۔

رحمت عالم ﷺ کے ارشاد گرامی کا مطلب یہ ہے کہ جب شریعت میں تمام معاملات کا حل موجود ہے۔ اور قرآن کریم اپنے ماننے والوں کو حکم دیتا ہے کہ

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ ۚ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۗ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ۝

04:النساء:59

pdfelement

''اے ایمان والو! اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول کی اور ان لوگوں کی جو تم میں صاحب امر ہوں، پھر اگر تمہارے درمیان کسی معاملے میں جھگڑا پیدا ہو جائے تو اسے اللہ اور اس کے رسول کی طرف پھیر دو، اگر تم واقعی اللہ اور روز آخر پر ایمان رکھتے ہو، یہی ایک صحیح طریق کار ہے اور انجام کے اعتبار سے بھی بہتر ہے۔

اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ:

آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنی اطاعت کا حکم دیتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کے لئے بھی لفظ ''وَاَطِيْعُوا'' کو دہرایا ہے۔ لیکن ''اُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ'' سے پہلے ''وَاَطِيْعُوا'' کو دہرانے کے بجائے اسے لفظ ''الرَّسُوْلَ'' کا معطوف اور تابع بنایا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کی اطاعت غیر مشروط طور پر واجب ہے۔ لیکن ''اُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ'' کی اطاعت صرف اس وقت واجب ہے کہ جب وہ حکم نافذ کرنے سے پہلے خود بھی شریعت کے پابند ہوں۔

صاحب تفسیر مظہری حضرت قاضی ثناء اللہ عثمانی مجددی ؒ نے آیت کی تفسیر میں لکھا ہے کہ اس سے فقہاء، علماء اور مشائخ کرام بدرجہ اولیٰ مراد ہیں۔

اس حکم اور سہولت کے باوجود اگر لوگ آپس میں معمولی تنازعات، فروعات اور جزوئیات پر لڑنا جھگڑنا شروع کر دیں تو اللہ کی نظر میں بتوں کی پوجا اور شراب نوشی کے بعد یہ سب سے بڑا گناہ ہے۔

حضرات اساتذہ رحمہم اللہ تعالیٰ کی صحبت اور دین کے طالب علم کی حیثیت

Remove Watermark Now

سے ایک طویل عرصہ مطالعہ کے بعد میرا ذہن اس بات پر پختہ ہو گیا ہے کہ فروعات وجزئیات میں اختلاف رائے کی بنیاد ٹھوس علم کے بجائے مسلکی تعصب پر رکھنا سراسر جہالت اور ایسے دور میں ایمان بچانا مشکل کام ہے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ، اَلصَّابِرُ فِيْهِمْ عَلٰى دِيْنِهٖ كَالْقَابِضِ عَلَى الْجَمْرِ۔

هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَعُمَرُ بْنُ شَاكِرٍ شَيْخٌ بَصْرِيٌّ قَدْ رَوٰى عَنْهُ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ۔ حکم الألبانی: صحیح

حضرت انس بن مالک ؓ کا بیان ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا جس میں اپنے دین پر ثابت قدم رہنے والے کی مثال ایسی ہوگی جیسے کوئی شخص آگ کے انگاروں سے مٹھی بھرلے۔"

یعنی فتنے کا ایسا دور ہوگا جس میں اصل اور صحیح دین پر چلنا اسی طرح مشکل ہو جائے گا جس طرح آگ کے دہکتے انگاروں سے مٹھی بھر لینا مشکل ہوتا ہے۔ جس کی کئی وجوہات ہیں اور ان میں سے ایک یہ ہے کہ:

عَنْ قَيْسٍ، اَنَّهُ سَمِعَ مِرْدَاسًا الْاَسْلَمِيَّ، يَقُوْلُ: وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ الشَّجَرَةِ: يُقْبَضُ الصَّالِحُوْنَ، اَلْاَوَّلُ فَالْاَوَّلُ، وَتَبْقٰى حُفَالَةٌ كَحُفَالَةِ التَّمْرِ وَالشَّعِيْرِ، لَا يَعْبَأُ اللهُ بِهِمْ شَيْئًا۔ صحیح بخاری باب غزوۃ الحدیبیۃ

معاشرے سے نیک لوگ ایک ایک کر کے رخصت ہوتے جائیں گے جیسے چھٹائی کے بعد ردی جو یا کھجوریں باقی رہ جاتی ہیں۔ اور ایسے نکمے اور نکارہ لوگ رہ جائیں گے کہ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کی بالکل پرواہ نہیں کرے گا۔

یعنی اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کی بداعمالیوں کی وجہ سے انہیں ان کے نفس کے حوالے کردے گا۔ جس کے بعد معاشرے میں برائی عام ہو جائے گی یہاں تک کہ:

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: يَكُوْنُ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ عُبَّادٌ جُهَّالٌ وَقُرَّاءٌ فَسَقَةٌ۔

حضرت انس بن مالک ؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آخری زمانے میں بے علم عبادت گزار اور علماء اور قاری فاسق ہو جائیں گے۔

یعنی جاہل لوگ ولی کہلانے لگیں گے اور بے عمل اور دنیا دار علمائے سو کی کثرت ہو جائے گی۔ یعنی دین اور ضمیر فروش علمائے سو کی اس طرح کثرت ہو جائے گی کہ جس طرح سنڈھی سے فصل بچانی مشکل ہوتی ہے اس طرح ان سے ایمان بچانا مشکل ہو جائے گا۔

لہٰذا ہم دیکھتے ہیں کہ پبلک تو پبلک ان پیشہ ور لوگوں سے بڑے بڑے علماء اور اولیائے کرام تک محفوظ نہیں۔ جس کسی سے ذرا سا اختلاف رائے پیدا ہو جائے یہ لوگ فتوے داغنے میدان میں اتر آتے ہیں۔ کافر کافر فلاں کافر اور جو نہ مانے وہ بھی کافر۔

اپنا دامن نظر نہیں آتا
آنکھوں پہ دوربین رکھتے ہیں
گفتگو ان کی اے معاذ اللہ!
منہ میں آرا مشین رکھتے ہیں

مجید لاہوری

عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ

pdfelement

Remove Watermark Now

اللہ ﷺ "یُوْشِكُ اَنْ یَّأْتِیَ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا یَبْقٰى مِنَ الْإِسْلَامِ إِلَّا اسْمُهُ، وَلَا یَبْقٰى مِنَ الْقُرْاٰنِ إِلَّا رَسْمُهُ، مَسَاجِدُهُمْ عَامِرَةٌ وَهِیَ خَرَابٌ مِنَ الْهُدٰى، عُلَمَاؤُهُمْ شَرٌّ مَنْ تَحْتَ اَدِیْمِ السَّمَاءِ مَنْ عِنْدَهُمْ تَخْرُجُ الْفِتْنَةُ وَفِیْهِمْ تَعُوْدُ"

رواہ البیهقی فی "شعب الایمان "باب فی نشر العلم وابن عدی فی "الکامل" من طریق عبداللہ بن دکین عن جعفر بن محمد عن أبیه عن جدہ عن علی...وسندہ ضعیف، فیه علتان:

الاولی: ضعف عبداللہ بن دکین۔

الثانیة: الانقطاع بین علی بن الحسین وعلی بن أبی طالب۔

أصول الایمان :المولف: محمد بن عبدالوهاب بن سلیمان التمیمی النجدی المتوفی 1206ھ. تحقیق: باسم فیصل الجوابرة۔

الناشر :وزارة الشؤون الاسلامیة والاوقاف والدعوة والارشاد ـ المملکة العربیة السعودیة۔

حضرت علی بن ابوطالب ؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا:

”عنقریب ایک ایسا زمانہ آئے گا جس میں اسلام کا صرف نام باقی رہ جائے گا اور قرآن کے صرف الفاظ باقی رہ جائیں گے۔اس وقت کے لوگوں کی مسجدیں بظاہر بڑی بارونق ہوں گی لیکن درحقیقت ہدایت سے خالی اور ویران ہوں گی۔اس وقت کے علماء آسمان کی نیلی چھت کے نیچے بسنے والی تمام مخلوق سے بدتر ہوں گے۔فتنہ انہی کے ہاں سے نکلے گا اور انہی میں پلٹ آئے گا۔یعنی اس وقت کے علمائے سُو دنیا کے لئے دین کے اندر طرح طرح کی تاویلین کر کے فتنہ پھیلایا کریں گے جس کی

بنیادی وجہ یہ یہ ہوگی کہ:

عَنْ كَعْبِ بْنِ عِیَاضٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ یَقُوْلُ "إِنَّ لِكُلِّ أُمَّةٍ فِتْنَةً، وَإِنَّ فِتْنَةَ أُمَّتِی الْمَالُ"

حدیث صحیح، وهذا اسناد قوی، الحسن بن سوار صدوق لابأس به، وباقی رجال الاسناد ثقات رجال الصحیح غیر صحابی الحدیث ،فقد روی له الترمذی والنسائی۔

حضرت کعب بن عیاض ؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا ہے کہ ہر امت کے لئے ایک فتنہ ہے اور میری امت کے لئے خاص فتنہ مال و دولت ہے۔

الحمدللہ! یہ بات میرے لیے باعث اطمینان ہے کہ اس پرفتن دور میں حضرت پیر صاحب دامت برکاتہم ان اشراف امت میں سے ہیں جن کے لئے:

pdfelement

عَنْ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِیْزِ، رَأَیْتُ مُلَاحَاةَ الرِّجَالِ تَلْقِیْحًا لِأَلْبَابِهِمْ۔

جامع بیان العلم وفضله لیوسف بن عبدالبر: باب اتیان المناظرة والمجادلة واقامة الحجة...:

حضرت امام مالک ؒ اللہ تعالی بیان فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز ؒ نے فرمایا میری نظر میں راسخ الاعتقاد اور راسخ العلم علمائے کرام کا مناقشہ یعنی علمی گفتگو اسی طرح مفید ہے جس طرح بے پھل درخت کو قلم کر دیا جائے تو وہ بار آور ہو جاتا ہے۔

Remove Watermark Now

اس سلسلے میں خود حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ تعالیٰ کا معمول یہ تھا کہ:

عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ قَالَ: قُلْتُ لِعُمَرَ لَيْلَةً :يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، مَا بَقَاؤُكَ عَلٰى مَا أَرٰى؛ أَمَّا فِي أَوَّلِ اللَّيْلِ فَأَنْتَ فِي حَاجَاتِ النَّاسِ، وَأَمَّا وَسَطَ اللَّيْلِ فَأَنْتَ مَعَ جُلَسَائِكَ، وَأَمَّا اٰخِرُ اللَّيْلِ فَاللّٰهُ أَعْلَمُ مَا تَصِيْرُ إِلَيْهِ. قَالَ: فَضَرَبَ عَلٰى كَتِفَيَّ وَقَالَ: وَيْحَكَ يَا مَيْمُوْنُ إِنِّيْ وَجَدْتُ لُقْيَا الرِّجَالِ تَلْقِيْحًا لِأَلْبَابِهِمْ۔

حلیۃ الاولیاء لابی نعیم الاصفہانی: ترجمۃ عمر بن عبد العزیز رحمہما اللہ تعالیٰ:

حضرت میمون بن مہران بیان کرتے ہیں کہ ایک رات میں نے حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں عرض کیا۔ حضرت آپ کے جو حالات و معمولات میں دیکھ رہا ہوں اس میں آپ کی صحت کا کیا مستقبل ہے؟ کہ رات کے پہلے حصے میں آپ لوگوں کی حاجات وضروریات کی فکر میں مشغول ہوتے ہیں۔ درمیانے حصے میں علماء کے ساتھ مجلس جمائے بیٹھے ہیں۔ رہا آخری حصہ تو یہ آپ کا اور اللہ تعالیٰ کا معاملہ ہے؟ حضرت میمون بن مہران کہتے ہیں کہ حضرت نے میرے کندھے پر تھپکی دیتے ہوئے فرمایا: ”میمون مجھے تجھ پر افسوس! میری زندگی کا تجربہ ہے کہ راسخ العلم علمائے کرام کی علمی گفتگو اسی طرح مفید ہے جس طرح بے پھل درخت کی قلم کاری کردی جائے تو وہ بار آور ہو جاتا ہے۔“

حضرت پیر صاحب دامت برکاتہم کی مجالس جو اکثر علمائے کرام پر مشتمل ہوتی ہیں، میں پہنچتے ہی پہلے تو ایک عجیب سی روحانی لذت محسوس ہوتی ہے۔ ہلکی پھلکی

علمی گفتگو اور حالات حاضرہ پر تبصرہ۔ جس دوران مجھے اکثر ایسا لگتا ہے کہ پیر رومی رحمۃ اللہ علیہ نے کسی خواب یا کشف کے پس منظر میں ”مثنوی“ کو صرف آپ کی نیت سے مرتب فرمایا ہے۔

میرے جیسے کم علم طلبہ سمیت علمائے کرام کی حوصلہ افزائی کے لئے ان کی گفتگو نہ صرف بڑے حوصلے سے سنتے ہیں بلکہ کسی بھی معقول اور مدلل بات کو تسلیم کرنے میں تاخیر نہیں فرماتے۔

اور جہاں اللہ تعالیٰ نے آپ کو سننے کا حوصلہ عطا فرمایا ہے وہیں بات منوانے کا ایسا سلیقہ کہ اپنے مدعا سمیت اور بلا تاخیر مخاطب کے دل میں اتر جاتے ہیں۔

ہمارے ساتھ جو چلنا تو حوصلہ رکھنا
اندھیری رات میں سورج سے رابطہ رکھنا
دیا قاسم

pdfelement

میں سمجھتا ہوں کہ حضرت اپنی مجالس میں دلداری وغمخواری کو بہت اہتمام سے ملحوظ رکھتے ہیں جس کی وجہ سے قرون خیر کے بہت سے واقعات ذہن میں تازہ ہو جاتے ہیں۔ حضرت اپنے رفقائے کار کو عملاً اس بات کا سبق دیتے ہیں کہ:

دل کے رشتے سنبھال کر رکھنا
ان کے کھونے سے کچھ نہیں بچتا
جمال شاعر

06: علماء ومشائخ کا اکرام:

اس عنوان کے تحت یہ باور کرانا مقصود ہے کہ شریعت کی نظر میں شیخ کامل اور

علمائے حق کی پہچان اور ان کا مقام کیا ہے۔ تا کہ ہم لوگ بھی احساس کرتے ہوئے کسی حد تک سرخرو ہو جائیں۔

قرآن کریم نے حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کو معیار ایمان قرار دیا ہے۔

اٰمِنُوْا كَمَآ اٰمَنَ النَّاسُ "02:البقرة:13

اس طرح ایمان لاؤ جس طرح باقی لوگ، یعنی صحابہ ایمان لائے ہیں۔

آیت مبارکہ میں اولین مخاطب یہود و نصاریٰ اور منافقین مدینہ ہیں۔ جس کے بعد قیامت تک آنے والا ہر شخص۔ دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ نے حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کو اس طرح مخاطب فرمایا ہے کہ:

فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ 02:البقرة:137

اگر باقی لوگ بھی تمہاری طرح ایمان لے آئیں تو ہدایت پا جائیں۔

حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کے ایمان کی خصوصیات میں سے ایک یہ ہے کہ انہوں نے اپنے ہادی اور معلم و مزکی ﷺ اور آپ کے آثار کی محبت و اتباع میں ایسی مثالیں چھوڑیں ہیں کہ دنیا کا کوئی مذہب اس کی نظیر پیش نہیں کر سکتا۔ میں نے اس موضوع پر اپنی کتاب ''زنبیل'' میں: نبویات اوّل اور نبویات دوم: کے عنوان سے دو ابواب قائم کرتے ہوئے مستند تاریخی واقعات جمع کیے ہیں۔ دعاء فرمائیں کہ اللہ کریم ایک بار زندگی میں اس کتاب کو اضافے اور نئی ترتیب کے ساتھ دوبارہ چھاپنے کے لئے اسباب پیدا فرمادے۔ میں بطور مثال حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کے چار واقعات نقل کرنے کے بعد دو تاریخی واقعات بیان کرنا چاہتا ہوں تا کہ ہمیں یہ بات سمجھ آسکے کہ ہم پر بزرگان دین کا کیا اور کتنا حق ہے؟

01: عَنْ عُقْبَةَ بْنِ صُهْبَانَ قَالَ سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ يَقُوْلُ مَا تَغَنَّيْتُ وَلَا تَمَنَّيْتُ وَلَا مَسِسْتُ ذَكَرِيْ بِيَمِيْنِيْ مُنْذُ بَايَعْتُ بِهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ۔

رواه ابن ماجة، فی الطهارة وسننها: باب كراهة الذكر باليمين والاستنجا باليمين: وذكره الطوسی فی "اللمع فی تاريخ التصوف الاسلامی" لابی نصر عبدالله بن علی السراج الطوسی رحمة الله تعالى: كتاب الصحابة رضی الله عنهم۔

عقبہ بن صُھبان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے سنا: ''جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ کے دست اقدس پر بیعت کی ہے اس کے بعد نہ تو کبھی گنگنایا ہوں اور نہ کبھی جھوٹ بولا اور نہ ہی اس کی خواہش پیدا ہوئی اور نہ ہی کبھی اپنے داہنے ہاتھ سے ذکر (شرم گاہ) کو چھوا ہے۔

یعنی مجھے اس بات سے حیا آتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے دست اقدس کو چھونے والے ہاتھ سے اپنی شرم گاہ صاف کروں۔

تجھے چاہا ہے جس ساعت میں، میں نے
وہ ساری عمر ہے لمحہ نہیں ہے
سلیم احمد

02: مصنف ابن ابی شیبہ میں روایت ہے کہ صلح حدیبیہ کے موقع پر حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے قاصد بن کر اہل مکہ کے پاس تشریف لے گئے تو انہوں نے آپ کے ساتھ استہزا اور بدکلامی کا معاملہ کیا، بعد میں حضرت عثمان

کے چچازاد بھائی ابان بن سعید نے انہیں پناہ دی اور اپنے ساتھ گھوڑے پر بٹھا کر لے گئے۔ چونکہ حضرت عثمان کا پاجامہ سنت کے مطابق آدھی پنڈلی تک تھا جسے سرداران قریش معیوب سمجھتے تھے۔ چنانچہ آپ کے چچازاد بھائی نے کہا کہ بھائی آپ اتنے متواضع کیوں نظر آرہے ہیں؟ آپ اپنے پاجامہ کو ذرا نیچے کر لیجئے تاکہ سردارانِ قریش آپ کو حقیر نہ سمجھیں۔ بظاہر یہ مشورہ خیر خواہی اور مصلحت پر مبنی تھا لیکن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اس پر راضی نہ ہوئے۔

عَنْ اِیَاسِ بْنِ سَلَمَۃَ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کَانَ اِزَارُہٗ اِلٰی نِصْفِ سَاقَیْہِ فَقِیْلَ لَہٗ فِیْ ذَالِكَ فَقَالَ ھٰذِہٖ اِزَارَۃُ حَبِیْبِیْ ،یَعْنِیْ النَّبِیَّ عَلَیْہِ السَّلَامُ۔

كتاب المصنف فى الاحاديث والآثار لابن أبى شيبه الكوفى العبسى:فى كتاب اللباس:باب موضع الازار اين هو:

ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پاجامہ ایسا ہی ہے لہٰذا میں اس طریقے کو چھوڑ نہیں سکتا۔ یہ تو وہی بات ہوئی کہ:

میت کو غسل دیجو نہ اس خاکسار کی
ہے تن پہ خاکِ کوچۂ دلبر لگی ہوئی

شیخ ابراہیم ذوق

03:جَثَّامَۃُ بْنُ مُسَاحِقِ بْنِ رَبِیْعِ بْنِ قَیْسِ الْکِنَانِیُّ :لَہٗ صُحْبَۃٌ وَاَرْسَلَہٗ عُمَرُ اِلٰی ھِرَقْلَ قَالَ جَلَسْتُ عَلٰی شَیْءٍ،مَا اَدْرِیْ مَا تَحْتِیْ فَاِذَا تَحْتِیْ کُرْسِیٌّ مِّنْ ذَھَبٍ فَلَمَّا رَاَیْتُہٗ نَزَلْتُ عَنْہُ فَضَحِكَ

وَقَالَ لِیْ :لِمَ نَزَلْتَ عَنْ ھٰذَا الَّذِیْ اَکْرَمْنَاكَ بِہٖ؟ فَقُلْتُ اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یَنْھٰی عَنْ مِثْلِ ھٰذَا۔

أسد الغابة فى معرفة الصحابة للجزرى رحمه الله تعالى : ترجمة جثامة بن مساحق رضى الله تعالى عنه:ط: دار الكتب العلمية۔والاصابة فى تميز الصحابة للعسقلانى رحمه الله تعالى:ترجمة جثامة بن مساحق رضى الله تعالى عنه:ط:دار الكتب العربية بيروت لبنان كلاهما عن طريق ابن مَندہ وابو نعيم۔

جَثَّامَۃُ بن مُسَاحِق ألکنائی رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابی ہیں جنہیں خلیفہ ثانی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنا قاصد بنا کر شاہ روم ھرقل کے پاس بھیجا تھا۔ انہوں نے اپنا واقعہ اس طرح بیان فرمایا ہے کہ میں بے خیالی میں ھرقل کے ساتھ ایک کرسی پر بیٹھ گیا اور مجھے معلوم ہی نہیں ہوا کہ میرے نیچے کیا چیز ہے۔ لیکن جب میں نے اسے غور سے دیکھا تو احساس ہوا کہ میں تو سونے کی کرسی پر بیٹھ گیا ہوں چنانچہ میں فوراً اس سے نیچے اتر گیا۔ مجھے دیکھ کر شاہ روم ہنس پڑا اور کہنے لگا کہ اس کرسی سے کیوں اتر گئے حالانکہ اس پر بٹھا کر ہم نے آپ کی عزت افزائی کی تھی۔ فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد سن رکھا ہے کہ آپ اس طرح کی یعنی سونے کی کرسی پر بیٹھنے سے منع فرماتے تھے۔

ہائے افسوس!

کہاں وہ چھپ گئے سورج کی طرح روشن لوگ
کہ جن کے نور سے اب تک زمیں روشن ہے

محفوظ الرحمٰن عادل

Remove Watermark Now

04: وَرُئِيَ عَبْدُاللهِ بْنُ عُمَرَ يُدِيْرُ نَاقَتَهُ فِيْ مَكَانٍ فَسُئِلَ عَنْهُ فَقَالَ لَا اَدْرِيْ اِلَّا اَنِّيْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فَعَلَهُ فَفَعَلْتُهُ۔

الشفاء بتعریف حقوق المصطفٰی ۔لفضل عیاض بن موسٰی الیحصبی رحمہ اللہ تعالیٰ: فصل فی ما ورد عن السلف والائمۃ من اتباع سنتہ والاقتداء بھدیہ وسیرتہ ﷺ: ط:مکتبۃ الغزالی دمشق ودارالفیحاء بیروت۔ورواہ احد والبزار ورجالہ موثقون وقال الحافظ المنذری فی الترغیب رواہ احمد والبزاز باسناد جید وصح اسنادہ السیوطی فی المناھل۔

ایک روز کچھ لوگوں نے دیکھا کہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما اپنی اونٹنی پر سوار ایک جگہ کے گرد چکر کاٹ رہے ہیں جب آپ سے اس کی وجہ پوچھی گئی تو فرمایا کہ مجھے خود معلوم نہیں کہ میں دیوانوں کی طرح ایسے کیوں کیے جا رہا ہوں سوائے اس کے کہ میں نے ایک روز رسول اللہ ﷺ کو ایسے ہی کرتے دیکھا تھا تو میں نے بھی آپ ﷺ کی یاد تازہ کر لی۔

رنگوں میں کائنات ڈوبی تو ہے مگر
ہر رنگ میں کمال ہے تیرے جمال کا

اور بقول حافظ مظہر الدین صاحب رحمہ اللہ:

یہ تو طیبہ کی محبت کا اثر ہے ورنہ
کون روتا ہے لپٹ کر در و دیوار کے ساتھ

واقول:

دوستو ایک ایسے ماحول میں کہ جہاں بقول شاعر:

pdfelement

عالم تھے جتنے آج وہ گوشہ نشین ہیں
جہلا نے میرے دین کا ٹھیکہ اٹھا لیا

فیصل اظفر علوی

اور بقول شاعر:

جہاں جاؤ وہاں کچھ مذہبی دلال بیٹھے ہیں
براہ راست اب انسان خدا سے نہیں مل سکتا

اور میرے ایک شاعر دوست پروفیسر محمود پاشا کے بقول:

نہیں ہو پائے گی پہچان میری
پرایا جسم پہنے پھر رہا ہوں

حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کے ایمان کو الفاظ میں بیان کرنا مشکل ہے۔مگر میں دو مثالوں کے ذریعے سمجھانے کی کوشش کرتا ہوں کہ ماضی میں علمائے حق اور مشائخ کرام رحمہم اللہ تعالیٰ کا طرز عمل کیا تھا؟

عالم دین کی حفاظت:

عراق کے سفاک گورنر حجاج بن یوسف ثقفی ملعون کے عہد میں کوفہ میں دو ہم نام بزرگ آباد تھے۔

01: معروف تابعی اور محدث، فقیہ العراق ابراہیم بن یزید النخعی رحمہ اللہ تعالیٰ۔اپنے وقت میں کوفہ کے مفتی بھی رہے۔

02: معروف تابعی اور محدث ابراہیم بن یزید التیمی رحمہ اللہ تعالیٰ جو عابد

Remove Watermark Now

کوفہ کے نام سے مشہور اور ان لوگوں میں سے تھے جن کا وجود حجاج ملعون کے لئے خطرہ تھا کیونکہ حضرت برملا اس پر تنقید فرماتے تھے۔ایک مرتبہ کسی نے سوال کیا کہ کیا حجاج پر لعنت بھیجنا روا ہے؟ فرمایا: ”ہاں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ۔

خبردار رہو کہ ظالموں پر اللہ کی لعنت ہے۔

اس طرح حجاج ملعون نے ان کی گرفتاری کا حکم جاری کر دیا اب پولیس خانہ پری کے لئے ابراہیم بن یزید کی تلاش میں تھی۔ اَلنَّخَعِی یا التَّیْمِی کا امتیاز تو تب کرتی کہ اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں جواب دہ تصور کرتی ۔مگر پولیس نے تو حکام بالا کو راضی رکھنا ہوتا ہے اور اس کے لئے فی کیس ایک عدد تھوڑی بہت مشابہت و مماثلت رکھنے والا کوئی غریب و مسکین انسان درکار ہوتا ہے جس کے ورثاء کی ایوان بالا تک پہنچ نہ ہو۔

چنانچہ پولیس کوفہ کی گلیوں میں ابراہیم بن یزید کی تلاش میں سرگرداں تھی کہ کسی نے مسجد کی طرف اشارہ کر دیا۔رات کی تاریکی میں ابراہیم بن یزید التیمی رحمہ اللہ مسجد کے ایک کونے میں عبادت میں مصروف تھے کہ پولس نے پوچھا۔کیا ابراہیم بن یزید تمہیں ہو؟ حضرت فوراً معاملہ کی تہہ تک پہنچتے ہی وقت کے عظیم محدث اور استاذ المحدثین کی جگہ قربان ہونے کے لئے تیار ہو گئے ۔فرمایا: ”میں ہی ابراہیم بن زید ہوں۔“

حجاج معلون نے خطرناک قیدیوں کیلئے ”دیماس“ کے مقام پر دیماس کے نام سے ایک عقوبت خانہ تعمیر کرا رکھا تھا جہاں ایک بڑے رقبہ کے گرد صرف مضبوط اور

بلند دیوار تھی۔سردی گرمی یا بارش سے بچنے کے لئے کوئی سایہ یا انتظام نہ تھا جو بھی وہاں بھیجا جاتا اس کو وہاں سے صرف ملک الموت رہائی دلاتا چنانچہ پولیس نے بزعم خویش ایک خطرناک مجرم کو وہاں لا کر ڈال دیا۔

کئی روز کی تلاش کے بعد جب ماں عقوبت خانہ پہنچی تو بیٹے کو پہچان نہ پائیں۔ بھوک پیاس سے نڈھال ہڈیوں کا ڈھانچہ ملک الموت کا منتظر تھا۔ماں نے فرمایا: بیٹا جب تمہیں معلوم تھا کہ تم ابراہیم بن یزید النخعی کے شبہ میں بے گناہ پکڑے گئے ہو تو کیوں وضاحت نہ کی؟ فرمایا: ”اے ماں! دراصل بات یہ ہے کہ میں تو فقط مسجد کے کونے میں پڑا اللہ اللہ کرتا رہتا ہوں جبکہ وہ اتنے بڑے محدث اور شیخ ہیں۔ اگر میں ان کی جگہ کام آکر اتنے عظیم عالم کو بچا سکتا ہوں تو کیوں موقعہ ضائع کروں۔“

عظیم ماں عظیم فرزند کو عظیم مقصد کے لئے ثابت قدمی کی دعائیں دیتی ہوئی واپس آگئیں۔

pdfelement

اسی رات حجاج معلون نے خواب میں سنا کہ کوئی اعلان کر رہا ہے کہ آج رات اس شہر میں ایک جنتی قید حیات سے آزاد ہو کر بہشت بریں میں پہنچ گیا ہے۔

حجاج معلون نے خواب کی تصدیق کے لئے جب شہر کے حالات معلوم کیے تو بتایا گیا کہ ابراہیم بن یزید کی دیماس کے عقوبت خانہ میں وفات ہوگئی ہے۔معلون سٹ پٹا کر کہنے لگا اچھا تو یہ خواب شیطان وسوسہ تھا۔پھر حکم دیا کہ لاش کو کوڑے کے ڈھیر پر پھینک دیا جائے۔

سیر اعلام النبلاء ۔للذھبی رحمہ اللہ تعالیٰ: ترجمۃ ابراھیم بن یزید التیمی ابو اسماء رحمہ اللہ تعالیٰ: ط: مؤسسۃ الرسالۃ بیروت۔

Remove Watermark Now

فسانے لوگ بہت دلپذیر کہتے ہیں
وہ جوئے خوں تھی جسے جوئے شیر کہتے ہیں

دین کے لئے ایثار:

حضرت ابوعبداللہ احمد بن عطاء الروذباری المتوفی 369ھ رحمہ اللہ تعالیٰ شام کے بڑے مشائخ میں سے تھے۔آپ کی عادت تھی کہ دوران سفر فقراء کی جماعت کے پیچھے چلا کرتے۔ایک دن ان کے ایک مرید نے انہیں کھانے پہ مدعو کیا۔فقراء کی جماعت کے ساتھ گزر رہے تھے کہ ایک سبزی فروش نے انہیں دیکھتے ہی برا بھلا کہنا شروع کر دیا۔حضرت نے جب غور سے سنا تو وہ کہہ رہا تھا ان میں سے ایک نادہند نے مجھ سے سو درہم قرض لیے تھے مگر ابھی تک واپس نہیں لوٹائے جبکہ مجھے اس کا نام پتہ بھی معلوم نہیں کہ اس سے وصول کرتا۔

حضرت جب ساتھیوں کے ساتھ اپنے معتقد کے گھر پہنچے تو کھانا کھانے سے پہلے فرمایا: اگر آپ میرا سکون چاہتے ہیں تو ایک سو درہم مجھے دے دیں؟۔اس محب ومعتقد نے بخوشی پیش کر دیئے۔حضرت نے اپنے ساتھیوں میں سے ایک کے ہاتھ فوراً اس دکاندار کو بھجوائے اور کہلا بھیجا کہ ہمارے ایک ساتھی نے آپ سے سو درہم قرض لیے تھے مگر اسے لوٹانے میں ایک مجبوری کے تحت تاخیر ہو گئی۔اب اس نے مجھے اوّلین فرصت میں معذرت کے ساتھ یہ درہم دے کر آپ کے پاس بھیجا ہے۔

دکاندار نے سو درہم ملنے پر بخوشی معذرت قبول کر لی اور یہ صاحب واپس آ گئے۔اب دعوت سے فارغ ہو کر جب تمام حضرات اسی راستے سے لوٹے تو اس

سبزی والے کی دکان کے قریب سے ہو کر گزرے۔تو وہ انہیں دیکھ کر خوش ہوا اور کہنے لگا یہ امانت دار اور اچھے لوگوں کی جماعت ہے اور ایسے ہی لوگ سب سے اچھے ہوتے ہیں آپ کو جب اس آدمی سے اطمینان ہو گیا تو فرمایا:

”اَقْبَحُ مِنْ کُلِّ قَبِیْحٍ صُوْفِیٌّ شَحِیْحٌ“

”ایک دیندار آدمی کی بدترین صفت یہ ہے کہ وہ بخیل خودغرض اور حریص ہو۔“

الرسالۃ القشیریہ للامام أبی القاسم عبدالکریم ہوازن القشیری المتوفی 465: ترجمۃ الشیخ ابوعبداللہ۔

جس کے بعد موجودہ حالت میں یہی کہا جاسکتا ہے کہ:

عداوتوں میں جو خلق خدا لگی ہوئی
محبتوں کو کوئی بد دعا لگی ہوئی ہے
فیصل عجمی

کیونکہ ماضی میں باوجود اختلاف رائے کے اس قدر مار دھاڑ اور فتووں کی بوچھاڑ نہ تھی جس قدر ہمارے دور میں ہے کہ ہر گھر فتنے کی لپیٹ میں ہے۔بعض علماء کی برکت سے ایک چھت کے نیچے دو دو عیدیں ہوتی ہیں۔

بقول حضرت پیر دامت برکاتہم: ”ایک ایک شخص کے ساتھ پانچ پانچ پیر کھڑے ہیں۔“ اور ہر ذی شعور انسان بزبان حال پکارتا پھرتا ہے کہ:

یہ ٹوٹ کے بکھرا ہے کہ ٹوٹا ہے بکھر کے
ہم دل کی تباہی کا سبب ڈھونڈ رہے ہیں
فاخرہ بتول

pdfelement

Remove Watermark Now

ان حالات میں حضرت پیر صاحب دامت برکاتہم کا علمائے برطانیہ کے مختلف الخیال علمائے کرام کو "مجلس تحفظ ناموس رسالت" کے پلیٹ فارم پر اپنی محبت کے ہالے میں لے لینا میرے نزدیک بہت بڑا کام ہے۔

میں جب حضرت پیر صاحب دامت برکاتہم کا تصور کرتا یا ملتا ہوں تو میری زبان پر ایک شعر جاری ہو جاتا ہے:

یہ سچ ہے کہ تجھ میں ہے کوئی بات الگ سی
یہ دل ایسے تو ترا ہو نہیں سکتا

سیدہ سحر

اور پھر آپ کے سماجی کاموں کی ایک طویل فہرست میرے سامنے آجاتی ہے جس سے مسرت ہوتی ہے۔

اول اول تو ہماری طرح ہی لگتے تھے
منصب پہ آئے تو نرالے ہوئے لوگ
ایک رت آئی کہ خوشبو کی طرح پھیل گئے
اور پھر وقت کی موجوں کے حوالے ہوئے لوگ

فرحت زاہد

میں کہتا ہوں کہ اگر ہم علمائے ماضی کی طرح دوسروں کی جگہ جان کی قربانی۔ یا ان کے قرض ادا نہیں کر سکتے تو کم از کم کسی کے کار خیر کی تحسین ضروری ہے۔ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ

حکایت:

"قدوۃ الصالحین حضرت بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ اپنی بڑی بہن کی وفات پر غم زدہ زاروقطار رو رہے تھے کہ کسی نے موت کی حقیقت یاد دلائی تو آپ نے فرمایا: "میں بھی موت کی حقیقت سے آگاہ ہوں مگر بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے عذاب کی ایک شکل یہ ہے:

"اَنَّ الْعَبْدَ اِذَا قَصَّرَ فِیْ خِدْمَةِ رَبِّهٖ سَلَبَهٗ اَنِیْسَهٗ وَهٰذِهٖ اُخْتِیْ مُضْغَةٌ كَانَتْ اَنِیْسَتِیْ فِی الدُّنْیَا"

جب بندہ اللہ تعالیٰ کا حق بندگی اچھے طریقے سے ادا نہیں کرتا تو اس کی پاداش میں اللہ تعالیٰ اس بندے سے اس کا غمخوار اور انیس چھین لیتا ہے جبکہ میری بہن مضغہ دنیا میں میری انیس تھی۔ اس لئے مجھے یقین ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کا حق بندگی ادا نہیں کر رہا۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ نے عذاب کے طور پر میری بہن اور میرے درمیان جدائی ڈال دی ہے اور ان آنسوؤں کے ذریعے اللہ کریم کی بارگاہ رحمت میں معافی کا خواستگار ہوں"۔

وفیات الاعیان لابن خلکان 608-671ھ رحمہ اللہ تعالی: ترجمة بشر الحافی رحمہ اللہ تعالی: ط: دار الفکر بیروت۔

حضرت کے فرمانے کا مطلب یہ تھا کہ جو فرد یا قوم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی قدر نہیں کرتی یا اس سے منہ موڑ لیتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس قسم سے ایسے لوگوں کو اٹھا لیتا ہے جن کا وجود اس فرد یا قوم کے لئے مفید اور باعث رحمت ہوتا ہے۔ لہٰذا میں آپ کو انتباہ کرتا ہوں کہ

pdfelement

Remove Watermark Now

نگر ہو جائے گا ویران سارا
اُسے روکو وہ ہجرت کر رہا ہے

ذرہ حیدر آبادی

میری درخواست ہے کہ نہ صرف حضرت پیر صاحب دامت برکاتہم سے دعا کی درخواست بلکہ آپ کی سلامتی کے لئے خود بھی دعا کیا کریں۔

07: من آنم ۔۔۔۔

میرے بعض احباب جنہوں نے مجھے "تحفظ ناموس رسالت" کے اجلاس یا مجلس ذکر میں شامل نورٹی وی پر دیکھ کر کچھ سوالات اٹھاتے ہوئے اس خدشے کا اظہار کیا ہے کہ شاید میں نے اپنا مسلک تبدیل کر لیا ہے۔ اس سلسلے میں عرض یہ ہے کہ ہم لوگ یہاں ایک ملٹی کلچرل معاشرے میں رہتے ہیں جہاں ہم سب کے بچے سکولز، کالجز اور یونیورسٹیز میں پڑھتے ہیں جہاں غیر مسلم اساتذہ کی اکثریت ہے اور خال خال کوئی مسلمان ٹیچر نظر آتا ہے۔ اسی طرح زندگی کے تمام شعبوں میں صبح سے شام تک ہم غیر مسلموں کے ساتھ ملتے ملاتے اور معاملات کرتے ہیں۔ لیکن یہ کس قدر افسوسناک معاملہ ہے کہ ہم لوگ فروعی مسائل میں اختلاف رائے گوارا نہیں کرتے۔ اس سلسلے میں مجھے حضرت پیر صاحب دامت برکاتہم کی خدمت میں عرض کرنا ہے کہ اب تو معاملہ یہ ہے کہ

ہر کوئی تیرے وسیلے سے مجھے ملتا ہے
میری چاہت کی زمانے کو خبر ہو جیسے

ناصر مصطفیٰ رانا

اس کے بعد اپنے دوستوں سے یہ عرض کرنا ہے کہ فروعات و جزئیات میں اختلاف رائے ایک فطری اور علمی تقاضا ہے۔ لیکن اس کی بنیاد پر تعصب اور منافرت مذموم ہے۔ کیونکہ اس طرح ہم لوگ نہ صرف بہت سی سعادتوں سے محروم رہ جاتے ہیں بلکہ اپنی اولادوں کیلئے ایسی فضا قائم کرتے جا رہے ہیں کہ کل ایسی فضا میں جب ان کیلئے سانس لینا مشکل ہو جائے گا تو وہ ہمارے بارے میں یہ کہنے پر مجبور ہوں گے کہ

دلیل تھی نہ کوئی حوالہ تھا ان کے پاس
عجب لوگ تھے بس اختلاف رکھتے تھے

ناصر مصطفیٰ رانا

اہل علم کے لئے قیام اور تقبیل اطراف کی شرعی حیثیت

میرے چند دوستوں کو حضرت پیر صاحب سے ایک بڑی شکایت یہ ہے کہ عقیدت مند ان کے اطراف پر بوسہ دیتے ہیں لیکن حضرت صاحب انہیں منع نہیں فرماتے۔ اور حضرت صاحب سے دوستی کی وجہ سے میرے اندر بھی مداہنت آچکی ہے۔ اس پس منظر میں میری طرف سے دوستوں کو دعوت ہے کہ آؤ:

ذرا اسی دیر ہی مل بیٹھ کر میرے ہمدم
الجھی ڈور کا کوئی سرا تلاش کریں

اور سرا صرف ایسی رسی اور ڈور کا ہی معتبر ہو سکتا ہے جس کا دوسرا سرا اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جا ملتا ہے اور یہی اپنا عقیدہ ہے۔

ہمیں زوال سہی فکر کو زوال نہ ہو
ہر ایک حرف ہمیں لازوال لکھنا ہے

عباس ندیم قریشی

pdfelement

Remove Watermark Now

لہٰذا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ عنوان کے تحت اس نیت سے کچھ مسائل بیان کر دیے جائیں کہ کدورتیں کم ہونے میں مدد مل سکے۔

"وَمَا تَوْفِيْقِيْ اِلَّا بِاللهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ۔"

11 ھود:88

اہل علم کے لئے قیام:

سب سے پہلے یہ دیکھنا چاہیے کہ کسی صاحب علم و مرتبہ کی تعظیم کے لئے کھڑے ہو کر استقبال کرنا کیسا ہے؟

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ :اَنَّ اَهْلَ قُرَيْظَةَ لَمَّا نَزَلُوْا عَلٰى حُكْمِ سَعْدٍ اَرْسَلَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَجَاءَ عَلٰى حِمَارٍ اَقْمَرَ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ "قُوْمُوْا اِلٰى سَيِّدِكُمْ اَوْاِلٰى خَيْرِكُمْ" فَجَاءَ حَتّٰى قَعَدَ اِلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ

اخرجه البخاری فی الاستئذان:باب قوموا الی سیدکم :ومسلم فی الجهاد:باب جواز قتال من نقض العهد:وابو داود فی الادب:باب ما جاء فی القیام۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ بنو قریظہ کی بدعہدی کے بعد جب ان کے سردار حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے فیصلے کیلئے انہیں بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں طلب کیا تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو بھی مجلس میں بلا بھیجا۔ حضرت سعد ایک سفید گدھے پر سوار ہو کر تشریف لائے۔ ان کی آمد پر رسول اللہ ﷺ نے بنو قریظہ سے فرمایا کہ "قُوْمُوْا اِلٰى سَيِّدِكُمْ اَوْاِلٰى خَيْرِكُمْ"

اپنے سردار، اپنے میں سے بہتر شخصیت کی تعظیم کیلئے کھڑے ہو کر ان کا استقبال کرو۔

واقول:

کسی کی تعظیم کیلئے کھڑا ہونا درست ہے کہ نہیں؟ حضرات ائمہ بخاری و مسلم اور ابو داود رحمہم اللہ تعالیٰ نے جواز کیلئے ابواب قائم کئے ہیں۔ البتہ بعض شارحین حضرات مثلاً ابن الحاج اور تور بشتی رحمہ اللہ کے نزدیک تعظیماً قیام درست نہیں اور ان کے نزدیک حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کیلئے قیام کا حکم ان کی تعظیم کیلئے نہیں بلکہ انہیں سواری سے اترنے میں مدد کرنا تھا کیونکہ حضرت سعد اس وقت علیل تھے۔

دراصل غزوۂ خندق کے موقعہ پر حضرت سعد بن معاذ کے ہاتھ پر شدید زخم آیا تھا جس سے آپ کی رگِ ہفت اندام کٹ گئی تھی۔ وقتی طور پر خون بند ہو گیا تھا مگر دوبارہ زخم کھل گیا اور اسی صدمے سے خلد بریں میں پہنچ گئے تھے۔ جس سے بعض شارحین رحمہم اللہ تعالیٰ نے قیاس کیا ہے۔ سوال یہ ہے کہ اگر حضرت سعد اتنے ہی زیادہ بیمار تھے کہ گدھے کی سواری سے بھی اتر نہیں سکتے تھے تو وہ سوار ہی نہ ہوتے اور نہ ہی رسول اللہ ﷺ انہیں بلا بھیجتے۔ پھر اگر یہی سمجھا جائے کہ انہیں اترنے میں دشواری تھی تو سارے قبیلے کو کھڑے ہونے کیلئے حکم فرمانے کی کیا ضرورت تھی۔ کوئی ایک آدھ آدمی کافی تھا۔

میرے نزدیک اس معاملے میں حضرات ابن الحاج اور تور بشتی رحمہما اللہ تعالیٰ کا مسلک، جمہور کے مقابلے میں تفرد ہے۔ کیونکہ حدیث شریف سے یہ ثابت ہے کہ خود رسول اللہ ﷺ سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کیلئے اور سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا آپ

کے استقبال کیلئے قیام فرماتی تھیں۔

کسی کے علم وفضل کی وجہ سے تعظیماً کھڑا ہونا عملاً اظہار محبت ہے جو عین مطلوب ومستحب ہے۔اسی پر علمائے سلف وخلف رحمہم اللہ تعالیٰ کا عمل رہا ہے۔اسی رائے کو اختیار کیا ہے حضرت امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ نے جیسا کہ ''فتح الباری'' اور ''المرقاۃ'' میں بھی تفصیل موجود ہے،میں عنوان کی مناسبت سے چند احادیث کو نقل کرنا اپنی سعادت سمجھتا ہوں۔

إِذَا أَتَاكُمْ كَرِيْمُ قَوْمٍ فَأَكْرِمُوْهُ:

عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ مَا جَاءَ بِكَ يَا جَرِيْرُ قَالَ جِئْتُ لِأُسْلِمَ يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ فَبَسَطَ لِيْ رِدَاءَهُ وَقَالَ "إِذَا أَتَاكُمْ كَرِيْمُ قَوْمٍ فَأَكْرِمُوْهُ"

اخرجه ابن ماجة فی السنن عن بن عمر فی کتاب الادب باب إِذَا أَتَاكُمْ كَرِيْمُ قَوْمٍ فَأَكْرِمُوْهُ قال البوصیری فی مصباح الزجاجة 1223/2 فی اسناده سعید بن مسلمة وهو ضعیف والحاکم فی المستدرك عن جابر بزیادة فی اوله والفظة "من کان یومن بالله والیوم الآخر فاذا اتاه کریم قوم فلیکرمه" قال الحاکم هذا حدیث صحیح الاسناد ولم یخرجاه بهذا السیاقة وقال الهیثمی فی الزوائد عن جریر اقبل النبی ﷺ فقال لاصحابه "إِذَا أَتَاكُمْ كَرِيْمُ قَوْمٍ فَأَكْرِمُوْهُ" راوه الطبرانی فی الاوسط وفیه حصین بن عمرو هو متروك .والطبرانی فی الکبیر والطبرانی فی الاوسط وابن عساکر فی تاریخه والبیهقی فی السنن الکبریٰ وابونعیم فی الحلیة والمتقی الهندی فی کنز العمال حدیث برقم 25484,25487 والبیهقی فی دلائل النبوة وابن عدی فی الکامل...الاصابة فی

تمیز الصحابة للامام الحافظ احمد بن علی بن حجر العسقلانی المتوفّٰی سنة 852ھ۔رحمہ اللہ تعالیٰ :ط:دار الکتب العربیة بیروت لبنان۔

حضرت جریر بن عبداللہ البجلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ عالیہ میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا:اے جریر! کیسے آنا ہوا؟ عرض کیا: یارسول اللہ! اسلام قبول کرنے حاضر ہوا ہوں۔تو آپ ﷺ نے اپنی چادر مبارک میرے لئے بچھادی اور اپنے اصحاب سے فرمایا:

''إِذَا أَتَاكُمْ كَرِيْمُ قَوْمٍ فَأَكْرِمُوْهُ'' جب کسی قوم کا سردار آئے تو اس کا اکرام کیا کرو۔

صورت واقعہ:

حضرت انس کی روایت ہے کہ حضرت جریو بن عبداللہ بن جابر بن مالک بن نضر بن ثعلبة بن جشم بن عوف بن حزیمة بن حرب بن علی البجلی الصحابی الشهیر یکنی اباعمرو أو اباعبداللہ رضی اللہ عنہ جب پہلی مرتبہ نبی رحمت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حاضرین میں سے کسی نے مجلس میں ان کا استقبال نہ کیا۔رسول اللہ ﷺ نے صورت حال کے پیش نظر اپنی چادر مبارک ان کی طرف پھینکی اور ان سے فرمایا:

''اے جریر! میری اس چادر پر بیٹھ جاؤ۔''

جریر نے آپ کی چادر مبارک اٹھائی اپنے چہرے اور سینے سے لگائی اور چوم کر اپنے کندھوں پہ ڈال لی اور عرض کیا:''أَكْرَمَكَ اللهُ يَا رَسُوْلَ اللهِ كَمَا أَكْرَمْتَنِيْ'' اے اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ آپ کا اسی طرح اکرام کرے جس طرح

pdfelement Remove Watermark Now

Remove Watermark Now

آپ نے میری عزت افزائی فرمائی۔

پھر رسول اللہ ﷺ نے اپنے اصحاب سے مخاطب ہو کر تین بار فرمایا:

”مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَاِذَا اَتَاهُ كَرِيْمُ قَوْمٍ فَلْيُكْرِمْهُ“

جو شخص اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہیے کہ جب اس کے پاس کسی قوم کا رئیس آئے تو اس کی عزت کرے۔

حضرت جریر بن عبد اللہ اپنی قوم میں سردار تھے اور عزت کی نگاہ سے دیکھے جاتے اور انتہائی حسین وجمیل اور باوقار شخص تھے اس لیے آپ کو ناگوار گزرا کہ محض عقیدے کی بنیاد پر ان کا استقبال نہ کیا گیا۔ آپ نے اپنی چادر مبارک انہیں بچھانے کیلئے عطا فرمائی مگر جریر نے عرض کیا: یارسول اللہ! اللہ بھلا میں آپ کی چادر کیسے بچھا کر بیٹھ جاؤں؟

پھر آپ ﷺ نے پوچھا: ”اچھا بتاؤ کیسے آنا ہوا؟“ تو عرض کیا: اے آقا! ”اسلام قبول کر کے آپ کی غلامی اختیار کرنا چاہتا ہوں۔“

حضرت امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ کا طرز عمل:

عَنْ طَارِقِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عَلٰى بَابِ الشَّعْبِيِّ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى، إِذْ جَاءَ جَرِيْرُ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ جَرِيْرٍ الْبَجَلِيُّ، فَدَعَا الشَّعْبِيُّ لَهُ بِوِسَادَةٍ: فَقُلْنَا لَهُ حَوْلَكَ اَشْيَاخٌ، وَجَاءَ هٰذَا الْغُلَامُ فَدَعَوْتَ لَهُ بِوِسَادَةٍ؟ قَالَ نَعَمْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَلْقٰى لِجَدِّهٖ

وِسَادَةً وَقَالَ ”اِذَا اَتَاكُمْ كَرِيْمُ قَوْمٍ فَاَكْرِمُوْهُ“

حديث حسن أخرجه الطبراني عن جرير وابن عدي والبيهقي وابن خزيمة والبزاز عن أبي هريرة وابن عدي عن معاذ وأبي قتادة والحاكم عن جابر والطبراني عن بن عباس وابن عساكر عن أنس :وانظر المقاصد الحسنة للسخاوي رحمهم الله جميعا.

سیر اعلام النبلاء للامام شمس الدین محمد بن احمد عثمان الذهبی رحمہ اللہ تعالیٰ: ترجمة الشعبي رحمه الله تعالى: تحقيق شعيب الارنؤوط وحسين الاسد الناشر مؤسسة الرسالة بيروت۔

حضرت طارق بن عبد الرحمٰن کی روایت کہ میں حضرت امام شعبی رحمۃ اللہ کے دروازے پر بیٹھا تھا کہ اتنے میں جریر بن یزید بن جریر البجلی تشریف لائے تو حضرت امام شعبی علیہ نے ان کے بیٹھنے کیلئے تکیہ لانے کا حکم فرمایا۔ طارق بن عبد الرحمٰن فرماتے ہیں ہم نے عرض کیا: حضرت! آپ کی مجلس میں اتنے عمر رسیدہ بزرگ تشریف فرما ہیں مگر ان کیلئے آپ نے اہتمام نہیں فرمایا اور اس کم عمر لڑکے کیلئے اتنا اہتمام؟

حضرت امام شعبی رحمۃ اللہ نے فرمایا یہ اس لیے کہ اس نوجوان کے دادا حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ جب بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے تھے تو رسول اللہ ﷺ نے ان کو بیٹھنے کیلئے تکیہ عطاء فرمایہ تھا اور ساتھ ہی حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کو یہ تاکید فرمائی تھی کہ ”اِذَا اَتَاكُمْ كَرِيْمُ قَوْمٍ فَاَكْرِمُوْهُ“ جب کسی قوم کا معزز آدمی آئے تو اس کا اکرام کیا کرو۔

یعنی: جس نوجوان کے دادا کا رسول اللہ ﷺ نے اس طرح اکرام فرمایا

pdfelement

Remove Watermark Now

اگر میں اس کا اکرام نہ کروں یہ خلاف ادب ہے۔

پہلی روایت میں حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو چادر عطا فرمائے جانے کا ذکر ہے جبکہ امام شعبی رحمہ اللہ کی روایت میں تکیے کا ذکر آیا ہے۔ عین ممکن ہے کہ جب حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ چادر پر نہیں بیٹھے تو انہیں تکیہ پیش کیا گیا ہو۔

نوٹ: میں نے اس طرح کے بہت سارے واقعات اپنی کتاب 'زنبیل' میں لکھ دیئے ہیں جسے جامعہ عربیہ گوجرانوالہ نے بہت اہتمام سے طبع کرایا ہے۔

باپ بیٹی ایک دوسرے کیلئے قیام اور بوسہ:

عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ، عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، أَنَّهَا قَالَتْ "مَا رَأَيْتُ أَحَدًا كَانَ أَشْبَهَ سَمْتًا وَهَدْيًا وَدَلًّا" وَقَالَ الْحَسَنُ: حَدَّثَنَا وَكَلَامًا، وَلَمْ يَذْكُرِ الْحَسَنُ السَّمْتَ، وَالْهَدْيَ، وَالدَّلَّ بِرَسُولِ اللهِ ﷺ مِنْ فَاطِمَةَ كَرَّمَ اللهُ وَجْهَهَا كَانَتْ إِذَا دَخَلَتْ عَلَيْهِ قَامَ إِلَيْهَا فَأَخَذَ بِيَدِهَا، وَقَبَّلَهَا، وَأَجْلَسَهَا فِي مَجْلِسِهِ، وَكَانَ إِذَا دَخَلَ عَلَيْهَا قَامَتْ إِلَيْهِ، فَأَخَذَتْ بِيَدِهِ فَقَبَّلَتْهُ، وَأَجْلَسَتْهُ فِي مَجْلِسِهَا. فَلَمَّا مَرِضَ النَّبِيُّ ﷺ دَخَلَتْ فَاطِمَةُ فَأَكَبَّتْ عَلَيْهِ فَقَبَّلَتْهُ ثُمَّ رَفَعَتْ رَأْسَهَا فَبَكَتْ، ثُمَّ أَكَبَّتْ عَلَيْهِ ثُمَّ رَفَعَتْ رَأْسَهَا فَضَحِكَتْ، فَقُلْتُ إِنْ كُنْتُ لَأَظُنُّ أَنَّ هَذِهِ مِنْ أَعْقَلِ نِسَائِنَا فَإِذَا هِيَ مِنَ النِّسَاءِ، فَلَمَّا تُوُفِّيَ النَّبِيُّ ﷺ قُلْتُ لَهَا "أَرَأَيْتِ حِينَ أَكْبَبْتِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَرَفَعْتِ رَأْسَكِ فَبَكَيْتِ ثُمَّ أَكْبَبْتِ عَلَيْهِ فَرَفَعْتِ

رَأْسَكِ فَضَحِكْتِ مَا حَمَلَكِ عَلَى ذَلِكَ؟" قَالَتْ "إِنِّي إِذًا لَبَذِرَةٌ، أَخْبَرَنِي أَنَّهُ مَيِّتٌ مِنْ وَجَعِهِ هَذَا فَبَكَيْتُ، ثُمَّ أَخْبَرَنِي أَنِّي أَسْرَعُ أَهْلِهِ لُحُوقًا بِهِ فَذَاكَ حِينَ ضَحِكْتُ۔

هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ عَائِشَةَ. وصححه الالبانی رحمه الله تعالی. اخرجه ابوداود فی الادب: باب ماجاء فی القیام: والترمذی فی المناقب: باب فضل فاطمة رضی الله عنها وقال هذا حديث غريب من هذا لوجه ونسبه المنذری للنسائی ايضا رحمهم الله تعالی۔

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ میں نے سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کو چال چلن، خصلت وعادات اور نشست وبرخاست میں جس قدر رسول اللہ ﷺ کے مشابہ دیکھا ہے اتنا کسی دوسرے کو نہیں۔ جب بھی رسول اللہ ﷺ سے ملنے آتیں آپ ان کے استقبال کیلئے کھڑے ہو جاتے، بیٹی کا ہاتھ چومتے، بوسہ دیتے اور مجلس میں بٹھاتے۔ اور جب رسول اللہ ﷺ ان سے ملنے تشریف لے جاتے تو بیٹی کھڑے ہو کر اہتمام سے استقبال کرتیں، ہاتھ تھام کر بوسہ دیتیں اور اپنی مجلس میں بٹھاتیں۔ پھر جب رسول اللہ ﷺ بیمار ہوئے تو سیدہ فاطمہ آئیں اور رسول اللہ ﷺ پر جھکیں آپ کا بوسہ لیا پھر اپنا سر اٹھایا اور رونے لگیں۔ پھر آپ ﷺ پر جھکیں پھر سر اٹھایا تو مسکرانے لگیں۔ فاطمہ کے بارے میں میرا یقین تھا کہ یہ سب عورتوں سے زیادہ سمجھدار ہیں مگر ان کے اس موقعہ پر مسکرانے سے بھی سمجھی یہ بھی تو عورت ہی ہیں کہ یہاں مسکرانے کا کون سا موقعہ ہے؟ مگر جب رسول اللہ ﷺ کا وصال ہو گیا

تو میں نے ان سے پوچھا کہ آخر اس کی کیا وجہ تھی کہ میں نے دیکھا پہلے تو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ لپٹ کر روئیں اور دوسری مرتبہ ہنس پڑیں؟

فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کی حیات طیبہ میں اس بات کو مخفی رکھا کیونکہ افشائے راز مناسب نہ تھا۔ تاہم اب بیان کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ بات یہ تھی کہ پہلی مرتبہ آپ نے اسی حالت مرض میں اپنے وصال کی اطلاع فرمائی تھی تو میں غم سے رو پڑی۔ دوسری مرتبہ آپ نے مجھے اطلاع دی کہ آپ کے گھر والوں میں سب سے پہلے میں آپ سے ملنے والی ہوں۔ تو یہ خوشخبری سن کر ہنس پڑی۔

واقول:

شارحین رحمہم اللہ تعالیٰ میں سے بعض کا قول ہے کہ شاید حضور رحمت ﷺ اس لیے کھڑے ہوئے ہوں کہ حجرہ شریف میں بیٹھنے کی جگہ کم تھی۔

اس سلسلے میں عرض یہ ہے کہ روایت کے دو جملوں میں "كَانَتْ إِذَادَخَلَتْ عَلَيْهِ قَامَ إِلَيْهَا فَأَخَذَ بِيَدِهَا، وَقَبَّلَهَا ،وَأَجْلَسَهَا فِي مَجْلِسِهِ" "وَكَانَ إِذَا دَخَلَ عَلَيْهَا قَامَتْ إِلَيْهِ، فَأَخَذَتْ بِيَدِهِ فَقَبَّلَتْهُ، وَأَجْلَسَتْهُ فِي مَجْلِسِهَا"

جب بھی رسول اللہ ﷺ سے ملنے آتیں آپ ان کے استقبال کیلئے کھڑے ہو جاتے، بیٹی کا ہاتھ تھامتے، بوسہ دیتے اور مجلس میں بٹھاتے۔ اور جب بھی رسول اللہ ﷺ ان سے ملنے تشریف لے جاتے تو بیٹی کھڑے ہو کر اہتمام سے استقبال کرتیں، ہاتھ تھام کر بوسہ دیتیں اور اپنی مجلس میں بٹھاتیں۔

استمرار کا معنی پایا جاتا ہے۔ ایک مرتبہ کا ذکر نہیں۔ اگر کسی ایک موقعہ کا ذکر ہوتا تو ام المومنین رضی اللہ عنہا "كَانَتْ إِذَادَخَلَتْ" "وَكَانَ إِذَا دَخَلَ عَلَيْهَا" کے الفاظ استعمال نہ فرماتیں۔ دوسری گزارش یہ ہے کہ یہ واقعہ حجرۂ عائشہ رضی اللہ عنہا کا ہے اور ویسے بھی اس میں شک نہیں کہ تمام حجرات چھوٹے سائز ہی کے تھے۔ مگر تمام حجرات میں ایک ایک زوجہ محترمہ ہی مقیم تھیں۔ سوچنے کی بات ہے کہ کیا کسی بھی حجرے میں حضرت فاطمہ کے بیٹھنے کی جگہ نہ تھی؟ البتہ رسول اللہ ﷺ کی بیٹی کو اپنی جگہ پر بٹھانا ان کا مزید اکرام ہے۔

عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ أَبِي بَكْرٍ أَوَّلَ مَاقَدِمَ الْمَدِينَةَ فَإِذَا عَائِشَةُ ابْنَتُهُ مُضْطَجِعَةٌ قَدْ أَصَابَتْهَا حُمَّى، فَأَتَاهَا أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ لَهَا: كَيْفَ أَنْتِ يَا بُنَيَّةُ؛ وَقَبَّلَ خَدَّهَا۔

اخرجه ابوداود في الادب: باب في قبلة الخد: وصححه الالباني رحمه الله تعالى۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہجرت کے ابتدائی دنوں مدینہ منورہ تشریف لائے تو میں ان سے ملنے آیا ان دنوں ان کا خاندان آچکا تھا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بخار کے باعث لیٹی ہوئی تھیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ عیادت کیلئے ان کے پاس آئے اور پوچھا بیٹی تمہاری صحت کیسی ہے؟ پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے رخسار پر بوسہ دیا۔

یاد رہے کہ یہ واقعہ بلوغت اور رخصتی سے پہلے کا ہے۔ بلوغت کے بعد رخسار

Remove Watermark Now

کے بجائے ہاتھوں اور سر پر بوسہ دینا مستحب ہے جیسا کہ رحمت عالم ﷺ اور سیدہ فاطمۃ الزہراء کا تفصیلی واقعہ گزر چکا ہے۔

بیوی کو بوسہ دینا:

عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُقَبِّلُ فِي شَهْرِ الصَّوْمِ۔

وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، وَحَفْصَةَ، وَاَبِي سَعِيدٍ، وَاُمِّ سَلَمَةَ، وَابْنِ عَبَّاسٍ، وَاَنَسٍ، وَاَبِي هُرَيْرَةَ: حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ ...اخرجه الترمذی فی الصوم: باب ما جاء فی القبلة للصائم....وصححه الالبانی رحمه الله تعالی۔

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ماہ رمضان اور حالت صوم میں اپنی ازواج کو بوسہ دیتے۔

اس حدیث شریف میں بھی بہت سارے مسائل ہیں جن کی یہاں تفصیل مطلوب نہیں۔ مجھے صرف یہ بیان کرنا ہے کہ بوسہ اظہار محبت کا ذریعہ ہے۔

شکرانے کے طور پر شوہر کو بوسہ دینا:

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: ثُمَّ قَالَ: تَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ اَبْشِرِي يَا عَائِشَةُ فَإِنَّ اللهَ قَدْ اَنْزَلَ عُذْرَكِ وَقَرَاَ عَلَيْهَا الْقُرْآنَ، فَقَالَ اَبَوَايَ: قُومِي فَقَبِّلِي رَاْسَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقُلْتُ، اَحْمَدُ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا اِيَّاكُمَا۔

هو طرف من حديث الافك: اخرجه البخاری فی التفسیر سورة النور: ومسلم فی التوبة: باب فی حديث الافك: وابوداود فی الادب: باب فی

قبلة الرجل ولده۔ وحكم الالبانی: صحيح۔

حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ جب واقعہ افک میں اللہ تعالی نے میری برأت نازل فرمائی تو اس وقت میں والدین کے گھر میں تھی۔ جہاں رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور مجھے سورہ نور کی آیات سنائیں جو میرے حق میں نازل ہوئی تھیں تو میرے والدین نے مجھ سے کہا کہ اُٹھو اور رسول اللہ ﷺ کے سر مبارک پر شکرانے کا بوسہ دو۔ تو میں نے کہا اس موقعہ پر میں آپ لوگوں کا شکریہ ادا کرنے کے بجائے صرف اللہ تعالی کی حمد و ثنا بیان کر سکتی ہوں۔

واقول:

اس واقعہ میں دو بڑے مسائل ہیں ایک یہ کہ شکرانے کے طور پر بوسہ دینے کی مشروعیت۔ یہاں تک کہ والدین کے سامنے شوہر کے سر پر بوسہ۔ اور دوسرا یہ کہ موقعہ کی مناسبت سے خاوند کی کسی بات پر گلہ شکوہ کرنا۔

pdfelement

چونکہ واقعہ افک میں حضور ﷺ نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو کسی فیصلے تک والدین کے گھر منتقل ہونے کی اجازت عطا فرمادی تھی جس دوران حضرت ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا دوہرے صدمے سے دوچار ہیں۔ منافقین کی طرف سے الزام اور حضور ﷺ سے دوری۔ اس موقعہ پر یہ انداز شکایت حضرت ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی انتہا درجے کی محبت اور ذہانت پر دلالت کرتی ہے۔

کچھ تجھ سے یہ دوری بھی مار گئی ہے
کچھ جذبے میرے نقل مکانی میں مرے ہیں

اعجاز توکل

Remove Watermark Now

اولاد کی اولاد کو بوسہ دینا:

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ: اَبْصَرَ الْاَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ یُقَبِّلُ الْحَسَنَ، اَوِ الْحُسَیْنَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا. فَقَالَ: اِنَّ لِیْ عَشَرَةً مِّنَ الْوَلَدِ مَا قَبَّلْتُ اَحَدًا مِّنْهُمْ قَطُّ. فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ اِنَّهُ لَا یَرْحَمُ مَنْ لَّا یَرْحَمُ۔

اخرجه البخاری فی الادب. باب رحمة الولد وتقبیله :ومسلم فی الفضائل :باب رحمته ﷺ الصبیان والعیال:والترمذی فی البر: باب فی رحمة الوالد،وقال "هذا حدیث حسن صحیح. وابوداودفی الادب:باب فی قبلة الرجل ولده:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ اقرع بن حابس التمیمی رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ اپنے نواسے حسن یا حسین رضی اللہ عنہ کو چوم رہے ہیں تو انہوں نے تعجب سے کہا: میرے دس بیٹے ہیں مگر میں نے تو کبھی کسی کو بوسہ نہیں دیا۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔

نوٹ: رسول اللہ ﷺ کی عادت مبارکہ تھی کہ حضرات حسنین رضی اللہ عنہما کو کثرت سے بوسے دیتے تھے مگر اس مقام پر حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو چوم رہے تھے جب یہ واقعہ پیش آیا۔ اور حضرت اقرع بن حابس التمیمی رضی اللہ عنہ کا تعجب رسول اللہ ﷺ کے بلند مرتبے اور مقام کی وجہ سے تھا۔ مگر آپ ﷺ نے انہیں سمجھا دیا کہ میرے اخلاق اور رحمت کا یہی تقاضا ہے۔

چچا زاد بھائی کو بوسہ دینا:

عَنِ الشَّعْبِیِّ، اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ تَلَقّٰی جَعْفَرَ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ فَالْتَزَمَهُ وَقَبَّلَ مَا بَیْنَ عَیْنَیْهِ۔

اخرجه ابوداود فی الادب:باب فی قبلة ما بین العینین :قال المنذری هذا الحدیث مرسل۔ وضعفه الالبانی رحمهما الله تعالی۔

حضرت امام شعبی رحمہ اللہ کی روایت ہے حضور نبی رحمت ﷺ نے حضرت جعفر بن ابو طالب رضی اللہ عنہ سے ملاقات کے دوران انہیں سینے سے لگاتے ہوئے ان کی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا۔

رخسار پر بوسہ دینا:

pdfelement

عَنْ اِیَاسِ بْنِ دَغْفَلٍ، قَالَ: رَاَیْتُ اَبَا نَضْرَةَ قَبَّلَ خَدَّ الْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا۔

اخرجه ابوداود فی الادب: باب فی قبلة الخد:وابونضرة :هو المنذربن مالک العوفی بصری، تابعی۔ وایاس بن دغفل حارثی بصری، تابعی۔

حضرت ایاس بن دغفل کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابونضرہ کو حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کے رخسار پر بوسہ دیتے ہوئے دیکھا ہے۔

مہمان کیلئے قیام اور بوسہ:

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَدِمَ زَیْدُ بْنُ حَارِثَةَ الْمَدِیْنَةَ وَرَسُوْلُ

اللهِ ﷺ فِي بَيْتِي فَاَتَاهُ فَقَرَعَ الْبَابَ، فَقَامَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عُرْيَانًا يَجُرُّ ثَوْبَهُ. وَاللهِ مَا رَاَيْتُهُ عُرْيَانًا قَبْلَهُ وَلَابَعْدَهُ، فَاعْتَنَقَهُ وَقَبَّلَهُ۔

اخرجه الترمذی فی الاستئذان :باب ماجاء فی المعانقة والقبلة۔وقال "هذا حديث حسن غريب لا نعرفه من حديث الزهری الامن هذا الوجه۔

ام المومنین زید بن حارثہ ؓ کسی سفر سے واپس لوٹے تو رسول اللہ ﷺ اس وقت میرے حجرے میں تشریف فرما تھے۔ جب زید بن حارثہ نے دستک دی تو رسول اللہ ﷺ اس وقت پورے لباس میں نہ تھے مگر خوشی سے چادر کھینچتے ہوئے کھڑے ہو گئے اور ان کے استقبال کے لئے تشریف لے گئے۔ اللہ کی قسم میں نے اس طرح کا اہتمام فرماتے پہلے اور بعد آپ کو کبھی نہیں دیکھا۔ پھر آپ ﷺ نے زید سے معانقہ فرمایا اور انہیں بوسہ دیا۔

حضرت حافظ ابن حجر العسقلانی ؒ نے یہ حدیث شریف ''فتح الباری'' میں نقل کرتے ہوئے اس پر تحسین بھی نقل فرمائی ہے۔ یعنی علمائے حدیث کے نزدیک حدیث حسن صحیح کے درجہ کی ہے۔

تحفة الاحوذی۔ للشیخ المبار کفوری رحمه الله تعالی۔

لیکن شیخ البانی ؒ کے نزدیک ضعیف ہے۔ جبکہ فضائل کے باب میں ضعیف حدیث قابل عمل ہے۔

ہاتھوں اور پاؤں کو بوسہ دینا:

عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ، قَالَ: قَالَ يَهُودِيٌّ لِصَاحِبِهِ: اِذْهَبْ بِنَا اِلَى هٰذَا النَّبِيِّ فَقَالَ صَاحِبُهُ: لَاتَقُلْ نَبِيٌّ، اِنَّهُ لَوْ سَمِعَكَ كَانَ لَهُ اَرْبَعَةُ اَعْيُنٍ، فَاَتَيَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فَسَاَلَاهُ عَنْ تِسْعِ اٰيَاتٍ بَيِّنَاتٍ۔ فَقَالَ لَهُمْ: لَاتُشْرِكُوا بِاللهِ شَيْئًا، وَلَاتَسْرِقُوا، وَلَاتَزْنُوا، وَلَاتَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللهُ اِلَّابِالْحَقِّ، وَلَاتَمْشُوْا بِبَرِيْءٍ اِلٰى ذِي سُلْطَانٍ لِيَقْتُلَهُ، وَلَاتَسْحَرُوْا، وَلَاتَاْكُلُوْا الرِّبَا، وَلَاتَقْذِفُوْا مُحْصَنَةً، وَلَاتُوَلُّوا الْفِرَارَ يَوْمَ الزَّحْفِ، وَعَلَيْكُمْ خَاصَّةً الْيَهُوْدَ اَنْ لَاتَعْتَدُوْا فِي السَّبْتِ، قَالَ: فَقَبَّلُوْا يَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ، فَقَالَا: نَشْهَدُ اَنَّكَ نَبِيٌّ، قَالَ: فَمَا يَمْنَعُكُمْ اَنْ تَتَّبِعُوْنِي؟ قَالُوْا: اِنَّ دَاوُدَ دَعَا رَبَّهُ اَنْ لَايَزَالَ مِنْ ذُرِّيَّتِهِ نَبِيٌّ، وَاِنَّا نَخَافُ اِنْ تَبِعْنَاكَ اَنْ تَقْتُلَنَا الْيَهُوْدُ۔

وفی الباب عن يزيد ابن الاسود، وابن عمر، و كعب بن مالك :هذا حديث حسن صحيح، اخرجه الترمذی فی الاستئذان والآداب :باب ماجاء فی قبلة اليد والرجل:

حضرت صفوان بن عسال ؓ کی روایت ہے کہ ایک یہودی نے اپنے ساتھی سے کہا چلو ان نبی (ﷺ) کی طرف تا کہ ان سے کچھ سوالات کریں۔ تو اس کے ساتھی نے کہا کہ نبی نہ کہو کیونکہ اگر انہوں نے سن لیا کہ ہم ان کو نبی مانتے ہیں تو ان کی چار آنکھیں ہو جائیں گی یعنی انہیں بہت خوشی ہوگی۔ الغرض وہ دونوں حاضر

Remove Watermark Now

خدمت ہوئے اور اُن نو بڑے احکامات کے بارے میں سوال کیا جو تورات میں اہتمام سے بیان ہوئے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ نو احکامات یہ ہیں: اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو۔ چوری مت کرو۔ زنا مت کرو۔ جس نفس کا قتل کرنا اللہ تعالیٰ نے حرام ٹھہرایا ہے اسے قتل نہ کرو سوائے اس کے شرعاً قتل کرنا جائز ہو۔ اور کسی بے قصور کو جھوٹے الزام میں حاکم وقت کی عدالت مت لیجاؤ کہ وہ اسے قتل کرنے کا حکم دے۔ اور جادو نہ کرو۔ سود مت کھاؤ۔ پارسا عورتوں پر تہمت نہ لگاؤ۔ اور کافروں سے مقابلے کے وقت میدان چھوڑ کر مت بھاگو۔ یہ احکامات اگرچہ سب لوگوں کیلئے ہیں مگر خاص کر تمہارے لئے کیونکہ تورات میں موجود ہیں۔ اسی طرح اے قوم یہود! یوم السبت کا احترام کرو۔ یہ سنتے ہی وہ رسول اللہ ﷺ کے دونوں ہاتھ اور پاؤں کو چومتے ہوئے کہنے لگے ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ اللہ تعالیٰ کے نبی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: تو پھر کیا چیز رکاوٹ ہے کہ تم لوگ میری اتباع نہیں کرتے ہو؟ عرض کیا: دراصل یہود سمجھتے ہیں کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے دعا فرمائی تھی کہ نبوت ان کی اولاد میں رہے۔ اب اگر ہم آپ کی نبوت تسلیم کرلیں تو ہمیں ڈر ہے کہ یہودی ہمیں قتل کر ڈالیں گے۔

اس حدیث شریف میں بھی بہت سارے مسائل ہیں۔ معاملہ عنوان الصدر کے تحت میں نے اس لئے یہاں نقل کی ہے تا کہ وہ ثابت ہوجائے کہ کسی بزرگ ہستی کے ہاتھ اور پاؤں پر بوسہ دینا بھی مشروع ہے۔ اگر اس میں کوئی قباحت ہوتی تو رسول اللہ ﷺ انہیں اجازت نہ دیتے۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى بْنُ الطَّبَّاعِ، حَدَّثَنَا مَطَرُ بْنُ

عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْنَقُ، حَدَّثَتْنِي أُمُّ أَبَانَ بِنْتُ الْوَازِعِ بْنِ زَارِعٍ، عَنْ جَدِّهَا زَارِعٍ وَكَانَ فِي وَفْدِ عَبْدِ الْقَيْسِ قَالَ: لَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ فَجَعَلْنَا نَتَبَادَرُ مِنْ رَوَاحِلِنَا، فَنُقَبِّلُ يَدَ النَّبِيِّ ﷺ وَرِجْلَهُ، قَالَ: وَانْتَظَرَ الْمُنْذِرُ الْأَشَجُّ حَتَّى أَتَى عَيْبَتَهُ فَلَبِسَ ثَوْبَيْهِ، ثُمَّ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ لَهُ: إِنَّ فِيكَ خَلَّتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللهُ، الْحِلْمُ وَالْأَنَاةُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ أَنَا أَتَخَلَّقُ بِهِمَا أَمِ اللهُ جَبَلَنِي عَلَيْهِمَا؟ قَالَ: بَلِ اللهُ جَبَلَكَ عَلَيْهِمَا قَالَ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي جَبَلَنِي عَلَى خَلَّتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللهُ وَرَسُولُهُ۔

اخرجه ابوداود فی الادب: باب فی قبلة الرجل :واخرج هذا الحدیث ابو القاسم البغوی فی "معجم الصحابة" وقال :ولا اعلم للزارع غیرہ۔ وحکم الالبانی :حسن دون ذکر الرجلین۔ رحمهم الله تعالی۔

ام ابان بنت الوازع بن زارع اپنے دادا، زارع، جو وفد عبدالقیس میں شامل تھے کے حوالہ سے بیان کرتی ہیں کہ میرے دادا بیان کرتے تھے کہ جب ہم لوگ رسول اللہ ﷺ سے ملنے مدینہ طیبہ پہنچے تو آپ سے ملنے کی خوشی میں جلدی جلدی اپنی سواریوں سے اترتے ہی رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ اور پاؤں کو بوسے دینے لگے۔ مگر اس دوران وفد کے امیر منذر الاشج نے ملنے میں جلدی کی بجائے ذرا انتظار کیا تا کہ تیاری کرلیں یہاں تک کہ اپنے سامان کے پاس آئے گٹھڑی کھولی اور اس میں سے دو صاف ستھرے کپڑے زیب تن کیے اور پھر پورے اہتمام سے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ملاقات کی۔ رسول اللہ ﷺ نے

pdfelement

Remove Watermark Now

ان سے فرمایا کہ تمہارے اندر دو ایسی عمدہ خصلتیں کہ انہیں اللہ تعالیٰ پسند فرماتے ہیں۔ ایک بردباری کہ پورے وقار واہتمام کے ساتھ حاضر ہوئے اور دوسری خصلت متانت وسنجیدگی۔ منذر نے عرض کیا: یارسول اللہ یہ دو عادتیں میں نے خود اختیار کی ہیں یا اللہ کریم نے میری فطرت میں ودیعت فرمائی ہیں؟ فرمایا: بلکہ اللہ کریم نے تمہاری فطرت میں ودیعت فرمائی ہیں۔ منذر نے کہا: "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ جَبَلَنِیْ عَلٰی خَلَّتَیْنِ یُحِبُّهُمَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ" اس اللہ کریم کا شکر ہے کہ جس نے مجھ میں ایسی دو خصلتیں رکھ دیں کہ جنہیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اللہ ﷺ پسند فرماتے ہیں۔

واقول:

اس حدیث شریف میں دو بڑے مسائل ہیں ایک یہ کہ کسی بزرگ ہستی کے پاؤں پر بوسے کے استحباب کیلئے حضرت امام ابوداود رحمۃ اللہ علیہ نے خصوصیت کے ساتھ باب قائم فرمایا ہے: "بَابٌ فِیْ قُبْلَةِ الرِّجْلِ" یہ باب پاؤں پر بوسہ دینے کے بیان میں ہے۔

اور دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ کسی بزرگ ہستی سے ملاقات کیلئے اہتمام کے ساتھ جسم کی صفائی اور لباس تبدیل کرنے کا اہتمام کرنا جیسا کہ حضرت منذر الاشج نے اہتمام فرمایا۔

جسم پر بوسہ دینا:

عَنْ اُسَیْدِ بْنِ حُضَیْرٍ، رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ قَالَ: بَیْنَمَا هُوَ یُحَدِّثُ الْقَوْمَ وَکَانَ فِیْهِ مِزَاحٌ بَیْنَا یُضْحِکُهُمْ فَطَعَنَهُ

النَّبِیُّ ﷺ فِیْ خَاصِرَتِهٖ بِعُوْدٍ فَقَالَ: اَصْبِرْنِیْ فَقَالَ: اِصْطَبِرْ قَالَ: اِنَّ عَلَیْكَ قَمِیْصًا وَلَیْسَ عَلَیَّ قَمِیْصٌ، فَرَفَعَ النَّبِیُّ ﷺ عَنْ قَمِیْصِهٖ، فَاحْتَضَنَهٗ وَجَعَلَ یُقَبِّلُ کَشْحَهٗ، قَالَ اِنَّمَا اَرَدْتُ هٰذَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ۔

اخرجه ابوداود فی الادب:باب فی قبلة الجسد :وصححه الالبانی رحمه الله تعالی۔

حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ جو ایک انصاری صحابی اور ہنس مکھ تھے کا بیان ہے کہ وہ اپنی قوم سے ہنسی مزاح کر رہے تھے کہ اسی دوران رسول اللہ ﷺ نے عود کی لکڑی سے ان کی کوکھ میں مارا۔ تو انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے قصاص چاہیے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم قصاص لے سکتے ہو۔ عرض کیا: یارسول اللہ! کیسے؟ جبکہ آپ کے جسم اطہر پر قمیص ہے اور میرے جسم پر قمیص نہ تھی؟ تو رحمت عالم ﷺ نے اپنی قمیص اوپر اٹھالی۔ تو اسید بن حضیر آپ سے لپٹ گئے اور پہلوئے مبارک پر بوسے دینے لگے۔ پھر عرض کیا کہ یارسول اللہ میرا یہی مقصد تھا۔ یعنی قصاص کے بہانے جسد اطہر پر بوسہ دینا۔

قریہ بہ قریہ، کو بہ کو، صحرا بہ صحرا، جو بہ جو
پھرتے تھے تشنہ لب ترے، تشنہ لباں تماشد

میت کو بوسہ دینا:

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یُقَبِّلُ عُثْمَانَ بْنَ مَظْعُوْنٍ وَهُوَ مَیِّتٌ، حَتّٰی رَاَیْتُ الدُّمُوْعَ تَسِیْلُ۔

pdfelement

Remove Watermark Now

رواہ الترمذی فی الجنائز، باب فی تقبیل المیت۔وقال الترمذی:حدیث عائشۃ حدیث حسن صحیح ۔وفی الباب عن ابن عباس وجابر وعائشۃ بنت ابابکر قبل النبی ﷺ وھو میت۔

ام المومنین سیدہ عائشہ ؓ فرماتی ہیں ۔میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ عثمان بن مظعون کو ان کی وفات کے بعد بوسہ دے رہے تھے اور آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔

حضرت عثمان بن مظعون ؓ مکہ مکرمہ میں اولین اسلام لانے والوں میں چودھویں نمبر پر ہیں۔اور مدینہ منورہ میں وفات پانے والے سب سے پہلے مسلمان۔اس وقت تک مدینہ طیبہ میں کوئی مسلم قبرستان نہیں تھا۔حضرت عثمان بن مظعون ؓ کے لئے جان رحمت ﷺ نے مقام بقیع کو منتخب فرمایا۔اس طرح انہیں جنت البقیع میں اولین مدفون کی سعادت حاصل ہے۔رحمت عالم ﷺ کو اپنے جان نثار کی موت کا بہت دکھ ہوا۔آپ نے تین مرتبہ جھک کر ان کی پیشانی پر بوسہ دیا۔آپ ﷺ کی آنکھوں سے اس طرح آنسو جاری تھے کہ حضرت عثمان بن مظعون ؓ کے رخسار تر ہو گئے۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ جان رحمت ﷺ دیر تک جھکے اور طویل دورانیہ بوسہ دیتے رہے یہاں تک کہ حضرت عثمان بن مظعون ؓ کے رخسار تر ہو گئے۔اور دوسری بات یہ کہ بوسے کی نیت سے جھکنا سجدہ شمار نہیں ہوتا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ،وَعَائِشَةَ :اَنَّ اَبَابَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَبَّلَ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ مَيِّتٌ۔

رواہ البخاری فی المغازی:باب مرض النبی ﷺ ووفاتہ۔ والنسائی فی الجنائز باب تقبیل المیت والترمذی فی الشمائل ،باب ماجاء

فی وفاۃ النبی ﷺ وابن ماجۃ فی الجنائز ،باب ماجاء فی تقبیل المیت۔

حضرت عبداللہ ابن عباس ؓ اور ام المومنین سیدہ عائشہ ؓ کی روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق ؓ نے رحمت عالم ﷺ کے وصال کے بعد آپ ﷺ کی پیشانی مبارک پر بوسہ دیا۔

صورت مسئلہ:

ان احادیث مبارکہ کی روشنی میں عرض ہے کہ جب بعض صحابہ ؓ نے رسول اللہ ﷺ کے اطراف شریفہ یعنی سر مبارک ،دونوں ہاتھوں ، دونوں گھٹنوں ،دونوں پاؤں اور مہر نبوت پر بوسہ دیا ہے جسے رسول اللہ ﷺ نے ناپسند نہیں فرمایا۔اور اس باب میں خود رسول اللہ ﷺ کے اسوۂ حسنہ کی تفصیل بھی گزر چکی ہے تو دیکھنا یہ ہے کہ اس سلسلہ میں علمائے امت رحمہم اللہ تعالیٰ کا نقطہ نظر کیا ہے؟

حضرات صحابہ ؓ کی اقتداء میں علمائے سلف حصول برکت کیلئے اپنے اکابرین رحمہم اللہ تعالیٰ کے اطراف شریفہ کو بوسہ دیتے آئے ہیں جس کی ایک تفصیل اور اس موضوع پر مستقل تصنیفات ہیں مثلاً:

01: اعلام النبیل بجواز التقبیل تالیف العلامۃ عبداللہ بن الصدیق الغماری

02: الرخصۃ فی تقبیل الید۔تالیف الحافظ ابوبکر محمد بن ابراھیم ابن المقری۔

03: القبل والمعانقۃ والمصافحۃ۔تالیف الحافظ ابن

pdfelement

Remove Watermark Now

الاعرابی رحمھم اللہ تعالیٰ۔

04: جس کے بعد حافظ ابن حجر العسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے فتح الباری شرح صحیح البخاری میں کتاب الاستئذان کے باب الاخذ بالید: کی شرح میں سیر حاصل بحث کی ہے۔جس کے آخر میں حضرت امام نووی رحمۃ اللہ علیہ کا قول فیصل نقل کیا ہے۔

"تقبیل ید الرجل لزھدہ وصلاحہ اوعلمہ اوشرفہ او صیانتہ اونحو ذالک من الامور الدینیۃ لایکرہ بل یستحب فان کان لغناہ اوشوکتہ اوجاھہ عند اھل الدنیا فمکروہ شدید الکراھۃ ۔وقال ابوسعید المتولی :لایجوز"

فتح الباری شرح صحیح البخاری ۔ کتاب الاستئذان :باب الاخذ بالید۔

کسی شخصیت کے ہاتھ پر اس کے زہد وصالحیت، علم وشرف اور پرہیز گاری وغیرہ کی وجہ سے بوسہ دینا دینی امور میں سے ہے اور یہ عمل مکروہ نہیں بلکہ مستحب ہے۔لیکن کسی کی دولتمندی، شان وشوکت اور دنیا داری میں قدر ومنزلت کی وجہ سے بوسہ دینا شدید مکروہ ہے۔ بلکہ حضرت ابوسعید المتولی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ناجائز ہے۔

واقول:

میرے خیال میں اس معاملے کو سمجھنے کے لئے چند باتوں پر غور کر لینا بہت مفید ہوگا۔سب سے پہلے:

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا كَمَآ اٰمَنَ النَّاسُ قَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ كَمَآ اٰمَنَ السُّفَهَاۗءُ ۭ اَلَآ اِنَّھُمْ ھُمُ السُّفَهَاۗءُ وَلٰكِنْ لَّا يَعْلَمُوْنَ ﴿13﴾

02:البقرۃ 13

اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اور لوگوں (یعنی صحابہ) کی طرح تم بھی ایمان لاؤ تو جواب دیتے ہیں کہ کیا ہم ایسا ایمان لائیں جیسا ایمان لائے بیوقوف، آگاہ رہو! یقیناً یہی بیوقوف ہیں لیکن جانتے نہیں۔

"وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اَیْ: لِلْمُنَافِقِيْنَ ,وَقِيْلَ :لِلْيَهُوْدِ اٰمِنُوْا كَمَا اٰمَنَ النَّاسُ :عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ وَغَيْرُهٗ مِنْ مُؤْمِنِيْ اَهْلِ الْكِتَابِ ,وَقِيْلَ: كَمَا اٰمَنَ الْمُهَاجِرُوْنَ وَالْاَنْصَارُ"۔ تفسیر البغوی رحمۃ اللہ تعالیٰ

رئیس المفسرین حضرت امام بغوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس آیت مبارکہ کی شرح میں فرمایا ہے کہ اس کے مخاطب یا تو منافقین مدینہ ہیں یا یہود مدینہ کہ جن کے ایک بڑے عالم حضرت عبداللہ بن سلام نے یہودیت ترک کر کے ایمان قبول کر لیا تھا۔اگر صرف منافقین مراد لیے جائیں تو آیت کریمہ کا منشا یہ ہے کہ تم اس طرح ایمان لاؤ اور تصدیق کرو جس طرح مہاجرین وانصار نے اخلاص کے ساتھ ایمان قبول کر لیا ہے۔اور اگر یہود مدینہ مراد لیے جائیں تو آیت کا منشا ہے کہ جس طرح تم میں سے حضرت عبداللہ بن سلام نے حقیقت ظاہر ہونے پر یہودیت ترک کر دی ہے تم بھی انہیں کی طرح اسلام کے پرچم تلے جمع ہو جاؤ۔

بہر حال اللہ کریم نے اس آیت کے ذریعے حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کے ایمان کو معیار قرار دیا ہے۔جس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے اس طرح ارشاد فرمایا کہ:

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ,قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيَاْتِيَنَّ عَلٰى اُمَّتِيْ مَا اَتٰى عَلٰى بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ حَذْوَ النَّعْلِ بِالنَّعْلِ, حَتّٰى اِنْ كَانَ مِنْهُمْ مَنْ اَتٰى اُمَّهٗ عَلَانِيَةً لَكَانَ فِيْ اُمَّتِيْ مَنْ يَصْنَعُ ذٰلِكَ ,وَاِنَّ بَنِيْ

Remove Watermark Now

اِسْرَائِيْلَ تَفَرَّقَتْ عَلٰى ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِيْنَ مِلَّةً، وَتَفْتَرِقُ اُمَّتِيْ عَلٰى ثَلَاثٍ وَسَبْعِيْنَ مِلَّةً، كُلُّهُمْ فِي النَّارِ اِلَّا مِلَّةً وَاحِدَةً، قَالُوْا: وَمَنْ هِيَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: مَا اَنَا عَلَيْهِ وَاَصْحَابِيْ۔

هٰذَا حَدِيْثٌ مُفَسَّرٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِثْلَ هٰذَا اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ:

ترمذی باب ماجاء فی افتراق هذه الأمة: حکم الالبانی: حسن۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

عنقریب میری امت قدم بقدم ان فتنوں سے دوچار ہوگی جس میں بنی اسرائیل مبتلا ہو کر تباہ ہو گئے تھے۔ یہاں تک کہ اگر بنی اسرائیل میں سے کسی نے اپنی سگی ماں سے علانیہ بدکاری کی ہوگی تو میری امت میں سے بھی کوئی نہ کوئی یہ گناہ کر گزرے گا۔ اور یاد رکھو کہ بنی اسرائیل بہتر قوموں میں تقسیم ہو گئے تھے جبکہ میری امت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی اور یہ سب کے سب جہنمی ہوں گے سوائے ایک گروہ کے۔ عرض کیا: یارسول اللہ اس نجات والے گروہ کی نشانی کیا ہوگی؟ فرمایا: وہ لوگ اس طریقے پر ہوں گے جس پر میں خود اور میرے صحابہ ہیں۔ رضی اللہ عنہم

لہٰذا رسول اللہ ﷺ نے نہ تو ترغیب دی کہ وہ آپ کے اطراف شریفہ پر بوسہ دیا کریں کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو تمام صحابہ رضی اللہ عنہم بوسہ دیتے اور نہ ہی بوسہ دینے والے صحابہ رضی اللہ عنہم کے عمل کو ناپسند فرمایا: بوسہ چونکہ غلبہ محبت اور اظہار عقیدت کا بہترین ذریعہ ہے لہٰذا علمائے سلف رحمہم اللہ کے ہاں بھی یہ عمل مستحب تھا نہ کہ مکروہ۔ تاہم اس احترام کے مستحق وہی علمائے حق ہیں جو صحیح معنی میں "وَرَثَةُ الْاَنْبِيَاءِ" ہیں نہ کہ دنیادار قسم کے علمائے سو کہ ان کا اکرام شرعاً درست نہیں۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْعُلَمَاءُ اُمَنَاءُ الرُّسُلِ مَا لَمْ يُخَالِطُوا السُّلْطَانَ وَيُدَاخِلُوا الدُّنْيَا فَاِذَا خَالَطُوا السُّلْطَانَ وَدَخَلُوا الدُّنْيَا فَقَدْ خَانُوا الرُّسُلَ فَاحْذَرُوْهُمْ۔

أخرجه العقيلي في الضعفاء في ترجمة حفص الأبري وقال حديثه غير محفوظ: حکم الألبانی (ضعیف) انظر حدیث رقم 3883 فی ضعیف الجامع۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

علمائے کرام، اللہ کی مخلوق پر اللہ تعالیٰ کے رسولوں کی طرف سے امین ہیں بشرطیکہ وہ دنیا کیلئے حکمرانوں کے ساتھ گھل مل نہ جائیں اور دینی ذمہ داریوں سے چشم پوشی نہ اختیار کرلیں۔ لیکن جب وہ دین کو پیچھے چھوڑ کر حکمرانوں کے ساتھ مل بیٹھے تو انہوں نے رسولوں کے ساتھ خیانت کی لہٰذا ان سے بچو اور الگ رہو۔

pdfelement

حضرت سفیان ثوری کا ملفوظ:

ابوعلی حسین بن علی الجعفی رحمہ اللہ تعالیٰ ت 119-203ھ۔ حضرت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے اساتذہ میں سے اور بلند پایہ محدث ہیں۔ حضرت محمد بن رافع کا بیان ہے۔ "ذَاكَ رَاهِبُ اَهْلِ الْكُوْفَةِ" آپ کوفہ کے راہب یعنی تارک الدنیا درویش تھے۔ حضرت سفیان ثوری فرماتے ہیں۔

"عَجِبْتُ لِمَنْ مَرَّ بِالْكُوْفَةِ فَلَمْ يُقَبِّلْ بَيْنَ عَيْنَيْ حُسَيْنٍ الْجُعْفِيِّ"

مجھے ایسے شخص پر تعجب ہے جو کوفہ پہنچ کر بھی حسین الجعفی جیسی ہستی کی آنکھوں کے درمیان یعنی پیشانی مبارک پر بوسہ دینے کی سعادت حاصل نہ کر پائے۔

ان احادیث مبارکہ اور تفصیل کی روشنی میں معلوم ہوا کہ اہل علم وشرف کی

Remove Watermark Now

تعظیم کیلئے قیام، والدین، اولاد، اولاد کی اولاد، بیوی، شوہر، حقیقی اور چچازاد بھائی، دوست اور مہمان وغیرہ کے ہاتھوں، پاؤں اور حصہ ستر کے علاوہ جسم کے کسی حصے پر بھی بوسہ دینا مشروع و مستحب ہے۔ اسی طرح میت کو بوسہ دینا بھی مشروع ہے البتہ زوجین کے مسائل علیحدہ ہیں۔

الحمدللہ کہ میں بائیس سال سے ریڈیو پر درس دیتا ہوں اور احباب جانتے ہیں کہ میں کسی کی محبت یا نفرت میں قرآن وحدیث کی حدود سے باہر نہیں جاتا اور:

سچ میری سانس کا وسیلہ ہے
جھوٹ بولوں گا تو مر جاؤں گا

نسیم شاہدؔ

pdfelement

حضرت پیر صاحب دامت برکاتہم

کی سرپرستی میں چلنے والے ادارے

- محی الدین انٹرنیشنل یونیورسٹی۔ نیریاں شریف آزاد کشمیر
- محی الدین میڈیکل کالج۔ میرپور آزاد کشمیر
- محی الدین اسلامی گرلز کالج برنلے۔ برطانیہ
- محی الدین اسلامی گرلز کالج۔ برمنگھم
- محی الدین اسلامی گرلز کالج۔ کہوٹہ
- محی الدین اسلامی گرلز سکول اینڈ کالج۔ ساہیوال
- محی الدین اسلامی بوائز سکول۔ اقبال نگر

- محی الدین اسلامی بوائز سکول۔ حیدر آباد
- محی الدین اسلامی بوائز سکول۔ دینہ
- محی الدین اسلامی بوائز سکول۔ افریقہ
- محی الدین اسلامی گرلز سکول اینڈ کالج۔ خوشاب
- محی الدین اسلامی سکول اینڈ کالج۔ کندھا
- محی الدین اسلامی گرلز سکول اینڈ بوائز سکول۔ چڑہوئی
- محی الدین اسلامی گرلز سکول اینڈ بوائز سکول۔ مظفر آباد
- محی الدین اسلامی گرلز سکول اینڈ کالج۔ چک بیلی خان
- محی الدین اسلامی گرلز سکول اینڈ کالج۔ فیصل آباد
- جامعہ محی الدین السلام صدیقیہ۔ مہیس شریف
- نور ٹی وی۔ اسلام چینل۔ برمنگھم
- محی الدین ٹرسٹ انٹرنیشنل
- محی الدین اسلامی میڈیکل ہسپتال۔ تراڑکھل
- محی الدین اسلامی میڈیکل ہسپتال۔ میرپور آزاد کشمیر
- جامعہ محی الدین السلام صدیقیہ۔ برمنگھم
- جامعہ محی الدین السلام صدیقیہ۔ لندن
- جامعہ محی الدین السلام صدیقیہ۔ اولڈہم
- جامعہ محی الدین السلام صدیقیہ۔ ایڈن برا

ان شاء اللہ
فیضان صدیقی جاری رہے گا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ○ عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

خَیْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهٗ

صِدّیقیہ قرآن اکیڈمی

برائے طالبات

بمقام گلی نمبر 5 سیالوی کالونی بڑا قبرستان روڈ فیصل آباد

فری تعلیم

ناظرہ قرآن مجید | حفظ القرآن | تجوید و قراءت

ترجمہ و تفسیر القرآن | اخلاقی تربیت | اصلاح اعمال

یونیفارم فری

داخلہ جاری ہے

علم حاصل کرنے کیلئے عمر کی کوئی قید نہیں۔ ابھی وقت ہے۔ آیئے خود بھی قرآن مجید پڑھیں سمجھیں اور اپنے بچوں کو بھی نور قرآن سے منور کرنے کا اہتمام فرمائیں۔

زیر نگرانی
علامہ حافظ محمد عدیل یوسف صدیقی
خطیب: جامع مسجد محی الدین فیصل آباد
مدیر اعلیٰ: مجلہ محی الدین فیصل آباد
0321-7611417

- جامعہ محی الدین السلام صدیقیہ۔ نیریاں شریف
- جامعہ محی الدین السلام صدیقیہ۔ فیصل آباد
- جامعہ محی الدین السلام صدیقیہ۔ کلر سیداں
- جامعہ محی الدین السلام صدیقیہ۔ سوہاوہ گوجر خان
- جامعہ محی الدین السلام صدیقیہ۔ ساہیوال
- جامعہ محی الدین السلام صدیقیہ۔ پنڈوڑہ
- جامعہ محی الدین السلام صدیقیہ۔ بھیرہ
- جامعہ محی الدین السلام صدیقیہ۔ چڑہوئی
- جامعہ محی الدین السلام صدیقیہ۔ لالہ موسیٰ
- جامعہ محی الدین السلام صدیقیہ۔ مظفر آباد
- جامعہ محی الدین السلام صدیقیہ۔ راڑہ، مظفر آباد
- جامعہ محی الدین السلام صدیقیہ۔ پلیر مظفر آباد
- صدیقی ایجوکیشنل کلاسز برائے رورل ایریاز
- جامعہ محی الدین السلام صدیقیہ۔ چک بیلی خان
- جامعہ محی الدین السلام صدیقیہ۔ سید حسین دینہ
- جامعہ محی الدین السلام صدیقیہ۔ میرہ، جہلم
- جامعہ محی الدین السلام صدیقیہ۔ بلوچ کشمیر
- جامعہ محی الدین السلام صدیقیہ۔ سہنسہ
- جامعہ محی الدین السلام صدیقیہ۔ حیدر آباد

روح پرور
ایمان افروز
پروگرام
سالانہ عرس مبارک کی
پیر غلام محی الدین غزنوی رحمۃ اللہ علیہ
پیر ثانی غزنوی رحمۃ اللہ علیہ
آفتاب علم و حکمت واقف رموز حقیقت رحمۃ اللہ علیہ
سرتاج الاولیاء مرشد کریم
علامہ حضرت پیر محمد علاؤالدین صدیقی صاحب
ختم چہلم شریف
بتاریخ
12 13 14 مئی 2017
جمعہ ہفتہ اتوار
بمقام
دربار فیض بار نیریاں شریف
تراڑکھل ضلع سدھنوتی آزاد کشمیر
زیر صدارت
پیر طریقت رہبر شریعت
حضرت علامہ الحاج
ڈاکٹر
پیر سلطان العارفین صدیقی
سجادہ نشین: مرکزی دربار عالیہ نیریاں شریف
چانسلر محی الدین اسلامک یونیورسٹی
پیر طریقت رہبر شریعت
حضرت علامہ الحاج
صاحبزادہ پیر نور العارفین صدیقی صاحب
سجادہ نشین: دربار عالیہ نیریاں شریف U.K و یورپ
چیئرمین نور TV محی الدین ٹرسٹ
برطانیہ
الداعی
خاکپائے مرشد حافظ محمد عدیل یوسف صدیقی
خطیب: جامع مسجد محی الدین فیصل آباد
مدیر اعلیٰ: مجلہ محی الدین فیصل آباد
0321-7611417